تمرین النحو

الجُزءُ الاوّل

جدید طرز پر نحو کی ایک مشقی کتاب

از:

مولانا محمد مصطفےٰ ندوی (مرحوم)

اضافہ و تکمیل

مولانا عبد الماجد ندوی

مجلسِ نشریاتِ اسلام

۱۔کے۔۳۔ ناظم آباد مینشن
نزد برف خانہ۔ ناظم آباد ۱

کراچی ۱۸

تمرین النحو

الجُزءُ الاوّل

جدید طرز پر نحو کی ایک مشقی کتاب

از:
مولانا محمد مصطفٰے ندوی (مرحوم)

اضافہ وتکمیل
مولانا عبدالماجد ندوی

ناشر:
فضلِ ربی ندوی

مجلسِ نشریاتِ اسلام
۱۔کے۔۳۰۔ ناظم آباد مینشن
نزد برف خانہ۔ ناظم آباد نمبر ۱
کراچی ۱۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِینَ اصطَفٰی

پیش لفظ

جب سے دارالعلوم ندوۃ العلماء کے پہلے تعلیمی سال میں کم سن بچے جن کی عمر عموماً دس، گیارہ سال سے زیادہ نہیں ہوتی، اپنے والدین کے دینی شوق کی بنا پر انگریزی تعلیم کے بجائے دینی تعلیم کے حصول کے شوق میں عربی پڑھنے کے لئے بکثرت داخل ہونے لگے۔ پڑھانے والوں کو یہ احساس شدت کے ساتھ ہونے لگا کہ پرانے طرز کی کتابیں جو قدیم نصاب کا جزء ہیں، ان کے سن و سال اور ذہن و طبیعت کے ساتھ مناسبت نہیں رکھتیں، یہ کتابیں زیادہ عمر کے طلبا کے لئے لکھی گئی ہیں، وہ متاخرین کے عام مذاق کے مطابق استخراج کے اصول پر مرتب کی گئی ہیں، جن میں پہلے قواعد و کلیات بیان کئے جاتے ہیں، پھر توضیح کے لئے ایک دو مثالیں دے دی جاتی ہیں، مسائل کی تعداد اور معیار بھی بلند ہے جن کو بچوں کا چھوٹا ذہن ہضم نہیں کر سکتا، اور اسی لئے سمجھنے سے زیادہ رٹنے سے عملی مشق و تمرین کی طرف بالکل توجہ نہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ قواعد کی عملی تطبیق اور ان کے استعمال میں غلطیاں کرتا ہے اور اس

کا نظری علم عملاً کچھ زیادہ مفید ثابت نہیں ہوتا۔

ہمارے قدیم نظام تعلیم میں عربی صرف ونحو کی تعلیم سے پہلے فارسی قواعد و اصول وزبان دانی کا جو طویل نصاب لازمی تھا اس کی وجہ سے بچّے کی عمر اور ذہن دونوں اس مرحلہ پر پہونچ جاتے کہ عربی صرف ونحو کی کتابوں کے سمجھنے اور مسائل کو اخذ کرنے کی استعداد وصلاحیت پیدا ہو جاتی مگر اب صورت حال مختلف ہے، زمانہ کی تیز رفتاری اور طبیعت کی عجلت پسندی کسی ایسے طویل نصاب کی متحمل نہیں جو دنیاوی ضروریات کے لئے زیادہ مفید اور دین کے لئے ضروری نہ ہو، اس لئے فارسی میں وقت صرف کئے بغیر براہ راست عربی کے حصول اور کم سے کم عمر میں اس کی تحصیل کا عام رجحان پایا جاتا ہے جس رائج الوقت غیر دینی نظام تعلیم سے دینی تعلیم کا مقابلہ ہے، وہ کم سے کم وقت میں زبان کی تعلیم دیتا ہے اور اس کی عملی مشق کراتا ہے اس کے مقابلہ کے لئے بھی ایسا نصاب کارگر نہیں جو زبان سے علٰحدہ ہو کر قواعد کی نظری تعلیم پر اکتفا کرتا ہے اور عملی ضرورتوں میں اس کے قواعد و مسائل زیادہ کام نہیں آتے۔

دارالعلوم کے وہ معلمین جو ابتدائی درجوں میں زبان وصرف ونحو کی تعلیم میں مشغول ہیں عرصہ سے صرف ونحو کی عملی تعلیم کا تجربہ کر رہے ہیں اور اس میں اپنے تجربہ اور اجتہاد سے مناسب ترمیمیں اور جدتیں کرتے رہتے ہیں، نیز دوسرے معلمین اور مؤلفین کے تعلیمی تجربات وتجاویز سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ الحکمۃ ضالۃ المؤمن۔ ہماری تعلیم و اخذ و قبول کا قدیم اساسی صول ہے اس لئے ہم کسی مفید تجویز یا تجربہ کے اختیار کرنے سے اس لئے گریز نہیں

کرتے کہ اس میں ہمارے سوا کسی اور کو سبقت حاصل ہے۔

مصر کو عربی زبان وادب کی ترقی واشاعت، اصول وقواعد کی از سرِ نو تدوین وطرزِ تعلیم کی اصلاح وتجدید کے سلسلہ میں جو امتیاز حاصل ہے اس کا انکار کرنا زیادتی ہے، اسی سلسلہ کا ایک قدم یہ ہے کہ انھوں نے کم عمر طلبا کے لئے نحو وصرف کے قواعد و مسائل کی تعلیم کے لئے نئی راہیں اختیار کی ہیں اور اس کو زیادہ سے زیادہ فطری، سہل، دل چسپ اور عملی بنانے کی کوشش کی ہے النحو الواضح ابتدائی کے تین حصے اور النحو الواضح عالی کے تین حصے اس کی شہادت ہیں۔

دار العلوم ندوۃ العلماء میں کئی سال کے سلسلہ کی تعلیم کا تجربہ کیا گیا، اور اس کو بہت مفید اور کارآمد پایا گیا، کئی سال کے تجربے کے بعد ابتدائی درجوں کے معلم نحو مولوی محمد مصطفیٰ صاحب ندوی سے درخواست کی گئی (جن کو خود اچھا تجربہ اور ملکہ حاصل ہو گیا ہے) کہ ہندوستانی بچوں کے لئے اس سلسلہ کو اجتہاد و ترمیم کے ساتھ اُردو میں منتقل کر دیں، یا بہ الفاظ دیگر اس کو سامنے رکھ کر اسی طرز کا ایک سلسلہ مرتب کر دیں، خدا کا شکر ہے کہ ان کو اس کی توفیق ملی اور انھوں نے خوش سلیقگی کے ساتھ اس کام کو انجام دیا، بعد میں کچھ نئے اسباق اور قواعد کے اضافہ کی ضرورت محسوس ہوئی، جس کی تکمیل دار العلوم کے دوسرے مدرس مولوی عبد الماجد صاحب ندوی نے کی۔

حضرات معلمین کی خدمت میں اس سلسلہ میں یہ گزارش ہے کہ اس رسالہ کی تعلیم سے پہلے عربی زبان کی کوئی آسان کتاب چند ہفتے یا ایک دو مہینے پہلے پڑھا دی جائے تاکہ مثالوں کے سمجھنے اور مشقوں کے بنانے میں مستقل زحمت پیش نہ

آئے، نیز انھیں مشقوں اور مثالوں پر اکتفا نہ کی جائے، بلکہ زائد سے زائد مشقیں اور مثالیں دی جائیں۔

اگر اس طرز تعلیم کو ہمدردی اور دلچسپی، مناسب جدّت و تنوّع اور اس سے زائد محنت کے ساتھ جاری رکھا جائے جو محض درسی و نصابی کتابوں میں گوارا کی جاتی ہے، تو انشاء اللہ توقع اور اندازہ سے بہت بڑھ کر نتائج حاصل ہوں گے والامر بید اللہ تعالےٰ۔

لکھنؤ

ابوالحسن علی ندوی

۱۸ محرم الحرام ۱۳۷۳ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جملہ مفیدہ

(۱) اَللّٰہُ وَاحِدٌ

(۲) اَلرَّسُوْلُ صَادِقٌ

(۳) اَلرَّجُلُ ضَعِیْفٌ

(۴) اَلْوَلَدُ نَائِمٌ

(۵) اَلصَّنَمُ عَاجِزٌ

(٦) كَسَرَ اِبْرَاهِيْمُ الْاَصْنَامَ

(۷) اَكَلَ الْفَارُ الطَّعَامَ

(۸) ضَرَبَ الرَّجُلُ وَلَدَهٗ

(۹) ذَهَبَ النَّاسُ لِلْعِیْدِ

(۱۰) نَصَرَ اللّٰهُ عَبْدَهٗ

پہلے جملے کو دیکھو وہ دو لفظوں سے مرکب ہے، ایک لفظ "اَللّٰہُ" اور دوسرا لفظ "وَاحِدٌ" ہے۔ اس جملہ میں اگر تم صرف "اَللّٰہُ" کہو، تو تم کچھ نہیں سمجھ سکتے، بلکہ تمھیں تعجب ہوگا کہ "اَللّٰہُ" کیا؟ اس کی کیا صفت ہے؟ یا وہ کیا چاہتا ہے؟ اسی طرح اگر تم صرف لفظ "وَاحِدٌ" کہو تو تمھیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا، اور اس طرح تم کسی سے پوری بات نہیں کہہ سکتے، لیکن جب تم "اَللّٰہُ" اور "وَاحِدٌ" کو ساتھ ملا کر پڑھو گے اور یوں کہو گے کہ "اَللّٰہُ وَاحِدٌ"، تو تم ایک نئی بات معلوم کر لو گے اور تمھیں پورا فائدہ ہوگا، وہ یہ کہ "اللہ ایک ہے۔"

اسی طرح مثال نمبر ٦ کو دیکھو، وہ تین کلموں سے مرکب ہے پہلا کلمہ "كَسَرَ" دوسرا "اِبْرَاهِيْمُ" اور تیسرا "اَلْاَصْنَامَ" ہے۔ ان میں سے کسی ایک سے کوئی فائدے کی بات تم معلوم نہیں کر سکتے اور یہاں بھی تمھیں حیرت ہوگی، جس طرح پہلے جملہ میں ہوئی تھی۔ لیکن اگر تم تینوں کلموں کو ملا کر پڑھو تو تمھاری حیرت دور ہو جائے گی،

اور تمھیں ایک نئی بات معلوم ہوگی وہ یہ کہ "ابراہیم نے بت توڑے" اسی لئے ان جملوں کا نام جملہ مفیدہ ہے۔ اسی طرح ہر جملہ کو سمجھ لو۔

ان باتوں سے تم نے یہ سمجھ لیا ہوگا کہ ایک لفظ بات چیت کے لئے کافی نہیں ہے بلکہ دو لفظ یا اس سے زیادہ ہونے چاہئیں، تاکہ سننے والا پوری بات سمجھ کر خاموش ہو جائے اور اسے کوئی نئی بات معلوم ہو۔

قاعدہ ۵

(۱) جس ترکیب سے پوری بات سمجھ میں آجائے اسے جملہ مفیدہ یا کلام کہتے ہیں۔

(۲) جملہ مفیدہ دو کلموں یعنی دو لفظوں یا اس سے زیادہ سے بنتا ہے اور ہر لفظ جملہ کا جُز کہلاتا ہے اور کبھی ایک ہی لفظ دو لفظ کے قائم مقام ہوتا ہے اس سے پوری بات سمجھ میں آجاتی ہے اور وہ جملہ مفیدہ کہلاتا ہے۔

تمرین ۱

(۱) شروع کے چار جملوں میں سے ہر جملے میں کتنے کلمے ہیں؟

(۲) بیچ کے تین جملوں میں سے ہر جملے میں کتنے کلمے ہیں؟

(۳) آخر کے تین جملوں میں سے ہر جملے میں کتنے کلمے ہیں؟

تمرین ۲

(۱) نیچے لکھے ہوئے الفاظ کے بعد یا پہلے ایسے مناسب کلمے بڑھاؤ کر جملہ مفیدہ بنائیے۔

(۱) اَلْبَیْتُ .... (۲) اَلْمَلِكُ .... (۳) عَبْدَ ......

(۴) اَلْمَسْجِدُ .... (۵) اَلْغَارُ .... (۶) ... اِبْرَاهِیْمُ ..

(۷) ... اَلنَّاسُ .... (۸) ... اَللّٰهُ .... (۹) ... اَلشَّمْسُ

(۲) نیچے لکھے ہوئے الفاظ کے ساتھ مناسب کلمے بڑھا کر جملہ مفیدہ بناؤ جن کی ترکیب تین کلموں یا اس سے زیادہ سے ہو۔

(۱) ذَهَبَ .... (۲) یَنْصَحُ .... (۳) یَجْلِسُ ......

(۴) یَعْرِفُ .... (۵) اَلْمَلِكُ .... (۶) .... یَكْسِرُ

.... اَلْاَصْنَامَ (۷) .... اَللّٰهُ النَّاسَ (۸) .... اِبْرَاهِیْمُ

.... اَلْقَمَرَ (۹) جَعَلَ اللّٰهُ اِبْرَاهِیْمَ ....

اجزاءِ جملہ

(۱) مَاذَبَحَ اِبْرَاهِیْمُ اِسْمٰعِیْلَ

(۲) قَتَلَ الْمَلِكُ رَجُلًا

(۳) اَلْكَلْبُ یَحْرُسُ الْبَیْتَ

(۴) اَكَلَ الْحِمَارُ عَلَفَ الْفَرَسِ

(۵) نَامَ الْوَلَدُ عَلَى الْفِرَاشِ

(۶) نَجَحَ الطِّفْلُ فِي الْاِمْتِحَانِ

(۷) یَأْكُلُ الشَّیْطَانُ بِالشِّمَالِ

(۸) خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ

(۹) رَأَیْتُ كَوْكَبًا فِي السَّمَاءِ

(۱۰) قَطَعَ الشَّابُّ شَجَرَةً

(۱۱) وَقَعَتِ الْحَرْبُ

(۱۲) اَلْمَاءُ فِي الْبِئْرِ

اب تک تمھیں یہ معلوم ہوا ہے کہ جملہ مفیدہ کی ترکیب کلموں سے ہوتی ہے اب یہاں کلمہ کی قسمیں بتائی جائیں گی۔

اوپر کی مثالوں میں "اِبْرَاهِيْمُ"، "اِسْمٰعِيْلُ"، "اَلْوَلَدُ" وغیرہ ایسے الفاظ ہیں جو اشخاص کو بتلاتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک اسم ہے، کیوں کہ یہ الفاظ آدمیوں کے لئے بولے جاتے ہیں۔

اسی طرح "اَلْکَلْبُ" اور "اَلْحِمَارُ" بھی اسم ہیں، اس لئے کہ حیوانوں کے لئے بولے جاتے ہیں اور شجر بھی اسم ہے کیوں کہ اس کے معنی درخت ہیں اور "اَرْضٌ" "کَوْکَبٌ" "مَاءٌ" "سَمَاءٌ" "بِئْرٌ" بھی اسما ہیں، کیوں کہ مختلف جمادات کے نام ہیں۔

اوپر لکھے ہوئے سارے الفاظ اسم ہیں، اور اسی طرح ہر وہ لفظ جو کسی انسان یا حیوان یا نبات یا جماد یا کسی دوسری چیز مثلاً جُوْعٌ (بھوک)، عَطَشٌ (پیاس) نُوْرٌ (روشنی) قَوْلٌ (کہنا)، اَکْلٌ (کھانا)، یا وَعْظٌ (نصیحت)، کا نام ہو، اسم کہلاتا ہے۔

پھر ان مثالوں کو دیکھو ان میں یہ کلمے یعنی ذَبَحَ، قَتَلَ، يَحْرُسُ، اَکَلَ نَامَ وغیرہ۔ کسی خاص وقت (زمانہ) کسی خاص فعل (کام) کے ہونے کو بتلاتے ہیں۔ مثلاً ذَبَحَ (اس نے ذبح کیا) سے معلوم ہوتا ہے کہ ذبح کا کام گزشتہ زمانہ (ماضی) میں ہوا ہے یا لفظ يَحْرُسُ (حفاظت کرتا ہے یا کرے گا)، ظاہر کرتا ہے کہ حفاظت کا کام موجودہ (حال) یا آئندہ (مستقبل) زمانہ میں ہوگا، ان میں سے ہر ایک لفظ کو فعل کہتے ہیں۔ اس لئے ہر اس لفظ کو فِعل کہیں گے جو کسی خاص زمانہ میں کسی خاص کام کے ہونے کو بتائے۔

ایک بار اور اوپر کی مثالوں پر نظر ڈالو اور ما، علی، ب، فی، اور

ل کلموں کو جملوں سے الگ کر کے سمجھنا چاہو، تو تمھاری سمجھ میں کچھ نہ آئے گا، اور یہ الفاظ بے معنی نظر آئیں گے، لیکن جب ان کو اپنی اپنی مناسب جگہوں میں رکھ دو تو تمھیں یہ خاص معنی بتائیں گے جو ان کے بغیر تم کبھی معلوم نہیں کر سکتے ہو. مثلاً لفظ "فی" کو مثال نمبر ۲ میں دیکھو، اگر لفظ "فی" ان دونوں کلموں کے ساتھ نہ ہو تو بے کار ہو گا، لیکن اپنی مناسب جگہ پر رکھنے سے یہ معلوم ہوا کہ کنوئیں میں پانی ہے۔ اسی طرح ہر ایک کلمہ کو سمجھ لو ان کلموں کو حروف کہتے ہیں۔

قاعدہ

(۳) کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔ اسم[۱]، فعل[۲]، حرف[۳]۔

(ا) "اسم" وہ لفظ ہے جو کسی انسان یا حیوان یا نباتات یا جمادات یا کسی دوسری چیز کا نام ہو۔

(ب) "فعل" وہ لفظ ہے جو کسی خاص وقت میں کسی خاص کام کے ہونے کو بتائے۔

(ج) "حرف" وہ لفظ ہے جس کے معنی بلا کسی دوسرے کلمہ کے ساتھ ملائے ہوئے مناسب طور پر سمجھ میں نہ آئیں۔

تمرین ۱

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں اسم و فعل اور حرف معلوم کرو:۔

(۱) بَاعَ الرَّجُلُ ثَوْبًا (۲) بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمْ

(۳) يَذْهَبُ النَّاسُ إِلَى الْعَرَبِ　　(۴) أَرْسَلَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَى النَّاسِ
(۵) عَلَّقَ سَعِيْدٌ سَيْفَهُ فِيْ شَجَرَةٍ　　(۶) رَجَعَ إِبْرَاهِيْمُ مِنْ سَفَرِهِ
(۷) هَلْ تَرَى كَوْكَبًا فِي السَّمَاءِ؟　　(۸) اَلْوَلَدُ يَلْعَبُ فِي الْبُسْتَانِ
(۹) اَلطِّفْلُ يَقْرَءُ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ　　(۱۰) اَللّٰهُ نَزَّلَ الْقُرْاٰنَ مِنَ السَّمَاءِ

تمرین ۲

(۱) ایسے تین جملے نقل کرو جو صرف دو اسموں سے مرکب ہوں۔
(۲) " " " جو ایک اسم اور ایک فعل سے مرکب ہوں۔
(۳) " " " جو ایک اسم اور ایک فعل اور ایک حرف سے مرکب ہوں۔
(۴) " " " جو دو اسم اور ایک حرف سے مرکب ہوں۔
(۵) " " " جو ایک فعل اور دو اسم اور ایک حرف سے مرکب ہوں۔

تمرین ۳

(ا) نیچے لکھے ہوئے جملوں کے مناسب خالی جگہوں میں ایک ایک اسم لاؤ۔

(۱) اَلْوَلَدُ نَائِمٌ فِيْ . . . . . .　　(۲) يَنْصَحُ إِبْرَاهِيْمُ . . . . .
(۳) هَدَى اللّٰهُ . . . .　　(۴) أَهَانَ إِبْرَاهِيْمُ . . . . . .
(۵) يَنْصُرُ . . . . أَخَاهُ　　(۶) اَلْفَارُ يَخَافُ . . . .

(ب) نیچے لکھے ہوئے جملوں کے مناسب خالی جگہوں میں ایک ایک فعل لاؤ۔

(۱) إِبْرَاهِيْمُ . . . . اَلطَّعَامَ　　(۲) . . . . . . إِبْرَاهِيْمُ الْفَأْسَ

(۳) اَلشَّمْسُ .... (۴) .... اَلْوَلَدُ كِتَابًا

(۵) اَلْوَلَدُ .... بِالسِّكِّيْنِ (۶) .... اَلْاُمُّ اِبْنَهَا

(ج)

(۱) اَلضَّيْفُ يَذْهَبُ ..... اَلسُّوْقِ۔

(۲) نَامَ الطِّفْلُ .... اَلْبَيْتِ

(۳) اَلشَّمْسُ تَطْلُعُ ...... اَلشَّرْقِ

(۴) اَلْقَوْا يُوْسُفَ ..... اَلْبِئْرِ

(۵) رَأَى اِبْرَاهِيْمُ ...... اَلْمَنَامِ

(۶) قُلْتُ .... صَدِيْقِيْ

فِعل کی قِسمیں

(۱) فعل ماضی

(۱) سَکَتَ اِبْرَاهِیْمُ	(۲) فَرِحَ الْوَلَدُ
(۳) دَهِشَ الْمَلِكُ	(۴) رَکِبَ عَلِیٌّ
(۶) اَکْرَمَ الْخَادِمُ	(۶) فَهِمَ التِّلْمِیْذُ
(۷) خَجِلَ الضَّیْفُ	(۸) خَلَقَ اللّٰهُ
(۹) عَطِشَ الطِّفْلُ	(۱۰) غَضِبَ سَعِیْدٌ
(۱۱) طَلَعَ الْبَدْرُ	(۱۲) نَصَرَ اللّٰهُ

گزشتہ اسباق سے تمہیں یہ بات اچھی طرح معلوم ہوگئی کہ سَکَتَ ، فَرِحَ، دَهِشَ ، خَجِلَ ، رَکِبَ ، اَکْرَمَ ، فَهِمَ وغیرہ افعال ہیں۔ کیوں کہ ان سے کسی خاص زمانہ میں کسی کام کا ہونا سمجھا جاتا ہے اور اس سبق میں تم اس خاص زمانہ کو معلوم کروگے مثلاً سَکَتَ اِبْرَاهِیْمُ ایک جملہ ہے متکلم نے یہ جملہ اس وقت کہا ہے جب کہ اس کو ابراہیم کے خاموش ہوجانے کا علم ہوگیا، اب تمہیں یہ معلوم ہوگیا کہ گفتگو سے پہلے جو وقت (زمانہ) گزرا ہے اس میں ابراہیم خاموش

ہوا اور اب تک یعنی متکلم کی گفتگو تک خاموش رہا، اسی لئے یہ فعل سَکَتَ فعل ماضی کہلاتا ہے۔

اسی طرح اوپر کی مثالوں میں باقی افعال فعل ماضی ہیں، کیوں کہ گفتگو سے پہلے زمانہ ماضی میں وہ سب کام ہوچکے ہیں۔

قاعدہ

(۴) **فعل ماضی**:- وہ فعل ہے جو گزشتہ (یعنی گفتگو سے پہلے) کسی زمانہ میں کسی کام کے ہونے کو بتائے۔

تمرین ۱

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں فعل ماضی کے مختلف صیغوں[1] کو پہچانو تو تمھیں معلوم ہوگا کہ کُل چودہ (۱۴) صیغے ہوتے ہیں۔ دو (۲) متکلم اور چھ (۶) حاضر اور چھ (۶) غائب کے لئے آتے ہیں، ان میں تین صیغے مذکر کے لئے اور تین مؤنث کے لئے ہوتے ہیں، ہر صیغے کے آخر میں حرف و حرکت اس کی علامتیں ہیں۔ ان علامتوں کو اگر تم یاد کرلوگے تو تمھیں ہر جگہ کام دیں گی۔

فعل ماضی کی گردان[2]

(۱) شَرِبَ ــــ واحد مذکر غائب (۲) شَرِبَا ــــ تثنیہ مذکر غائب

---

[1] فعل کی شکل کو صیغہ کہتے ہیں [2] تنبیہ:۔ استاد کو چاہئے گردان کی مشق مثالوں کی کثرت سے کرائے۔

(۳) شَرِبُوْا۔ جمع مذکر غائب
(۴) شَرِبَتْ۔ واحد مؤنث غائب
(۵) شَرِبَتَا۔ تثنیہ مؤنث غائب
(۶) شَرِبْنَ۔ جمع مؤنث غائب
(۷) شَرِبْتَ۔ واحد مذکر حاضر
(۸) شَرِبْتُمَا۔ تثنیہ مذکر حاضر
(۹) شَرِبْتُمْ۔ جمع مذکر حاضر
(۱۰) شَرِبْتِ۔ واحد مؤنث حاضر
(۱۱) شَرِبْتُمَا۔ تثنیہ مؤنث حاضر
(۱۲) شَرِبْتُنَّ۔ جمع مؤنث حاضر
(۱۳) شَرِبْتُ۔ واحد متکلم
(۱۴) شَرِبْنَا۔ جمع متکلم

تمرین ۲

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں ماضی کے صیغے بتاؤ :۔

شَرِبْنَا الْمَاءَ حِيْنَ عَطِشْنَا رَكِبْتُ الْفَرَسَ وَذَهَبْتُ إِلَى الْقَرْيَةِ۔
هَلْ رَأَيْتُمَا سُوْقَ أَمِيْنَ آبَاد؟ اَللِّصُّ هَرَبَ مِنَ الْبَيْتِ
اَلتَّلَامِيْذُ خَرَجُوْا مِنَ الْبُيُوْتِ۔ هَلْ قَرَأْتُنَّ الْقُرْآنَ الْكَرِيْمَ ؟
لِمَ أَخَذْتَ قَلَمِيْ ؟ هَلْ أَكَلْتِ الْفُطُوْرَ الشَّهِيَّ ؟

تمرین ۳

(۱) ایسے دو جملے بناؤ جن میں صیغہ واحد متکلم استعمال ہو۔
(۲) " " " " " " " تثنیہ جمع متکلم " "
(۳) " " " " " " " واحد مذکر حاضر " "
(۴) " " " " " " " جمع مذکر غائب " "

تمرین ۴

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کی گردان کرو :-

كَتَبَ - عَطِشَ - رَجَعَ - غَسَلَ - شَرِبَ - قَدِمَ - عَلِمَ - قَبَضَ - كَرُمَ - اَكَلَ - اَخَذَ - عَرَفَ -

تمرین ۵

نیچے لکھے ہوئے جملوں کا جواب دو :-

هَلْ رَأَيْتَ السُّوقَ ؟ مَتٰى ضَرَبْتَ الْوَالِدَ ؟ هَلْ اَكَلْتَ الطَّعَامَ ؟ اَيَّ شَيْءٍ اَكَلْتَ ؟ مَتٰى قَدِمْتُمَا الْمَدْرَسَةَ ؟ اِلٰى مَنْ كَتَبْتُمْ ؟ اَيْنَ ذَهَبَ اَخُوكَ ؟ هَلْ فَرَغْتُمَا مِنَ الْاِمْتِحَانِ السَّنَوِيِّ ؟ اَيْنَ ذَهَبَ اُسْتَاذُكُمْ ؟ مَتٰى ذَهَبَ الْحُجَّاجُ اِلٰى مَكَّةَ ؟ هَلْ قَرَأَتْ اُخْتُكَ الْقُرْآنَ ؟

(۱) فعل مضارع

(۱) اَعْبُدُ اللّٰهَ

(۲) اَنَا اُكَسِّرُ الْاَصْنَامَ

(۳) اَللّٰهُ يُحِبُّ اِبْرَاهِيْمَ

(۴) اَلْمُشْرِكُوْنَ يَعْبُدُوْنَ الْاَحْجَارَ

(۵) يَاْكُلُ الْوَلَدُ مَعَ اَبِيْهِ

(۶) اَلْمُسْلِمُ يَنْصُرُ الْمُسْلِمَ

(۷) اَنْتَ تَعْرِفُنِيْ

(۸) اَلْاُخْتُ تَلْعَبُ مَعَ اَخِيْهَا

(۹) مُحَمَّدٌ نَتَوَجَّهُ اِلَى الْكَعْبَةِ

(۱۰) تَغِيْبُ الشَّمْسُ فِي الْغَيْمِ

اوپر کی مثالوں میں یہ کلمے (اَعْبُدُ، اَکْسِرُ، یُحِبُّ، یَعْبُدُوْنَ، یَاْکُلُ وغیرہ) افعال ہیں، کیوں کہ ہر ایک میں کسی خاص زمانے میں کسی خاص کام کے ہونے کا ذکر ہے، اس جگہ ہم تمھیں بتائیں گے کہ وہ زمانہ کون سا ہے مثلاً لفظ اَعْبُدُ اس کے معنی ہیں (میں عبادت کرتا ہوں یا عبادت کروں گا) پہلا ترجمہ عبادت کرنے کو زمانہ حال میں اور دوسرا مستقبل میں ظاہر کرتا ہے، پہلے کو زمانہ حاضر اور دوسرے کو زمانہ مستقبل کہتے ہیں اور لفظ اعبدُ کو جس سے عبادت کا کام زمانہ حال یعنی حاضر یا مستقبل میں سمجھا جاتا ہے فعل مضارع کہتے ہیں، اور اسی طرح باقی افعال کسی کام کو بتلاتے ہیں، وہ کام یا گفتگو کے وقت یعنی زمانہ حال یا گفتگو کے بعد یعنی زمانہ مستقبل میں ہوگا اور ان میں سے ہر ایک کو فعل مضارع کہیں گے۔

پھر ان فعلوں کو غور سے پڑھو تو ان کے شروع میں ان چار حرفوں (ا، ت، ی، ن) میں سے کوئی نہ کوئی حرف ضرور ہوگا، اور ان حرفوں کو حروف مضارع کہتے ہیں۔

قاعدہ

(۵) فعل مضارع وہ فعل ہے جس سے زمانہ حال یا مستقبل میں کسی کام کا ہونا سمجھا جائے اور اس کے شروع میں کوئی حرف مضارع بھی ہو۔ وہ چار حرف یہ ہیں:۔ ا، ت، ی، ن۔

تمرین ۱

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں فعل مضارع کے مختلف صیغے معلوم کرو، علامت

مضارع الف اور ن متکلم کے صیغوں میں آتے ہیں، اور علامت مضارع آٹھ صیغوں کے شروع میں اور علامت مضارع "ت" چار صیغوں کے شروع میں آتی ہے۔

فِعل مضارع کی گردان

(۱) يَشْرَبُ ــ واحد مذکر غائب	(۲) يَشْرَبَانِ ــ تثنیہ مذکر غائب
(۳) يَشْرَبُوْنَ ــ جمع مذکر غائب	(۴) تَشْرَبُ ــ واحد مؤنث غائب
(۵) تَشْرَبَانِ ــ تثنیہ مؤنث غائب	(۶) يَشْرَبْنَ ــ جمع مؤنث غائب
(۷) تَشْرَبُ ــ واحد مذکر حاضر	(۸) تَشْرَبَانِ ــ تثنیہ مذکر حاضر
(۹) تَشْرَبُوْنَ ــ جمع مذکر حاضر	(۱۰) تَشْرَبِيْنَ ــ واحد مؤنث حاضر
(۱۱) تَشْرَبَانِ ــ تثنیہ مؤنث حاضر	(۱۲) تَشْرَبْنَ ــ جمع مؤنث حاضر
(۱۳) اَشْرَبُ ــ واحد متکلم	(۱۴) نَشْرَبُ ــ جمع متکلم

تمرین ۲

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں مضارع کے صیغے بتاؤ۔

اَلْوَلَدُ يَذْهَبُ اِلَى السُّوْقِ ــــ اَلْخَالُ يَخْرُجُ اِلَى الْحَدِيْقَةِ ــــ اَلْمُسْلِمُ يَعْبُدُ رَبَّهٗ ــــ تَلْبَسُ الْقَلَنْسُوَةَ عَلَى الرَّأْسِ ــــ اَلشَّمْسُ تَطْلُعُ مِنَ الشَّرْقِ ــــ آكُلُ الطَّعَامَ اللَّذِيْذَ ــــ هٰؤُلَاءِ يَذْهَبُوْنَ اِلَى الْحَدِيْقَةِ اَنْتُمْ تَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ ــــ

تمرین ۳

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کی گردان کرو:-

يَجْلِسُ - يَكْتُمُ - يَنْفَعُ - يَذْهَبُ - يَشْرَبُ - يَطْلُبُ - يَغْضَبُ - يَحْرُثُ - يَطْعَمُ - يَدْخُلُ - يَنْظُرُ - يَضْرِبُ -

تمرین ۴

نیچے لکھے ہوئے جملوں کا جواب دو:-

مَا تَصْنَعُ بِالْكُرَةِ ؟ هَلْ أَنْتُمْ تَتَعَلَّمُونَ فِي مَدْرَسَةٍ ؟ مَتَى تَشْرَبُونَ الشَّايَ ؟ مَتَى تَلْعَبُ ؟ مَتَى تَرْجِعُونَ مِنْ دِهْلِي ؟ هَلْ تَخْرُجُونَ إِلَى السُّوقِ بَعْدَ السَّاعَةِ الْعَاشِرَةِ ؟

(۳) فعل امر

(۱) أُنْظُرْ إِلَى الْجَبَلِ	(۲) أُنْصُرْ عَلِيًّا
(۳) أُعْبُدْ رَبَّكَ	(۴) يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَّسَلَامًا
(۵) إِذْبَحْ كَبْشًا	(۶) إِئْتِ بِكِتَابِكَ
(۷) إِشْرَبِ الْمَاءَ	(۸) إِجْلِسْ عَلَى السَّرِيْرِ

ان فعلوں سے معلوم ہوتا ہے کہ متکلم اپنے مخاطب سے آئندہ زمانے میں کام لینا چاہتا ہے۔ اسی لئے ان میں سے ہر ایک فعل امر کے نام سے مشہور ہے، پہلی مثال کو دیکھو،

اس میں فعل امر اُنْظُرْ ہے، اس میں متکلم مخاطب سے زمانۂ مستقبل میں دیکھنے کے لئے کہتا ہے اور دوسرا فعل امر اُنْصُرْ ہے، اس میں متکلم علی کی امداد کرنے کو کہتا ہے، اسی طرح ہر مثال کو سمجھ لو۔

قاعدہ ⓹

(۶) فعل امر وہ فعل ہے جس کے ذریعہ مخاطب کو زمانۂ مستقبل میں کوئی کام کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔

تمرین ①

نیچے لکھے ہوئے جملوں کو پڑھو اور فعل ماضی و مضارع و امر کو پہچانو۔

(۱) دَخَلُوْا فِیْ دَارِہٖ
(۲) اُدْخُلَ فَأْرٌ فَمَہٗ فِی الْاِنَاءِ
(۳) نَظَرَ الطِّفْلُ اِلَی الْبُسْتَانِ
(۴) اَمَرَ اللّٰہُ اِبْرَاھِیْمَ اَنْ یَّذْبَحَ اِسْمٰعِیْلَ
(۵) اَلرَّجُلُ یَنْصَحُ لِقَوْمِہٖ
(۶) حَرَقُوْا بُیُوْتَہُمْ
(۷) اِسْئَلُوا الْاَسَاتِذَۃَ
(۸) قُلْتُ اِجْلِسْ
(۹) اُسْکُتْ لَا تَتَکَلَّمْ بِمَا لَا تَعْلَمُ
(۱۰) سَأَلْتَ فَاسْمَعْ

تمرین ②

(۱) نیچے لکھے ہوئے اسموں کے مناسب اُن کے پہلے یا بعد میں فعل ماضی بڑھاؤ۔

اَلشَّمْسُ۔ اَلطِّفْلُ۔ اَلشَّابُّ۔ اَلرَّأْسُ۔ اَلْغُصْنُ۔ اَلنَّاسُ

(۲) نیچے لکھے ہوئے اسموں کے مناسب فعل مضارع بڑھاؤ:۔
اَلرَّجُلُ ، اَلْجِدَارُ ، اَلْكَبْشُ ، اَلرَّحْمٰنُ ، اَلذِّئْبُ ، اَلسَّيْفُ

تمرین ۳

(ا) نیچے لکھے ہوئے جملوں میں فعل ماضی کو فعل مضارع سے بدل کر لکھو:۔

(۱) سَجَدَ النَّاسُ لِلْاَصْنَامِ (۲) فَتَحَ عَلِيٌّ بَابَ الْبَيْتِ
(۳) نَزَلَ الْمَطَرُ (۴) سَافَرَ وَالِدِي
(۵) اَرْسَلَ اللّٰهُ نَبِيًّا (۶) عَطِشَ الْوَلَدُ
(۷) طَلَبَ الْاُسْتَاذُ مَحْمُوْدًا (۸) وَجَدَ يُوْسُفُ
(۹) قَتَلَ الْمَلِكُ فَاسِقًا (۱۰) ضَحِكَ سَعِيْدٌ
(۱۱) نَامَ الضَّيْفُ عَلَى السَّرِيْرِ (۱۲) مَرِضَ الْغُلَامُ
(۱۳) مَشٰى اَبُوْهُ اِلَى الْمَسْجِدِ (۱۴) سَقٰى رَجُلٌ كَلْبًا

(ب) نیچے لکھے ہوئے جملوں میں فعل مضارع کو فعل ماضی سے بدل کر لکھو:۔

(۱) يَعْبُدُ اِبْرَاهِيْمُ (۲) يُمِيْتُ اللّٰهُ
(۳) يَذْبَحُ الْجَزَّارُ (۴) يَلْعَبُ الْوَلَدُ
(۵) يَدْعُوا الصَّدِيْقُ (۶) يَسْرِقُ اَخُوْهُ
(۷) يَفِرُّ الْعَدُوُّ (۸) يَأْمُرُ السَّيِّدُ
(۹) يَبْنِيْ اِسْمٰعِيْلُ (۱۰) يَكْتُبُ حَامِدٌ دَرْسَهٗ
(۱۱) يَبِيْعُ التَّاجِرُ السَّمَكَ (۱۲) اَللّٰهُ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِيْ

تمرین ۴

(۱) تین لفظوں یا اس سے زیادہ ملے ہوئے جُمل مفیدہ بناؤ جن میں نیچے لکھے ہوئے افعال بھی استعمال کرو۔

ضَرَبَ ، رَجَعَ ، يَشْفِيْ ، يَهْدِيْ ، نَقَلَ ، يَأْمُرُ۔

فاعل

(۱) خَلَقَ اللّٰهُ (۲) يَلْعَبُ الْوَلَدُ

(۳) أَكَلَ الذِّئْبُ (۴) سَمِعَ الطِّفْلُ

(۵) إِجْتَمَعَ النَّاسُ (۶) يَخَافُ الْعَدُوُّ

(۷) تَشْرَبُ الْبِنْتُ (۸) هَرَبَ الْفَارُ

(۹) يَتَحَرَّكُ الْغُصْنُ (۱۰) عَادَ عَلِيٌّ

(۱۱) تَأَسَّفَ الْمَلِكُ (۱۲) صَبَرَ اَيُّوْبُ

اوپر لکھے ہوئے جملوں میں سے ہر جملہ ایک فعل اور ایک اسم سے مرکب ہے۔ اگر تم ان مثالوں کو غور سے پڑھو تو تمھیں معلوم ہوگا کہ پہلی مثال کے معنی " اللہ نے پیدا کیا" دوسری مثال کے معنی " لڑکا کھیلتا ہے" اور تیسری مثال کے معنی " بھیڑیے نے کھایا"۔ اب تم اچھی طرح سمجھ گئے ہو گے کہ پیدا کرنے کا کام اللہ نے کیا، اور کھیلنے کا کام لڑکے نے کیا، اور کھانے کا کام بھیڑیے نے کیا ہے۔ اسی لئے ان میں سے ہر ایک کو فاعل کہتے ہیں، اسی طرح باقی مثالوں کو سمجھ لو۔

ایک بار پھر ان مثالوں کو دیکھو کہ ہر ایک اسم سے پہلے ایک فعل ہے اور ہر اسم کے آخری حرف پر پیش ہے۔

قاعدہ

(۷) فاعل وہ اسم ہے جس سے پہلے ایک فعل ہو جو کام کرنے والے کو بتائے۔ فاعل مرفوع ہوتا ہے۔

تمرین ۱

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں فاعل بتاؤ:۔

بَارَكَ اللهُ۔ خَرَجَ الْمُعَلِّمُ۔ فَرِحَ حَامِدٌ۔ بَكَى الطِّفْلُ۔ جَاءَ الْقِطَارُ۔ لَعِبَ الْأَوْلَادُ۔ غَابَ الْقَمَرُ۔ نَبَتَ الشَّجَرُ۔ أَخْرَجَ الشَّيْطَانُ آدَمَ۔

تمرین ۲

نیچے لکھے ہوئے فعلوں کے ساتھ مناسب فاعل بڑھاؤ:۔

يَشْرَبُ۔ يَضْحَكُ۔ خَرَجَ۔ يُسَافِرُ۔ يَذْبَحُ۔ يَتَكَلَّمُ۔ تَقْرَأُ۔ يَطْلُبُ۔ يَهْدِي۔ تَطْلُعُ۔ نَجَحَ۔ خَجِلَ۔ سَكَتَ۔ أَخَذَ۔

تمرین ۳

نیچے لکھے ہوئے اسموں کے ساتھ اس طرح افعال بڑھاؤ کہ وہ اسماء فاعل بن

جائیں۔

اَلرَّجُلُ۔ ذُبَابٌ۔ فَارٌ۔ اَلْوَالِدُ۔ اَلضَّيْفُ۔ اَلتِّلْمِيْذُ۔ اَلْبِنْتُ۔ اَلتَّاجِرُ
اَلطِّفْلُ۔ اِمْرَأَةٌ۔ اَلْاَطْفَالُ۔ اَلرَّبُّ۔

تمرین ۴

نیچے لکھے ہوئے کلموں کے مناسب فعل یا فاعل بڑھا کر جملے بناؤ:۔

تَجْرِيْ۔ اَلْمَرِيْضُ۔ سَرَقَ۔ مَنَعَ۔ بَكٰى۔ اَلْقَوْمُ۔ عَطِشَ۔ اَلْقَمَرُ۔
يَخْلُقُ۔ يَبِيْعُ۔ اَلْمُسَافِرُ۔ تَأْكُلُ۔ يَسْمَعُ۔ طَلَبَتْ۔ بَلَغَ۔
اَلشَّجَرُ۔ اَلْقَاتِلُ۔ حَفِظَ۔ بَقِيَ۔

تمرین ۵

انشاء

(۱) اَلضَّيْفُ کے عنوان پر تین جملے بناؤ جن میں لفظ "اَلضَّيْفُ" فاعل واقع ہو۔
(۲) ایسے دو جملے لکھو کہ ہر جملہ میں لفظ "اَلتَّاجِرُ" فاعل واقع ہو۔
(۳) ایسے دو جملے لکھو کہ ہر جملہ میں لفظ "اَلْفَارُ" فاعل واقع ہو۔

ترکیب کی مشق (۷)

(۱) نمونہ ________

(۱) حَضَرَ الْغَائِبُ (۲) يَأْكُلُ الْفَارُ

حَضَرَ۔ فعل ماضی	یَأْکُلُ۔ فعل مضارع
اَلْغَائِبُ فاعل مرفوع	اَلْفَأرُ فاعل مرفوع

(ب) نیچے لکھے ہوئے جملوں کی ترکیب کرو:۔

(۱) خَافَ الْعَدُوُّ (۲) تَقَبَّلَ اللهُ

مفعول بہ

(۱) خَلَقَ اللهُ السَّمَاءَ	(۲) یَأْکُلُ الذِّئْبُ الْکَبْشَ
(۳) اِشْتَرَی الرَّجُلُ سَیْفًا	(۴) یَکْسِرُ اِبْرَاهِیْمُ الْاَصْنَامَ
(۵) اَخْرَجَ الْقَوْمُ اِبْرَاهِیْمَ	(۶) بَاعَ التُّجَّارُ یُوْسُفَ
(۷) خَلَقَ اللهُ الْکَوَاکِبَ	(۸) اَخَذَ الْوَلَدُ سِکِّیْنًا
(۹) ضَرَبَ الْاُسْتَاذُ التِّلْمِیْذَ	(۱۰) اَکَلَتِ الْبِنْتُ الطَّعَامَ
(۱۱) اِشْتَرٰی خَالِدٌ کِتَابًا	(۱۲) صَادَ الْمَلِكُ اَسَدًا

اوپر لکھے ہوئے جملوں میں سے ہر اسم، ایک فعل اور دو اسموں سے مرکب ہے ان میں پہلا اسم فاعل ہے جس سے فعل (کام) ہوا ہے اس کو تم معلوم کر چکے ہو۔

اوپر کی مثالوں میں پہلی تین مثالوں کو دیکھو، ہر ایک میں دوسرا وہ اسم ہے جس پر فعل واقع ہوا ہے، یعنی فاعل کا فعل جس سے متعلق ہے "اللہ نے آسمان کو پیدا کیا"۔ "بھیڑیا مینڈھا کھاتا ہے"۔ "آدمی نے تلوار خریدی" اللہ، بھیڑیا اور آدمی نے الگ الگ ایک کام کیا ہے، اس لئے یہ فاعل ہیں۔ اور آسمان، مینڈھا اور تلوار سے فاعل کا فعل متعلق ہے، اس لئے ان اسموں کو مفعول بہ کہتے ہیں اور اسی طرح

باقی مثالوں کو سمجھ لو۔ دیکھنے سے ایک بات اور معلوم ہوتی ہے کہ وہ اسمار جنھیں تم مفعول کہتے ہو، ان کے آخری حرف پر زبر ہے۔

قاعدہ ۵

(۸) مفعول بہ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا اور وہ منصوب ہوتا ہے۔

تمرین ۱

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں مفعول بہ بتاؤ:۔

(۱) أَكْرَمَ الرَّجُلُ الضَّيْفَ (۲) أَبْصَرَ الرَّجُلُ لِصًّا

(۳) طَبَخَتِ الْمَرْءَةُ الطَّعَامَ (۴) صَنَعَ النَّجَّارُ كُرْسِيًّا

(۵) عَادَ الطَّبِيبُ الْمَرِيضَ (۶) طَلَبَتِ الْبِنْتُ مَاءً

(۷) وَجَدَ الْغُلَامُ دُوبِيَّةً (۸) أَطْعَمَ هَاشِمٌ فَقِيرًا

(۹) نَصَرَ اللّٰهُ الْخَلِيلَ (۱۰) أَيْقَظَ الْوَلَدُ النَّائِمَ

تمرین ۲

نیچے لکھے ہوئے اسموں کو جملوں میں لکھو کہ مفعول بہ بن جائیں۔

اَلْكَلْبُ۔ كِتَابًا۔ اَلْفَرَسُ۔ اَلْكَوَاكِبُ۔ يَدًا۔ اَلْمَرِيضُ۔ طَائِرًا بَيْتًا۔ اَلْمَاءُ۔ اَلتِّلْمِيذُ۔ اَلشَّيْطَانُ۔ اَلْأَصْنَامُ۔

تمرین ۳

نیچے لکھے ہوئے جملوں کے مناسب مفعول بہ لکھو:۔

(۱) أَكَلَ الْفَارُ .... (۲) يَعْبُدُ النَّاسُ .....
(۳) يَبِيعُ التَّاجِرُ .... (۴) يَخَافُ الْوَلَدُ .....
(۵) غَسَلَتِ الْمَرْأَةُ ..... (۶) تَعْرِفُ الْبِنْتُ .....
(۷) اِشْتَرَا الْحَدَّادُ ...... (۸) يَحْشُرُ اللّٰهُ ....
(۹) أَرْسَلَ يَعْقُوبُ ..... (۱۰) جَلَسَ الطِّفْلُ ....
(۱۱) كَسَرَ إِبْرَاهِيمُ ..... (۱۱) دَعَا السُّلْطَانُ ......

تمرین ۴

نیچے لکھے ہوئے فعل کے لئے ایک فاعل اور ایک مفعول بہ لاؤ:۔

تَشْرَبُ، يَصِيدُ، أَدْخَلَ، يَكْسِرُ، يَعْبُدُ، تَأْكُلُ، طَبَخَ
يَخْلُقُ، هَدٰى، يَبْنِيْ، ضَرَبَ، يَذْبَحُ

تمرین ۵

ایسے جمل مفیدہ بناؤ جن میں نیچے لکھے ہوئے دو اسموں میں ایک فاعل اور دوسرا مفعول بہ ہو۔

(اَلْوَلَدُ ۔ اَلْمَاءَ) (اَلتِّلْمِيذُ ۔ اَلدَّرْسَ) (اَلْجَزَّارُ ۔ اَللَّحْمَ) (اَلرَّجُلُ ۔ اَللِّصَّ)

اَلْمَرْأَةُ ۔ اَلْبَقَرَةُ) (اَلْفَارُ ۔ اَلطَّعَامُ)

ترکیب (٦)

(ا) نمونہ :۔

(۱) عَادَ الطَّبِيْبُ الْمَرِيْضَ
عَادَ ، فعل ماضی
اَلطَّبِيْبُ ، فاعل مرفوع
المریض ، مفعول بہ منصوب

(۲) يَأْكُلُ الذِّئْبُ الشَّاةَ
يَأْكُلُ ، فعل مضارع
اَلذِّئْبُ ، فاعل مرفوع
اَلشَّاةَ ، مفعول بہ منصوب

(ب) نیچے لکھے ہوئے جملوں کی ترکیب کرو :۔

(۱) يَشْرَبُ الْوَلَدُ لَبَنًا
(۲) يَعْلَمُ الْبِنْتُ الْكَلَامَ

فاعل و مفعول بہ کا فرق

(۱) يَشْفِي اللّٰهُ الْمَرِيْضَ
(۲) تَرَكَ الْمَلِكُ رَجُلًا
(۳) يَسْئَلُ الْفَقِيْرُ النَّاسَ
(۴) اَضَاعَ الرَّجُلُ الْمَالَ
(۵) ذَبَحَتِ الْمَرْأَةُ شَاةً
(٦) صَلَّى النَّاسُ الْفَجْرَ

نتائج

اوپر کی مثالوں سے تم نے خوب سمجھ لیا ہوگا کہ

(۱) ہر فاعل اور ہر مفعول بہ اسم ہوتا ہے۔

(۲) فاعل اس اسم کو کہتے ہیں جس سے کام ہوا ہو۔

(۳) مفعول بہ وہ اسم ہے جس سے فاعل کا فعل متعلق ہو۔

(۴) فاعل مرفوع ہوتا ہے۔

(۵) مفعول بہ منصوب ہوتا ہے۔

مبتدا وخبر

(۱) اَلْبَیْتُ رَفِیْعٌ (۲) اَلْخَمْرُ حَرَامٌ (۳) اَلتُّفَاحَةُ حُلْوَةٌ
(۴) اَلْوَلَدُ مَرِیْضٌ (۵) اَلْبَابُ مَفْتُوْحٌ (۶) اَلْقَلْبُ مَحْزُوْنٌ
(۷) اَلْبَحْرُ زَاخِرٌ (۸) اَلنَّظَافَةُ وَاجِبَةٌ (۹) اَلرَّبُّ وَاحِدٌ
(۱۰) اَلرَّجُلُ ضَعِیْفٌ

اوپر کی مثالوں میں ہر جملہ دو اسموں سے مرکب ہے اور ہر جملہ اسم سے شروع کیا گیا ہے، اسی لئے پہلے اسم کو مبتدا کہتے ہیں۔

اگر تم ہر جملہ میں دوسرے اسم پر ہاتھ رکھ کر اس کو چھپالو اور یوں پڑھو "اَلْبَیْتُ، اَلْخَمْرُ، اَلتُّفَاحَةُ" تو تعجب کے ساتھ اپنے دل میں سوچو گے کہ "اَلْبَیْتُ، اَلْخَمْرُ اَلتُّفَاحَةُ" کیا ہیں؟

لیکن جب اپنی انگلی تم ہٹا کر اس طرح پڑھو گے " اَلْبَیْتُ رَفِیْعٌ، اَلْخَمْرُ حَرَامٌ، اَلتُّفَاحَةُ حُلْوَةٌ"، تو تم بات اچھی طرح سمجھ جاؤ گے، اب تم سمجھ گئے ہو گے کہ ہر جملہ میں دوسرے اسم سے کیا فائدہ ہے، اسی دوسرے اسم نے تمھیں گھر کے بلند ہونے اور شراب کے حرام ہونے اور سیب کے میٹھے ہونے کی خبر دی ہے، اسی لئے دوسرے اسم کو خبر کہتے ہیں۔

اگر تم اوپر کی مثالوں میں ہر جملہ پر ایک بار نظر ڈالو تو دونوں اسموں میں سے ہر اسم کو مرفوع پاؤ گے۔

قاعدہ

(۱) مبتدا، وہ اسم ہے جو جملہ کے شروع میں ہو اور مرفوع ہو[له]۔
(۲) خبر، وہ اسم مرفوع (پیش والا) ہے جو مبتدا کے ساتھ مل کر جملہ مفیدہ بنائے۔

تمرین ۱

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں مبتدا اور خبر بتاؤ:-

(۱) اَللّٰهُ غَفُوْرٌ	(۲) اَلرَّاسُ كَبِيْرٌ	(۳) اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ
(۴) اَلْمُعَلِّمُ حَاضِرٌ	(۵) اَلتِّلْمِيْذُ غَائِبٌ	(۶) اَلتَّاجِرُ اَمِيْنٌ
(۷) اَلْفَقِيْرُ مُحْتَاجٌ	(۸) اَلْقِطَارُ سَرِيْعٌ	(۹) اَلشَّاةُ مَذْبُوْحَةٌ
(۱۰) اَلرِّدَاءُ جَيِّدٌ	(۱۱) اَلْمَاءُ بَارِدٌ	(۱۲) اَلطِّفْلُ مُهَذَّبٌ

تمرین ۲

نیچے لکھے ہوئے اسموں کو مبتدا قرار دے کر مناسب خبر لاؤ۔

له رفع کبھی پیش کی شکل میں جیسے عَمْرٌو حَاضِرٌ ، عَمْرٌو اور حَاضِرٌ دونوں مرفوع ہیں، اور کبھی واؤ کی شکل میں ہوتا ہے جیسے جَاءَ اَخُوْكَ میں اور حَارَبَ الْمُسْلِمُوْنَ میں رفع واؤ کی شکل میں ہے اور کبھی رفع الف کی شکل میں ہوتا ہے جیسے رِجْلَا زَيْدٍ طَوِيْلَتَانِ یا جَاءَ الْمُسْلِمَانِ۔

اَلثَّوْبُ ۔ اَلْمِنْدِيْلُ ۔ اَلْخُبْزُ ۔ اَلْبَحْرُ ۔ اَلْغُصْنُ ۔ اَلشَّيْءُ
اَلْمَلِكُ ۔ اَلْعَدُوُّ ۔ اَلْوَجْهُ ۔ اَلْكِتَابُ ۔ اَلنَّارُ

تمرین ۳

نیچے لکھے ہوئے اسموں کو خبر قرار دے کر مناسب مبتدا لکھو :۔

صَغِيْرٌ، بَاكِيَةٌ، قَوِيٌّ، عَجِيْبَةٌ، سَمِيْعٌ، رَشِيْدٌ، مُشْفِقٌ،
جَمِيْلٌ، طَوِيْلٌ، عَلِيْلٌ، سَارِقٌ، كَاذِبَةٌ

تمرین ۴

نیچے لکھے ہوئے اسموں میں ایک کو مبتدا اور اس کے مناسب دوسرے کو خبر بناؤ۔

اَلْمَمْلَكَةُ، اَلْمِصْبَاحُ، اَلْوَلَدُ، اَلْمَطَرُ، اَلتَّاجِرُ، صَادِقٌ،
عَزِيْزٌ، وَاسِعَةٌ، مُنِيْرٌ، ذَكِيٌّ

تمرین ۵

ایسے پانچ جملے لکھو جو مبتدا اور خبر سے مرکب ہوں۔

ترکیب کی مشق (۶)

(۱) نمونہ :۔ اَللَّيْلُ مُظْلِمٌ۔

اَللَّیْلُ، مبتدا مرفوع   مُظْلِمٌ، خبر مرفوع

(ب) نیچے لکھے ہوئے دونوں جملوں کی ترکیب کرو :-

(۱) اَلْمَرْأَۃُ صَالِحَۃٌ   (۲) اَلْمَرْءُ عَاقِلٌ

جملہ فعلیّہ

(۱) اِشْتَدَّ الْبَرْدُ   (۲) ضَحِكَ السَّارِقُ   (۳) لَمَعَ الْبَرْقُ

(۴) اِنْشَرَحَ الصَّدْرُ   (۵) سَرَقَتِ الْمَرْأَۃُ   (۶) اَذِنَ الْمَلِكُ

(۷) یَشْتَرِی الرَّجُلُ الْفَرَسَ   (۸) قَدِمَ الضَّیْفُ

(۹) تَعَلَّمَ خَالِدٌ   (۱۰) ذَھَبَ الرَّجُلُ   (۱۱) کَلَّمَ اللّٰہُ مُوْسٰی

(۱۲) یَغْفِرُ اللّٰہُ الذُّنُوْبَ۔

گزشتہ سبقوں کے پڑھنے سے تمھیں معلوم ہوگیا ہوگا کہ اوپر کی ہر مثال جملہ مفیدہ ہے، اس لئے کہ سننے والے کو پورا پورا فائدہ ہوگیا اوپر کی مثالوں کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر جملہ فعل اور فاعل یا فعل، فاعل اور مفعول بہ سے مرکب ہے۔ چوں کہ ہر جملہ فعل سے شروع کیا گیا ہے اس لئے ایسے جملوں کو "جملہ فعلیہ" کہتے ہیں۔

تمرین ۱

نیچے لکھے ہوئے فعلوں کے فاعل لکھ کر جملہ فعلیہ بناؤ :-

اَحَبَّ ، بَقِیَ ، ضَحِكَ ، یَقْدِرُ ، یَغْلِبُ ، یَجِدُ ، تَطْلُبُ ،

تَمْنَعُ، طَالَ، وَقَفَ، اَدْلٰی، اِنْکَسَرَ، اِجْتَمَعَ، تَوَجَّہَ، حَمِدَ
رَفَعَ، یَنْعَمُ، اِنْقَطَعَ

تمرین ۲

ایسے جملہ فعلیہ بناؤ جن میں افعال ماضی ہوں اور نیچے لکھے ہوئے الفاظ فاعل واقع ہوں۔

اَلْاَسَدُ، اَلذِّئْبُ، اَلْاُخْتُ، اَلْمُعَلِّمُ، اَلطَّائِرُ، اَلْبَدْرُ
اَلتَّاجِرُ، اَلْفَقِیْرُ، اَلطَّبِیْبُ، اَلْمَرْأَۃُ

تمرین ۳

ایسے فعلیہ جملے بناؤ جن میں افعال فعل مضارع ہوں اور نیچے لکھے ہوئے الفاظ فاعل ہوں۔

اَلْمَطَرُ، اَلثَّوْبُ، اَللِّصُّ، اَلرَّأْسُ، اَلْمُهَذَّبُ، اَلْمَاءُ، اَلْخَادِمُ
اَلْقَاتِلُ، اَلْبَیْتُ، اَلْحَقْلُ

تمرین ۴

ایسے فعلیہ جملے بناؤ جن میں نیچے لکھے ہوئے الفاظ مفعول بہ واقع ہوں۔

اَلْکِتَاب، اَلْبَاب، اَلشَّاۃ، اَلصَّنَم، اَلْخَادِم، اَلْفَرَس، اَلْحِذَاء
اَلْعَدُوّ، اَلْاَرْض، اَلْکَوْکَب

جملہ اسمیہ

(۱) اَللّٰہُ وَاحِدٌ (۲) اَلْبَحْرُ وَاسِعٌ (۳) اَلدَّارُ وَاسِعَۃٌ
(۴) اَلْغُصْنُ اَخْضَرُ (۵) اَلْوَلَدُ سَعِیْدٌ (۶) اَلضَّیْفُ کَرِیْمٌ
(۷) اَلطَّرِیْقُ ضَیِّقَۃٌ (۸) اَلْبَلَدُ کَبِیْرٌ (۹) اَلشَّابُّ صَادِقٌ
(۱۰) اَلْمُؤْمِنُ صَالِحٌ

اوپر کی سب مثالیں جمل مفیدہ ہیں، ان میں ہر ایک دو اسم یعنی مبتدا اور خبر سے مرکب ہے اور چوں کہ ہر جملہ کی ابتدا اسم سے ہے اس لئے ان جملوں کو جملہ اسمیہ کہتے ہیں۔

قاعدہ ۱۲

جو جملہ مبتدا اور خبر سے مرکب ہو وہ جملہ اسمیہ کہلاتا ہے، مبتدا اکثر معرفہ اور خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے۔

تمرین ۱

(۱) نیچے لکھے ہوئے الفاظ کو جو مبتدا ہیں مناسب خبر بڑھا کر جملہ اسمیہ بناؤ۔
اَلطِّفْلُ، اَلْمِصْبَاحُ، اَلْخُبْزُ، اَلْعَیْنُ، اَلْمَلِکُ، اَلْحِمَارُ، اَلشَّیْءُ
اَلشَّارِعُ، اَلدَّوَاءُ، اَلْفَارُ

(۲) نیچے لکھے ہوئے لفظوں میں سے کسی کو مبتدا اور کسی کو خبر بناؤ۔
اَلشَّمْسُ، مَفْتُوْحٌ، اَلْمَلِکُ، اَلْقَمَرُ، مُسْتَدِیْرَۃٌ، عَادِلٌ

اَلْاَرْضُ ، بَارِدٌ، حَسَنٌ، مُشْرِكَةٌ، طَالِعٌ، اَلْبَابُ، اَلثَّوْبُ ،
اَلْعِلْمُ، اَلْمَاءُ، ضَاحِكٌ، اَلْجِهْلُ، اَلْوَجْهُ، ضَارٌّ، نَافِعٌ۔

تمرین ۳

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں فعلیہ و اسمیہ، مبتدا و خبر اور فعل و فاعل پہچانو:۔

(۱) خَرَجَ الْمَاءُ مِنَ الْاَرْضِ
(۲) اَلْمَنَامُ صَادِقٌ۔
(۳) تَحَيَّرَ الْمَلِكُ
(۴) يَسْقُطُ الْغَبِيُّ فِي الْاِمْتِحَانِ
(۵) يَشْتَدُّ الْحَرُّ فِي الصَّيْفِ
(۶) اَلْجِدَارُ سَاقِطٌ
(۷) اَلْقِطُّ جَائِعٌ
(۸) اِضْطَجَعَ اِسْمٰعِيْلُ عَلَى الْاَرْضِ
(۹) يُحِبُّ الرَّجُلُ وَلَدَهٗ
(۱۰) يَجْرِي اللَّاعِبُ فِي الْمَيْدَانِ
(۱۱) اَلْبَابُ مُغْلَقٌ
(۱۲) يَنْزِلُ الْمَطَرُ مِنَ السَّمَاءِ
(۱۳) اَلْوَلَدُ خَائِفٌ
(۱۴) اَلْكَرِيْمُ عَارِفٌ

تمرین ۴

(۱) کسی عنوان پر پانچ اسمیہ جملے لکھو۔
(۲) اپنے مدرسہ کے متعلق پانچ اسمیہ جملے لکھو۔

فعل مضارع منصوب

(۱) اَمَرَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْ يَّدْعُوَ قَوْمَهٗ
(۲) اَنَا اَقْدِرُ اَنْ اَكْسِرَ الْاَصْنَامَ۔

(۳) أُرِيدُ أَنْ أَذْهَبَ إِلَى حَدِيقَةِ الْحَيَوَانَاتِ۔
(۴) اَللّٰهُ يُحِبُّ أَنْ يَرَىٰ أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَىٰ عَبْدِهِ۔
(۵) أَرَادَ إِسْمٰعِيلُ أَنْ يَبْنِيَ بَيْتًا لِلّٰهِ۔
(۶) لَنْ يَكْتُبَ الْوَلَدُ الدَّرْسَ۔
(۷) لَنْ أَضْرِبَ الْخَادِمَ۔
(۸) لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا۔
(۹) لَنْ يُفْلِحَ الْخَائِنُ۔
(۱۰) لَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ۔
(۱۱) إِذَنْ تَنْزِلَ فِي مَنْزِلِنَا۔ اگر کوئی عربی میں یوں کہے:۔
سَأَزُوْرُ مَدِيْنَتَكُمْ (میں آپ کا شہر عنقریب دیکھوں گا)
تو اس کے جواب میں یہ جملہ کہا جائے گا۔
(۱۲) إِذَنْ تَنَالَ رِضَا اللّٰهِ۔ اگر کوئی عربی میں یوں کہے:۔
سَأُطِيْعُ وَالِدَيَّ (میں اپنے والدین کی اطاعت کروں گا)
تو اس کے جواب میں یہ جملہ کہا جائے گا۔
(۱۳) إِذَنْ تَرْبَحَ تِجَارَتُكَ۔ اگر کوئی عربی میں یوں کہے:۔
سَأَكُوْنُ أَمِيْنًا (میں عنقریب امین بن جاؤں گا)
تو اس کے جواب میں یہ جملہ کہا جائے گا۔
(۱۴) إِذَنْ يَطِيْبَ الْهَوَاءُ۔ اگر کوئی عربی میں یوں کہے:۔
سَأَفْتَحُ النَّوَافِذَ (میں عنقریب کھڑکیاں کھولوں گا)

تو اس کے جواب میں یہ جملہ کہا جائے گا۔

(۱۵) اِذَنْ تَنْجَحَ فِی الْاِمْتِحَانِ۔ اگر کوئی عربی میں یوں کہے :۔

سَاُطَالِعُ فِی اللَّیَالِی (میں عنقریب راتوں میں مطالعہ کروں گا)

تو اس کے جواب میں یہ جملہ کہا جائے گا۔

(۱٦) ذَهَبْتُ کَیْ اَزُوْرَ الْاُسْتَاذَ

(۱۷) جِئْتُ کَیْ اُوَدِّعَ اَصْحَابِیْ

(۱۸) سَافَرْتُ اِلٰی مِصْرَ کَیْ اَتَعَلَّمَ اللُّغَةَ الْعَرَبِیَّةَ

(۱۹) اِسْتَیْقَظْتُ کَیْ اُصَلِّیَ النَّوَافِلَ

اوپر کی پانچ مثالوں میں یہ سب الفاظ یعنی یَدْعُوَ، اَکْسِرَ، اَذْهَبَ، یَرٰی، یَبْنِیَ مضارع ہیں، کیوں کہ ان میں سے ہر ایک فعل زمانہ مستقبل میں کسی کام کے ہونے کو بتاتا ہے، ان فعلوں سے پہلے حرف "اَنْ" ہے جس کی وجہ سے ان کے آخری حرف یعنی لام کلمہ پر زبر دیا گیا ہے۔ اسی طرح اگر ان فعلوں کے علاوہ کسی دوسرے فعل مضارع پر حرف "اَنْ" آئے تو آخری حرف پر زبر ہو جائے گا۔ اور اگر اس حرف کو ہٹا دیا جائے تو آخری حرف یعنی "لام" کو پیش پڑھنا پڑے گا، اب تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ حرف "اَنْ" کی وجہ سے فعل مضارع کے آخری حرف پر زبر آجاتا ہے۔

اور دوسری پانچ مثالوں میں یہ الفاظ یعنی یَکْتُبَ، اَضْرِبَ، تَجِدَ، یُفْلِحَ نَعْبُدَ بھی مضارع ہیں اور ہر فعل سے پہلے حرف "لَنْ" ہے اور یہ افعال بھی منصوب ہیں، ان کے علاوہ اگر حرف "لن" کسی اور فعل مضارع پر آئے تو وہ فعل بھی منصوب

ہوگا۔ اب تمھیں معلوم ہوگیا کہ حرف "لن" بھی فعل مضارع کے آخری حرف کو زبر دیا کرتا ہے۔

اور تیسری پانچ مثالوں کو دیکھو، ان میں یہ الفاظ یعنی تَنْزِلَ، تَنَالَ، تَرْبَحَ، یَطِیبَ، تَنْجَحَ بھی فعل مضارع ہیں اور ہر فعل سے پہلے حرف "اِذَنْ" ہے اور یہاں بھی فعل منصوب ہے۔

اسی طرح اگر تم اس حرف کو کہیں دوسرے فعل مضارع پر دیکھو تو اس فعل کے آخری حرف پر، زبر ہی پاؤ گے، پس معلوم ہوا کہ حرف "اِذَنْ" فعل مضارع کو منصوب بنا دیتا ہے۔

اور چوتھی چار مثالوں میں یہ الفاظ اَذْکُرَ، اُوَدِّعَ، اَتَعَلَّمَ، اُصَلِّیَ بھی مضارع ہیں اور ہر فعل سے پہلے حرف "کَیْ" ہے۔ اور ان مثالوں کو بھی تم منصوب دیکھ رہے ہو، اور اسی طرح یہ حرف "کَیْ" ہر اس فعل مضارع کو منصوب بنا دیتا ہے، جن کے پہلے یہ حرف لایا جائے۔

اب تمھیں یہ معلوم ہوگیا ہوگا کہ ان فعلوں کا زبر دینے والا یہی حرف "کَیْ" ہے۔

قاعدہ ۱۳

ان چار زبر دینے والے حرفوں میں سے اگر کوئی حرف فعل مضارع سے پہلے آجائے تو فعل مضارع[۱] کے آخری حرف پر زبر ہو جائے گا۔

---

[۱] مگر یہ یاد رکھو کہ یہ حرف ناصبہ فعل مضارع کے صرف پانچ صیغوں کے اخیر کو نصب دیتے

وہ چار حروف یہ ہیں :- اَنْ[1]، لَنْ[2]، اِذَنْ[3]، کَیْ[4]۔
اور یہ حروف "حروف ناصبہ" کہلاتے ہیں۔

تمرین ۱

نیچے لکھے ہوئے جملوں کو پڑھو اور ایسے فعل مضارع بتلاؤ جو منصوب ہوں اور ہر فعل کے نصب کا سبب معلوم کرو۔

(۱) لَنْ یَدْخُلَ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ۔

(۲) نَطْمَعُ اَنْ یُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِیْنَ۔

(۳) ذَھَبْتُ اِلَی السُّوْقِ کَیْ اَشْتَرِیَ الْقَلَمَ۔

(۴) اِذَنْ یَغْفِرَ اللّٰہُ لَکَ :- اگر کوئی عربی میں یوں کہے:-
(سَاَتُوْبُ تَوْبَۃً نَصُوْحًا) (میں عنقریب خالص توبہ کروں گا)
تو اس کے جواب میں یہ جملہ کہا جائے گا۔

(۵) اِذَنْ یَضْعُفَ بَصَرُہٗ۔ اگر کوئی عربی میں یوں کہے:-
یَقْرَأُ سَعِیْدٌ فِی الضَّوْءِ الضَّعِیْفِ (سعید کمزور روشنی میں پڑھتا ہے۔)

ہیں یعنی زبر ظاہر ہوتا ہے اور تثنیہ و جمع کے صیغوں اور واحد مؤنث حاضر کے نون اعرابی گر جاتے ہیں جیسے اَنْتُمَا لَنْ تَنْصُرَا عَدُوَّکُمَا۔ ھُمَا لَنْ یَخْرُجَا فِی اللَّیْلِ اِلَی السُّوْقِ۔ ھٰؤُلَاءِ لَنْ یَّعْبُدُوْا غَیْرَ اللّٰہِ۔ اَنْتِ لَنْ تَخْرُجِیْ اِلَی الْمَحَطَّۃِ۔ جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر کے نون ہر حال میں باقی رہتے ہیں۔

تو اس کے جواب میں یہ جملہ کہا جائے گا۔

(۶) لَا یَجُوْزُ لِلْبَشَرِ اَنْ یَّعْبُدُوا الْاَصْنَامَ۔

(۷) اِرْحَمِ النَّاسَ کَیْ یَرْحَمَكَ اللّٰهُ۔

(۸) لَنْ نَشْرَبَ فِیْ آنِیَةِ الْفِضَّةِ۔

تمرین ۲

نیچے لکھے ہوئے جملوں کو مناسب فعل مضارع بڑھا کر پورا کرو اور ان کے آخری حرف پر اعراب لگاؤ

(۱) اَرَادَ اِبْرَاهِیْمُ اَنْ ....

(۲) هَاتِ الْمَاءَ کَیْ ....

(۳) اَلتِّلْمِیْذُ الْکَسْلَانُ لَنْ ....

(۴) اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ ...... لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا۔

(۵) اِجْتَهِدْ فِی الْقِرَاْءَةِ کَیْ ....

(۶) اِشْتَرَیْتُ فَرَسًا کَیْ ....

(۷) اِنْ دَخَلْتَ الْجَنَّةَ فَلَنْ ....

(۸) اِذْهَبْ اِلَی الْحَمَّامِ کَیْ ....

(۹) یَجِبُ عَلَیْكَ اَنْ .... وَالِدَیْكَ۔

(۱۰) اَرْجُوْا اَنْ .... اَمِیْنًا۔

(۱۱) اِنَّ اللّٰهَ لَنْ .... الْمُشْرِكَ۔

(۱۲) اَلْحَرِيْصُ لَنْ ....

تمرین ۳

نیچے لکھے ہوئے جملوں کا جواب دو اور جواب کا ہر جملہ فعل مضارع سے شروع ہو اور اس فعل سے پہلے حرف "اِذَنْ" ہو۔

(۱) هٰذَا الطِّفْلُ يَلْعَبُ حَوْلَ الْبِئْرِ (۲) يَأْكُلُ حَامِدٌ كَثِيْرًا
(۳) سَأَمْتَنِعُ عَنِ الْمَعْصِيَةِ (۴) اَلتِّلْمِيْذُ يُطَالِعُ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
(۵) سَيَذْهَبُ اَبُوْكَ اِلٰى مَكَّةَ (۶) عَلِمْتُ اَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ فَقِيْرٌ
(۷) سَاَخْدِمُ الْاُسْتَاذَ (۸) اَنَا اَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ۔

تمرین ۴

(۱) ایسے دو جملے لکھو جن میں تثنیہ کے چاروں صیغوں سے نون اعرابی حرف ناصب کے سبب سے ساقط ہوتے ہیں۔
(۲) ایسے دو جملے لکھو جن میں مذکر غائب و حاضر کے نون اعرابی حرف ناصب کے سبب سے ساقط ہوتے ہیں۔
(۳) ایسے دو جملے لکھو جن میں واحد مؤنث حاضر کا نون اعرابی حرف ناصب کے سبب سے گرا ہو۔

تمرین ۵

(۱) ایسے تین جملے لکھو جو فعل مضارع سے مرکب ہوں اور اس فعل سے پہلے حرف "اَنْ"[له] ہو۔

(۲) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 "کَیْ" ہو۔

(۳) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 "لَن" ہو۔

(۴) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 "اِذَنْ" ہو۔

تمرین ۶

نیچے لکھے ہوئے سوالوں کا اس طرح جواب دو کہ ہر جملہ میں فعل مضارع منصوب (زبر والا) ہو۔

(۱) مَاذَا اَرَادَ اِسْمٰعِیْلُ ؟ (۲) هَلْ تُخَالِفُ اَوَامِرَ مُعَلِّمِكَ ؟

(۳) مَاذَا رَأٰى اِبْرَاهِيْمُ فِي الْمَنَامِ ؟ (۴) هَلْ تَشْرَبُ الْمَاءَ الْحَارَّ ؟

(۵) لِمَ جِئْتَ فِيْ دَارِ الْعُلُوْمِ ؟ (۶) لِمَ تَذْهَبُ اِلَى السُّوْقِ ؟

(۷) مَاذَا تَقُوْلُ لِمَنْ قَالَ "سَاَسْكُنُ فِي الْغَابَةِ وَحْدِيْ" ؟

(۸) مَاذَا تَقُوْلُ لِمَنْ قَالَ "اَلطِّفْلُ يَلْعَبُ بِالشَّمْعِ" ؟

[له] تنبیہ:۔ استاد کو چاہیے کہ تمام طلبا کو ان صیغوں کی مشق کرائیں اور زبانی تمام صیغوں کی گردانیں کرائیں۔

ترکیب (۷)

(۱) نمونہ :-

(۱) أُرِيْدُ اَنْ يَحْضُرَ الْخَادِمُ

أُرِيْدُ - فعل مضارع مرفوع

اَنْ - حرف ناصب

يَحْضُرَ - فعل مضارع منصوب

اَلْخَادِمُ - فاعل مرفوع

(۲) لَنْ يُعَذِّبَ الْمُؤْمِنُ الْحَيْوَانَ

لَنْ - حرف نفی وناصب

يُعَذِّبَ - فعل مضارع منصوب

اَلْمُؤْمِنُ - فاعل مرفوع

اَلْحَيْوَانَ - مفعول بہ منصوب

نیچے لکھے ہوئے دونوں جملوں کی ترکیب کرو۔

(۱) جَلَسَ الْوَلَدُ كَيْ يَسْتَرِيْحَ (۲) اِذَنْ يَذْهَبَ الْخَوْفُ

فعل مضارع مجزوم

(۱) لَمْ يَقْتُلْ سَعِيْدٌ اَحَدًا (۲) لَمْ يَعْبُدْ اِبْرَاهِيْمُ اَصْنَامًا

(۳) لَمْ يَذْبَحْ اَحَدٌ شَاةً (۴) لَمْ يَنْقَطِعْ نُزُوْلُ الْمَطَرِ اَمْسِ

(۵) لَا تَضْرِبْ خَادِمَكَ (۶) لَا تَجْلِسْ عَلَى الْحَرِيْرِ

(۷) لَا تَفْتَحْ بَابَ الْمَسْجِدِ (۸) لَا تُكْثِرْ مِنَ الضَّحِكِ

(۹) اِنْ تُسَافِرْ اُسَافِرْ مَعَكَ (۱۰) اِنْ تَقْرَأْ فِي النُّوْرِ الضَّعِيْفِ يَضْعُفْ بَصَرُكَ

(۱۱) اِنْ تَأْكُلْ كَثِيْرًا تَمْرَضْ (۱۲) اِنْ تَكْتُبْ كُلَّ يَوْمٍ يَجْمُلْ خَطُّكَ

ابتدائی چار جملوں میں یہ الفاظ یعنی يَقْتُلْ ، يَعْبُدْ ، يَذْبَحْ ، يَنْقَطِعْ فعل مضارع اور ہر فعل سے پہلے حرف "لَمْ" ہے جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ زمانہ ماضی میں

کام نہیں ہوا ہے اور ہر فعل کا آخری حرف ساکن ہے، اسی طرح جس فعل مضارع سے پہلے یہ حرف آئے گا اس فعل کے آخری حرف کو ساکن کر دے گا اور اگر اس حرف "لَمْ" کو تم ہٹا دو تو فعل اپنی اصلی حالت پر آجائے گا، یعنی آخری حرف پر پیش ہوگا تو معلوم ہوا کہ یہ حرف "لَمْ" فعل مضارع کے آخری حرف کو ساکن کر دیا کرتا ہے۔

اسی طرح دوسری مثالوں کو دیکھو ان میں یہ کلمے تَضْرِبُ ، يَجْلِسُ ، تَفْتَحُ، تَكْثُرُ ، فعل مضارع ہیں اور ہر فعل سے پہلے حرف "لَا" داخل ہے جس سے متکلم اپنے مخاطب کو کام کرنے سے روکتا ہے اور اس حرف کا نام "لا رنہی " ہے اور یہاں بھی ہر فعل کا آخری حرف ساکن ہے۔ اسی طرح ہر وہ فعل ساکن ہوگا جس سے پہلے حرف "لا رنہی" آجائے، پس معلوم ہوا کہ "لا رنہی" کی وجہ سے فعل مضارع کا آخری حرف ساکن ہو جاتا ہے۔

اب تم آخری چار مثالوں کو غور سے دیکھو تو تمھیں معلوم ہوگا کہ ہر مثال کی ابتدا حرف "اِنْ" سے ہے اور ہر مثال میں دو دو فعل مضارع ہیں، ان دونوں میں پہلا فعل پہلے ہوگا اور دوسرا فعل بعد میں ہوگا، یعنی جب تک پہلا فعل نہ ہو جائے، دوسرا فعل نہیں ہو سکتا، مثلاً نمبر ۹ کو دیکھو "جب تک تم سفر کے لئے تیار نہ ہو گے میرا سفر کرنا ناممکن ہے"۔ اور یہاں بھی ہر فعل کا آخری حرف ساکن ہے۔ اور اگر کسی دوسرے فعل پر یہ حرف "اِنْ" آئے تو اس کو بھی ساکن کر دے گا، اس بیان سے معلوم ہوا کہ حرف "اِنْ" بھی فعل مضارع کو ساکن کرتا ہے۔

قاعدہ ۱۴

فعل مضارع سے پہلے اگر کوئی حرف جازم یعنی "ساکن کرنے والا" آجائے تو اس فعل کا آخری حرف ساکن ہو جائے گا اور یہ تین حرف ہیں لَمْ[۱]، لَاءِ نَہی[۲]، اِنْ[۳]

(۱۵) لَمْ اور لَاءِ نَہی، ایک فعل مضارع کو ساکن کرتے ہیں اور لَمْ زمانہ ماضی میں کام کے نہ ہونے کو بتلاتا ہے اور "لاءِ نہی" آئندہ کام کرنے سے روک دیتا ہے۔

(۱۶) اور حرف "اِنْ" دو فعلوں کو ساکن کرتا ہے اور یہ بتلاتا ہے کہ دوسرا فعل نہیں آسکتا جب تک پہلا فعل نہ ہولے[۲]۔

تمرین ۱

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں ایسے فعل مضارع بتاؤ جو مجزوم ہوں۔

---

[۱] یہاں بھی یہ یاد رکھو کہ یہ حروف جازمہ صرف پانچ صیغوں کے اخیر کو جزم کرتے ہیں اور تثنیہ و جمع کے تمام صیغوں اور واحد مؤنث حاضر کے نون گرجاتے ہیں جیسے اِنْ تَفْتَحُوا الشُّبَّاكَ يَدْخُلِ النُّوْرُ - اِنْ تَنْصُرَا اَخَاكُمَا يَاْجُرْكُمَا اللّٰهُ اِنْ تَطْبُخِيْ جَيِّدًا يَمْدَحْكِ اَبُوْكِ هُوَ لَاءِ اَنْ يَعْفِرُوْا لِعَدُوِّهِمْ يَتْرُكُوْهُ - اسی طرح سے "لاءِ نہی" اور "لَمْ" کی مثالیں سمجھ لو [۲] ان حرفوں کے علاوہ دوسرے ساکن کرنے والے چند حروف اور ہیں مثلاً لَمَّا لَامِ اَمْر وغیرہ، ان کا بیان کتاب کے دوسرے حصے میں آئے گا۔

(۱) لَاتَشْرَبْ مَاءَالْبَحْرِ (۲) اَلْفَارُلَمْ يَأْكُلْ طَعَامَكَ
(۳) اِنَّ يُوْسُفَ لَمْ يَجْزَعْ فِي السِّجْنِ (۴) اِنْ تَضْرِبِ الْقِطَّ يَخْمِشْكَ
(۵) سَرَقَ اللِّصُّ وَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا (۶) لَاتَشْرَبْ وَاَنْتَ تَعِبٌ
(۷) اِنْ تُكْرِمْ حَامِدًا يُكْرِمْكَ (۸) اَلْبِنْتُ لَمْ تَأْكُلْ شَيْئًا اَمْسِ
(۹) اِذْهَبْ بِكِتَابِيْ وَلَاتُعْطِهِ اَحَدًا (۱۰) لَمْ يَحْضُرْ سَعِيْدٌ بِالْبَارِحَةِ

تمرین ۲

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں جو فعل مضارع ہیں اُن پر حرف جزم بڑھاؤ اور ہر فعل کے آخری حرف پر اعراب لگاؤ۔

(۱) يَذْهَبُ الْغَسَّالُ اِلَى الْبَحْرِ۔
(۲) اُرْسِلُ مَكْتُوْبًا اِلٰى وَطَنِيْ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ۔
(۳) اَلْحَلَّاقُ يَحْلِقُ رَأْسَ الْوَلَدِ۔
(۴) اَلْحَدَّادُ يَصْنَعُ سَيْفًا۔
(۵) يَمْنَعُ الْاُسْتَاذُ مِنَ اللَّعِبِ۔
(۶) يَبْعَثُ مَحْمُوْدٌ رِسَالَةً۔

تمرین ۳

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں ہر فعل مضارع سے پہلے حرف "لا ر نہی" لکھو اور آخری حرف پر اعراب لگاؤ۔

(۱) تُغْلِقُ بَابَ الْبَيْتِ (۲) تَلْعَبُ بِالْكِبْرِيتِ۔
(۳) تَحْلُبُ بَقَرَةً (۴) تَأْخُذُ مَا لَيْسَ لَكَ
(۵) تَلْتَفِتُ يَمِينًا وَّشِمَالًا (۶) تَذْبَحُ كَمَا يَذْبَحُ النَّصَارىٰ

(ب) نیچے لکھے ہوئے جملوں میں خالی جگہوں کو فعل مضارع سے پُر کرو اور ہر فعل کے آخری حرف پر اعراب لگاؤ۔

(۱) اِنْ تَلْعَبْ .... (۲) اِنْ تَقْرَأْ كَثِيرًا ....
(۳) اِنْ .... فِي الضَّوْءِ الضَّعِيفِ يَضْعُفْ بَصَرُكَ
(۴) اِنْ تَأْكُلْ كَثِيرًا .... (۵) اِنْ .... سَمًّا يَقْتُلْكَ
(۶) اِنْ تَسْمَعْ نَصِيحَةَ وَالِدِكَ (۷) اِنْ تَشْكُرِ اللّٰهَ ....
(۸) اِنْ ..... اَخُوكَ تَذْهَبْ مَعَهٗ (۹) اِنْ تَشْرَبْ بَعْدَ الْجَرْيِ ......
(۱۰) اِنْ تَشْتِمْ اَحَدًا ......

تمرین ۴

(۱) ایسے دو جملے لکھو جن میں فعل مضارع ہوں اور ان سے پہلے حرف لَمْ ہو۔
(۲) " " " " " " " " " " لا نہی ہو۔
(۳) " " جن کی ابتدا حرف "اِنْ" سے ہو۔

تمرین ۵

نیچے لکھے ہوئے جملوں کو دوسرے جملوں سے بدل کر لکھو لیکن معنی نہ بدلیں اور

ان دوسرے جملوں میں فعل مضارع مجزوم (جزم والا) ہو۔

(۱) أَتْرُكِ الْكِذْبَ — (۲) مَا أَكَلَ مُحَمَّدٌ
(۳) مَا لَعِبَ الْوَلَدُ — (۴) مَا شَرِبَ الْفَارُ
(۵) اِمْتَنِعْ عَنْ قَتْلِ الْكَلْبِ — (۶) اِمْتَنِعْ عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ
(۷) مَا أَرْسَلَ اللّٰهُ مَلَكًا رَسُوْلًا — (۸) مَا ذَبَحَ إِبْرَاهِيْمُ إِسْمٰعِيْلَ
(۹) اِبْتَعِدْ عَنْ سَرِقَةِ الْكُتُبِ — (۱۰) مَا صَامَ مُسْلِمٌ يَوْمَ الْفِطْرِ

تمرین ۶

انشاء

(۱) ایسے تین جملے بناؤ جن سے یہ معلوم ہو کہ زمانہ ماضی میں پانچ کام نہیں کیے ہیں۔

(۲) ایسے تین جملے بناؤ جن سے یہ معلوم ہو کہ تم کسی آدمی کو پانچ کام سے روک رہے ہو۔

(۳) ایسے تین جملے بناؤ جو پڑھنے سے متعلق ہوں اور ہر جملہ حرف سے شروع کیا گیا ہو۔

ترکیب (۷)

(۱) نمونہ:۔

(۱) لَمْ يُسَافِرْ مَحْمُودٌ
لَمْ۔ حرف نفی وجزم
يُسَافِرْ۔ فعل مضارع مجزوم
مَحْمُودٌ۔ فاعل مرفوع

(۲) اِنْ يَّقْرَأْ عَلِيٌّ يَنْجَحْ
اِنْ حرف شرط دو فعلوں کو ساکن کرتا ہے
يَقْرَأْ۔ فعل مضارع مجزوم
عَلِيٌّ۔ فاعل مرفوع
يَنْجَحْ۔ فعل مضارع مجزوم

(ب) نیچے لکھے ہوئے جملوں کی ترکیب کرو:-

(۱) لَمْ يَعْبُدْ اِبْرَاهِيمُ صَنَمًا۔
(۲) لَا تَنْظُرْ اِلَى الشَّمْسِ۔
(۳) اِنْ تُكْرِمْ اُسْتَاذَكَ يُحِبُّكَ

فِعل مُضارع مَرفوع

(۱) يَعْبُدُ النَّاسُ
(۲) يُسَافِرُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلَى الْكَعْبَةِ
(۳) يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّضِلَّكُمْ
(۴) يَنْظُرُ الْمُؤْمِنُ بِنُوْرِ اللهِ
(۵) يَفْرَحُ الْوَلَدُ بِاللَّعِبِ
(۶) يُجَاهِدُ الْمُسْلِمُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ
(۷) يَحْكُمُ الْقَاضِيْ بِالْعَدْلِ۔
(۸) تَعْلَمُ اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ

اوپر کی مثالوں میں یہ الفاظ یعنی يَعْبُدُ، يُسَافِرُ، يُرِيْدُ، يَنْظُرُ، يَفْرَحُ، يُجَاهِدُ، تَعْلَمُ فعل مضارع ہیں اور ہر فعل کے آخری حرف کو تم مرفوع (پیش والا) دیکھ رہے ہو، بتاؤ کہ یہ کیوں مرفوع ہیں؟ غور کرنے کے بعد یہی جواب دو گے نا کہ ان فعلوں سے پہلے نہ تو کوئی حرف زبر دینے والا ہے اور نہ کوئی جزم کرنے والا ہے اور جب

ان دونوں قسموں کے حروف میں سے کوئی حرف نہیں ہے تو پیش ہی ہوگا، پس تمھیں یہ بات معلوم ہوگئی کہ اوپر لکھے ہوئے فعلوں کے مرفوع (پیش والے) ہونے کی وجہ حرف ناصب یا حرف جازم کا نہ ہونا ہے۔

قاعدہ ۱۷

فعل مضارع سے پہلے اگر حروفِ نصب یا حروفِ جزم میں سے کوئی حرف نہ ہو تو مرفوع ہوگا۔

تمرین ۱

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں مرفوع فعل مضارع معلوم کرو اور ان کے رفع یعنی پیش ہونے کی وجہ بتلاؤ:۔

(۱) كَانَ يُوسُفُ يَحْكُمُ بِحُكْمِ اللهِ۔

(۲) يَحْشُرُ اللهُ الْعِبَادَ۔

(۳) يَنْزِلُ الْمَطَرُ فِي فَصْلِ الصَّيْفِ۔

(۴) تَطْلُعُ الشَّمْسُ كُلَّ يَوْمٍ۔

(۵) يَوَدُّ مَحْمُودٌ أَنْ يَلْعَبَ بِالْكُرَةِ۔

(۶) يَكْثُرُ الْبَيْعُ وَالشِّرَاءُ فِي السُّوقِ۔

(۷) إِنَّ اللهَ يَعْلَمُ مَا فِي الصُّدُورِ۔

(۸) جَاءَ ضَيْفُ الصِّدِّيقِ وَلَمْ يُكْرِمْهُ

(۹) اَلْاَكْلُ الْكَثِيْرُ يُفْسِدُ الْمِعْدَةَ۔

(۱۰) يُحِبُّ الرَّجُلُ اَنْ يَّكُوْنَ صَادِقًا۔

(۱۱) يَقْرَأُ اَخُوْزَيْدٍ۔

(۱۲) يَفْعَلُ اللّٰهُ مَايَشَاءُ۔

(۱۳) يَحْمِلُ التِّلْمِيْذُ الْكُتُبَ۔

(۱۴) يَشْتَغِلُ النَّاسُ بِالنَّهَارِ۔

تمرین ۲

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں خالی جگہوں کو فعل مضارع مرفوع سے پُر کرو:۔

(۱) اَلرَّجُلُ .... اَلْوَلَدَ

(۲) اَلتَّاجِرُ .... اَللَّبَنَ

(۳) اَلْوَلَدُ .... فِي النَّهَرِ

(۴) اَلتِّلْمِيْذُ .... اَلْكُتُبَ

(۵) اَلْبُسْتَانُ .... اَلشَّجَرَ

(۶) اَلْحَلَّاقُ .... اَلشَّعْرَ

(۷) اَلْفَلَّاحُ .... اَلْحَقْلَ

(۸) اَلطِّفْلُ ...... اَلْفَاكِهَةَ

(۹) اَلضَّيْفُ ...... مِنَ السَّفَرِ

(۱۰) اَلتَّاجِرُ .... اَلْمَالَ

تمرین ۳

نیچے لکھی ہوئی عبارت میں فعل مرفوع و منصوب و مجرور بتاؤ۔

(۱) اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَايَشَاءُ

(۲) وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ

(۳) وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

(۴) اَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ

(۵) إِنْ يَعْلَمِ اللّٰهُ مَا فِي قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا۔
(۶) أَشْرِكْهُ فِيْ أَمْرِيْ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا۔
(۷) وَلَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا۔

انشاء (۴)

(۱) مسجد کے عنوان پر ایسے پانچ جملے لکھو کہ ہر ایک جملہ میں مضارع مرفوع واقع ہو۔
(۲) بت پرستی کے عنوان پر ایسے پانچ جملے لکھو کہ ہر ایک جملہ میں مضارع مرفوع واقع ہو۔

ترکیب (۶)

(الف) **نمونہ :۔**

يَأْكُلُ　　　اَلطِّفْلُ　　　اَلرُّمَّانَ

يَأْكُلُ۔ فعل مضارع مرفوع　　　اَلطِّفْلُ۔ فاعل مرفوع

اَلرُّمَّانَ۔ مفعول بہ منصوب

(ب) نیچے لکھے ہوئے جملوں کی ترکیب کرو۔

(۱) يَخَافُ الطِّفْلُ
(۲) يَشْرَبُ الضَّيْفُ اللَّبَنَ
(۳) يُحِبُّ الْوَلَدُ أَنْ يَلْعَبَ

افعالِ ناقصہ
کَانَ وَاِخْوَاتُھَا

(ا)

(۱) اَلصَّنَمُ عَاجِزٌ	(۱) کَانَ الصَّنَمُ عَاجِزًا
(۲) اَلْبَیْتُ نَظِیْفٌ	(۲) کَانَ الْبَیْتُ نَظِیْفًا
(۳) اَلْاُخْتُ عَالِمَۃٌ	(۳) کَانَتِ الْاُخْتُ عَالِمَۃً

(ب)

(۴) اَلثَّوْبُ قَصِیْرٌ	(۴) صَارَ الثَّوْبُ قَصِیْرًا
(۵) اَلْحَرُّ شَدِیْدٌ	(۵) صَارَ الْحَرُّ شَدِیْدًا
(۶) اَلْعَسَلُ رَخِیْصٌ	(۶) صَارَ الْعَسَلُ رَخِیْصًا

(ج)

(۷) اَلْخَادِمُ قَوِیٌّ	(۷) لَیْسَ الْخَادِمُ قَوِیًّا
(۸) اَلتِّلْمِیْذُ غَائِبٌ	(۸) لَیْسَ التِّلْمِیْذُ غَائِبًا
(۹) اَللَّبَنُ مَمْزُوْجٌ	(۹) لَیْسَ اللَّبَنُ مَمْزُوْجًا

(د)

(۱۰) اَلضَّیْفُ نَائِمٌ	(۱۰) اَصْبَحَ الضَّیْفُ نَائِمًا
(۱۱) اَلْمَرِیْضُ بَارِئٌ	(۱۱) اَصْبَحَ الْمَرِیْضُ بَارِئًا
(۱۲) اَلسَّحَابُ مُمْطِرٌ	(۱۲) اَصْبَحَ السَّحَابُ مُمْطِرًا

(س)

(۱۳) اَلْبَحْرُ زَاخِرٌ	(۱۳) اَمْسَى الْبَحْرُ زَاخِرًا
(۱۴) اَلْعَامِلُ مُتْعَبٌ	(۱۴) اَمْسَى الْعَامِلُ مُتْعَبًا
(۱۵) اَلْعَدُوُّ خَائِفٌ	(۱۵) اَمْسَى الْعَدُوُّ خَائِفًا

(ص)

(۱۶) مَحْمُودٌ مُفْطِرٌ	(۱۶) اَضْحٰى مَحْمُودٌ مُفْطِرًا
(۱۷) اَلرَّجُلُ قَادِمٌ	(۱۷) اَضْحَى الرَّجُلُ قَادِمًا
(۱۸) اَلرَّسُوْلُ مُقْبِلٌ	(۱۸) اَضْحَى الرَّسُوْلُ مُقْبِلًا

(ط)

(۱۹) اَلْمَطَرُ غَزِيْرٌ	(۱۹) ظَلَّ الْمَطَرُ غَزِيْرًا
(۲۰) اَلْعُصْفُوْرُ طَائِرٌ	(۲۰) ظَلَّ الْعُصْفُوْرُ طَائِرًا
(۲۱) اَلسَّارِقُ مَحْبُوْسٌ	(۲۱) ظَلَّ السَّارِقُ مَحْبُوْسًا

(ف)

(۲۲) اَلطِّفْلُ نَائِمٌ	(۲۲) بَاتَ الطِّفْلُ نَائِمًا
(۲۳) اَلرَّجُلُ مَهْمُوْمٌ	(۲۳) بَاتَ الرَّجُلُ مَهْمُوْمًا
(۲۴) اَلْمَرِيْضُ مُتَأَلِّمٌ	(۲۴) بَاتَ الرَّجُلُ مُتَأَلِّمًا

پہلی قسم کی سب مثالیں جملہ اسمیہ ہیں جو مبتدا اور خبر سے مرکب ہیں اور انھیں مثالوں کے شروع میں ایک فعل بڑھا کر دوسری قسم کی مثالیں بنا دی گئی ہیں۔ وہ فعل یہ ہیں:۔

كَانَ وَصَارَ وَلَيْسَ وَاَصْبَحَ وَاَمْسٰى وَاَضْحٰى وَظَلَّ وَبَاتَ۔

اگر تم سے یہ سوال کیا جائے کہ پہلی قسم کے جملوں میں جو الفاظ ہیں ان کے آخری حروف مرفوع "پیش والے" کیوں ہیں؟ تو تم فوراً بتاؤ گے، اس لئے کہ ہر جملہ میں پہلا لفظ مبتدا ہے اور دوسرا لفظ خبر ہے اور یہ دونوں مرفوع ہوتے ہیں، لیکن جب تم دوسری قسم کے مثالوں پر نظر ڈالو گے تو تم فوراً جواب دینے کے بجائے سوچنے لگو گے کیا بات ہے کہ الفاظ تو پہلی قسم کے ہیں مگر حرکتیں مختلف ہیں، یعنی پہلے اسم پر پیش اور دوسرے اسم پر زبر ہے، لیکن تھوڑی دیر سوچنے کے بعد تم یہی جواب دو گے کہ ان جملوں پر جو نئے قسم کے افعال آگئے ہیں انھیں کی وجہ سے یہ تبدیلی پیدا ہوگئی ہے۔

پس اب تم خوب سمجھ گئے ہو گے کہ یہ افعال مبتدا اور خبر کے شروع میں آتے ہیں اور مبتدا کو مرفوع اور خبر کو منصوب کر دیتے ہیں اور پہلے یعنی مبتدا کا نام، ان افعال کا اسم اور دوسرے کو ان افعال کی خبر کہتے ہیں۔

اور ان ماضی فعلوں کے مضارع و امر بھی آتے ہیں سوائے "لَيْسَ" کے اور ماضی کی طرح یہ افعال بھی مبتدا کو پیش اور خبر کو زبر دیتے ہیں۔

اگر تم ہر جملہ میں ہر فعل کے معنی سمجھ لو تو تمھیں دونوں قسم کے جملوں کا فرق اچھی طرح معلوم ہو جائے گا، مثلاً جب تم کہتے ہو "اَلصَّنَمُ عَاجِزٌ" یا "اَلْبَيْتُ نَظِيْفٌ"، تو تمھارا مقصد یہ ہوتا ہے کہ سننے والے کو بت کے عاجز ہونے اور گھر کے صاف ہونے کا علم ہو جائے اور یہ بھی معلوم کرلے کہ متکلم کسی خاص وقت کے ساتھ مخصوص کرنا نہیں چاہتا، لیکن جب تم اس طرح کہو گے کہ كَانَ الصَّنَمُ

عَاجِزًا" یا " کَانَ الْبَیْتُ نَظِیْفًا " تو تم سامع کو یہ بتانا چاہتے ہو کہ بُت کا عاجز ہونا یا گھر کا صاف ہونا زمانہ ماضی میں ہو چکا ہے، تو اب تمھیں معلوم ہو گیا کہ " کَانَ " سے فائدہ یہ ہے کہ مبتدا کے متعلق جو خبر بتائی جاتی ہے وہ کسی زمانہ کے ساتھ مخصوص ہے، اور جب تم " صَارَ الثَّوْبُ قَصِیْرًا " " لَیْسَ الْغُلَامُ قَوِیًّا " بولتے ہو تو اس سے تمھاری مُراد یہ ہوتی ہے کہ کپڑا پہلے لمبا تھا اور اب چھوٹا ہو گیا، اور لڑکا قوی نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ لفظ " صَارَ " سے مبتدا کی دو حالتیں معلوم ہو جاتی ہیں یعنی لفظ " صَارَ " مبتدا کو ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف بدلنے کے لئے آتا ہے، اور لفظ " لَیْسَ " مبتدا سے خبر کی نفی کے لئے آتا ہے۔

اور اگر اسی طرح " کَانَ " کے مثل دوسرے فعلوں کو جملوں میں استعمال کریں اور یہ کہیں کہ " اَصْبَحَ الضَّیْفُ نَائِمًا " " اَمْسَی الْبَحْرُ زَاخِرًا " " اَضْحٰی مَحْمُوْدٌ مُفْطِرًا " " ظَلَّ الْمَطَرُ غَزِیْرًا " " بَاتَ الطِّفْلُ نَائِمًا " تو متکلم یہ کہنا چاہتا ہے کہ صبح کے وقت مہمان سوتا رہا، اور شام کے وقت دریا موجیں مارتا رہا، اور چاشت کے وقت (دن چڑھے) محمود ناشتہ کرتا رہا، دن میں بارش موسلا دھار ہوئی اور رات بھر بچہ سوتا رہا۔ جن الفاظ کے ذریعے تمھیں یہ معلوم ہوا کہ فلاں کام صبح یا شام یا چاشت یا دن یا رات میں کسی وقت کے ساتھ مخصوص ہے، وہ الفاظ یہ ہیں :-

اَصْبَحَ ، اَمْسٰی ، اَضْحٰی ، ظَلَّ ، بَاتَ ۔

قاعدہ ۱۸

"کَانَ" مبتدا اور خبر کے شروع میں آتا ہے اور مبتدا کو پیش دیتا ہے اور یہ "کَانَ" کا اسم کہلاتا ہے اور خبر کو زبر دیتا ہے، اور اس کا نام "کَانَ" کی خبر ہے۔

قاعدہ ۱۹

یہ افعال یعنی صَارَ، لَيْسَ، اَصْبَحَ، اَمْسٰى، اَضْحٰى، ظَلَّ، بَاتَ بھی کَانَ کے مثل عمل کرتے ہیں اور یہ افعال اَخَوَاتِ کَانَ (کان کی بہنیں) کہلاتے ہیں۔

قاعدہ ۲۰

اوپر لکھے ہوئے فعلوں میں ہر فعل کے مضارع وامر بھی آتے ہیں، اور فعل ماضی کے مثل عمل بھی کرتے ہیں لیکن صرف "لَيْسَ" سے مضارع وامر مشتق نہیں ہوتا۔

تمرین ۱

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں "کَانَ" اور "اَخَوَات کَانَ" کے اسم و خبر بتاؤ:-

(۱) كَانَ مَحْمُودٌ شُجَاعًا (۲) أَصْبَحَ التِّلْمِيْذُ غَائِبًا
(۳) صَارَ الشَّابُّ شَيْخًا (۴) بَاتَ الْوَلَدُ قَارِعًا
(۵) لَيْسَ الْمَلِكُ ظَالِمًا (۶) أَمْسَى الْغَنِيُّ فَقِيْرًا
(۷) أَضْحَى الْقِطَارُ سَرِيْعًا (۸) ظَلَّ الْوَلَدُ وَاقِفًا

تمرین ۲

نیچے لکھے ہوئے جملوں پر "كَانَ" داخل کرو اور ہر لفظ کے آخری حرف پر اعراب لگاؤ:۔

(۱) اَلْكِتَابُ مَفْتُوْحٌ (۲) اَلْقَلْبُ مَحْزُوْنٌ (۳) اَلْغُلَامُ نَائِمٌ
(۴) اَلْبِنْتُ ضَاحِكَةٌ (۵) اَلْعِلْمُ نَافِعٌ (۶) اَلْفَرَسُ سَرِيْعٌ
(۷) اَلشَّيْطَانُ عَدُوٌّ (۸) اَلسَّمَاءُ مُنْفَطِرَةٌ (۹) اَلْمِصْبَاحُ مُنِيْرٌ
(۱۰) اَلرَّجُلُ طَوِيْلٌ (۱۱) اَلصُّوْرَةُ جَمِيْلَةٌ (۱۲) اَلْمَاءُ حَارٌّ

تمرین ۳

نیچے لکھے ہوئے جملوں کے شروع میں لفظ "صَارَ" بڑھاؤ، ہر لفظ کے آخری حرف پر اعراب لگاؤ:۔

(۱) اَلثَّوْرُ ضَعِيْفٌ (۲) اَلْهَوَاءُ بَارِدٌ (۳) اَلْقَمَرُ طَالِعٌ
(۴) اَلْكَبْشُ سَمِيْنٌ (۵) اَلْكُرْسِيُّ قَدِيْمٌ (۶) اَلنَّارُ بَارِدَةٌ
(۷) اَللِّصُّ مَحْبُوْسٌ (۸) اَلصَّيْفُ قَاطِعٌ (۹) اَلْوَلَدُ شَابٌّ

(۱۰) اَلتِّلْمِيْذُ مَرِيْضٌ (۱۱) اَلْكِتَابُ سَهْلٌ (۱۲) اَلْبَيْتُ مُظْلِمٌ

تمرین ۴

نیچے لکھے ہوئے جملوں کے شروع میں "لَيْسَ" داخل کرو اور ہر لفظ کے آخری حرف پر اعراب لگاؤ:۔

(۱) اَلْحَبُّ شَدِيْدٌ (۲) اَلطَّعَامُ لَذِيْذٌ (۳) اَلْفَطُوْرُ شَهِيٌّ

(۴) اَلْمُنَافِقُ كَاذِبٌ (۵) اَلْمُؤْمِنُ صَادِقٌ (۶) اَلْبُسْتَانُ مُثْمِرٌ

(۷) اَلْمُعَلِّمُ شَفِيْقٌ (۸) اَلسَّحَابُ كَثِيْفٌ (۹) اَلْجِدَارُ سَاقِطٌ

(۱۰) اَلْمِنْدِيْلُ جَيِّدٌ (۱۱) اَلصِّرَاطُ مُسْتَقِيْمٌ (۱۲) اَلْبِئْرُ عَمِيْقَةٌ

تمرین ۵

نیچے لکھے ہوئے جملوں کو پورا کرو اور ہر کلمہ کے آخری حرف پر اعراب لگاؤ:۔

(۱) كَانَ الْحَاكِمُ .... (۲) صَارَ الْعَدُوُّ ....

(۳) ظَلَّتِ الشَّمْسُ .... (۴) بَاتَ الْمَرِيْضُ ....

(۵) لَيْسَ اللَّدْوَاءُ .... (۶) اَصْبَحَ الْمُسَافِرُ ....

(۷) اَمْسَى الْغُلَامُ .... (۸) اَضْحَى الْبَحْرُ ....

تمرین ۶

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں ایک ایک اسم لکھ کر خالی جگہوں کو پُر کرو اور اعراب لگاؤ۔

(۱) كَانَتْ ...... عَتِيقَةً (۲) لَيْسَ .... ضَائِعًا
(۳) يَبِيتُ ...... مُتَوَجِّعًا (۴) يُمْسِي ...... لَعِبًا
(۵) صَارَ ...... خُبْزًا (۶) أَصْبَحَ .... كَاتِبًا
(۷) يَظَلُّ ...... حُلْوًا (۸) يُضْحِي ...... مُرْتَحِلًا

انشار (۸)

(۱) حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے متعلق ایسے تین جملے لکھو جس کی ابتدا کان سے ہو۔
(۲) اَلصَّنَمُ کے متعلق ایسے تین جملے لکھو جن کے شروع میں "لَيْسَ" ہو۔
(۳) اَلْخَادِمُ " " " " " " " سا اَصْبَحَ ہو۔

ترکیب (۹)

(أ) نمونہ :-

(۱) صَارَ الْعِنَبُ زَبِيبًا
صَارَ۔ فعل ماضی (فعل ناقص)
اَلْعِنَبُ۔ صَارَ کا اسم مرفوع
زَبِيبًا۔ صَارَ کی خبر منصوب

(۲) يَبِيتُ الْقِطَارُ مُتَحَرِّكًا
يَبِيتُ۔ فعل مضارع مرفوع (فعل ناقص)
اَلْقِطَارُ۔ يَبِيتُ کا اسم مرفوع
مُتَحَرِّكًا۔ يَبِيتُ کی خبر منصوب

(ب) نیچے لکھے ہوئے جملوں کی ترکیب کرو۔

(۱) لَيْسَ الْمَلِكُ ظَالِمًا

(۲) كَانَ الْإِنْسَانُ عَجُوْلًا

(۳) يُصْبِحُ الْكَافِرُ مُؤْمِنًا

(۴) ظَلَّ الْمَرِيْضُ شَدِيْدًا

حُروف مُشبّہ بہ فعل

(انّ واخوتہا)

(ا)

(۱) اَللّٰہُ غَفُوْرٌ — (۱) اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ

(۲) اَلرَّسُوْلُ حَقٌّ — (۲) اِنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ

(۳) اَلصَّلٰوۃُ مَقْبُوْلَۃٌ — (۳) اِنَّ الصَّلٰوۃَ مَقْبُوْلَۃٌ

(ب)

(۴) اَلْاِمْتِحَانُ قَرِیْبٌ — (۴) عَلِمْتُ اَنَّ الْاِمْتِحَانَ قَرِیْبٌ

(۵) اَلْخَالُ غَنِیٌّ — (۵) یَسُرُّنِیْ اَنَّ الْخَالَ غَنِیٌّ

(۶) اَلْوَلَدُ ذَکِیٌّ — (۶) یُعْجِبُنِیْ اَنَّ الْوَلَدَ ذَکِیٌّ

(ج)

(۷) اَلْکِتَابُ اُسْتَاذٌ — (۷) کَاَنَّ الْکِتَابَ اُسْتَاذٌ

(۸) اَلْمَاءُ مِرْآۃٌ — (۸) کَاَنَّ الْمَاءَ مِرْآۃٌ

(۹) اَلْقَمَرُ مِصْبَاحٌ — (۹) کَاَنَّ الْقَمَرَ مِصْبَاحٌ

(د)

(۱۰) اَلْاَثَاثُ قَدِیْمٌ	(۱۰) اَلْبَیْتُ جَدِیْدٌ لٰکِنَّ الْاَثَاثَ قَدِیْمٌ
(۱۱) اَلْفِنَاءُ ضَیِّقٌ	(۱۱) اَلْمَدْرَسَۃُ جَمِیْلَۃٌ وَّلٰکِنَّ الْفِنَاءَ ضَیِّقٌ
(۱۲) اَللّٰہُ بَصِیْرٌ	(۱۲) اِعْمَلْ مَاشِئْتَ لٰکِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ

(س)

(۱۳) اَلْقَمَرُ طَالِعٌ	(۱۳) لَیْتَ الْقَمَرَ طَالِعٌ فِی النَّھَارِ
(۱۴) اَلْفَاکِھَۃُ حُلْوَۃٌ	(۱۴) لَیْتَ الْفَاکِھَۃَ حُلْوَۃٌ
(۱۵) اَلرَّجُلُ شَاکِرٌ	(۱۵) لَیْتَ الرَّجُلَ شَاکِرٌ

(ط)

(۱۶) اَلْکِتَابُ رَخِیْصٌ	(۱۶) لَعَلَّ الْکِتَابَ رَخِیْصٌ
(۱۷) اَلدَّارُ قَرِیْبَۃٌ	(۱۷) لَعَلَّ الدَّارَ قَرِیْبَۃٌ
(۱۸) اَلْمَرِیْضُ نَائِمٌ	(۱۸) لَعَلَّ الْمَرِیْضَ نَائِمٌ

پہلی قسم کی مثالوں میں ہر ایک جملہ اسمیہ ہے جو مبتدا اور خبر سے مرکب ہے اور دوسری قسم کی مثالیں جو اصل میں پہلی ہی قسم کی مثالیں ہیں ہر جملہ سے پہلے ایک حرف بڑھا کر دوسری قسم کی مثالیں بنادی گئی ہیں وہ حرف یہ ہیں :- اِنَّ، اَنَّ، کَاَنَّ، لٰکِنَّ، لَیْتَ، لَعَلَّ پہلی قسم کی ہر مثال میں لفظوں کے آخری حرف کو تم مرفوع دیکھ رہے ہو، اس لئے کہ پہلا اسم مبتدا اور دوسرا اسم خبر ہے اور یہ دونوں مرفوع ہوتے ہیں لیکن اگر دوسری قسم کی مثالوں پر نظر ڈالو تو ہر مثال میں پہلے اسم کو منصوب (زبر والا) اور دوسرے اسم کو مرفوع پاؤ گے۔ ان مثالوں کو پڑھتے ہی تمھارے دل میں یہ سوال پیدا ہوگا کہ کیا وجہ ہے کہ یہاں اسم منصوب ہوگیا، حالاں کہ

پہلی قسم کی مثالوں میں مرفوع تھا لیکن تھوڑی دیر سوچنے کے بعد تم یہی جواب دوگے کہ انھیں نئے حرفوں کے آجانے سے یہ تبدیلی ہوئی جن کو تم اوپر کی سطروں میں پڑھ چکے ہو۔

دوسرے لفظوں میں اس طرح سمجھو کہ یہ حروف مبتدا اور خبر کے شروع میں آتے ہیں اور مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں، ان حروف کی وجہ سے مبتدا کا نام اسم ہو جاتا ہے، اور خبر ان حروف کی خبر کہلاتی ہے، اگر تم ان چھ حروف کے معانی سمجھ لو تو تمھارے لئے دونوں قسم کے جملوں کا فرق جو ایک دوسرے کے مقابل ہیں معلوم کرنا آسان ہو جائے گا۔ مثلاً جب تم کہتے ہو کہ اَللّٰهُ غَفُوْرٌ یا اَلْاِمْتِحَانُ قَرِیْبٌ تو سامع کو اللہ کے غفور ہونے اور امتحان کے قریب ہونے کی صرف خبر دیتے ہو، لیکن جب تم اس طرح کہو کہ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ یا عَلِمْتُ اَنَّ الْاِمْتِحَانَ قَرِیْبٌ تو تم ہر جملہ میں ایک نئے معنی کا اضافہ کروگے اور وہ یہ کہ تم سامع کے ذہن میں اللہ کے غفور ہونے اور امتحان کے قریب ہونے کو تاکیدی اور یقینی طور سے بٹھانا چاہتے ہو تو معلوم یہ ہوا کہ دونوں حروف (اِنَّ و اَنَّ) معنی میں تاکید پیدا کرتے ہیں۔

اور جب تم کہتے ہو "اَلْكِتَابُ اُسْتَاذٌ" تو تم اپنے مخاطب کو یہ بتانا چاہتے ہو کہ کتاب طالب علم کے لئے اُستاد ہے، لیکن جب تم اس طرح کہو گے کہ كَاَنَّ الْكِتَابَ اُسْتَاذٌ تو تم کتاب کو اُستاد سے تشبیہ دوگے، یعنی گویا کتاب اُستاد ہے کیونکہ انسان استاد اور کتاب دونوں سے علم حاصل کرتا ہے۔

اور جب کوئی شخص کہے "اَلْبَيْتُ جَدِيْدٌ" تو سننے والا کبھی یہ سمجھ لیتا ہے کہ گھر کا

سامان بھی نیا ہوگا، تو کہنے والا حقیقت کو ظاہر کرنے کے لئے یہ کہے گا "لٰكِنَّ الْأَثَاثَ قَدِيْمٌ" تو معلوم ہوا کہ حرف لٰكِنَّ غلطیات سمجھنے سے روکنے کے لئے آتا ہے یعنی حرف لٰكِنَّ استدراک کے لئے آتا ہے۔

اور جب تم یہ جملہ بولتے ہو کہ "اَلْقَمَرُ طَالِعٌ" "اَلْكِتَابُ رَخِيْصٌ" تو تم چاند کے طلوع ہونے اور کتاب کے سستی ہونے کی خبر دینا چاہتے ہو، لیکن جب تم یوں کہو گے "لَيْتَ الْقَمَرَ طَالِعٌ" "لَعَلَّ الْكِتَابَ رَخِيْصٌ" تو تمہارا مطلب یہ ہوگا کہ کاش چاند دن میں طلوع ہوتا، یا شاید کتاب ارزاں ہو یعنی تم چاند کے دن میں طلوع ہونے کی تمنا کرتے ہو، اور کتاب کے ارزاں ہونے کی اُمید میں ہو تاکہ تم خرید سکو، پس تمھیں یہ معلوم ہوا کہ لَيْتَ تمنا اور لَعَلَّ اُمید ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے اور یہ دونوں معنی قریب قریب یکساں ہیں۔

قاعدہ ۲۱

اِنَّ، اَنَّ، كَاَنَّ، لٰكِنَّ، لَيْتَ، لَعَلَّ مبتدا اور خبر پر آتے ہیں، مبتدا کو نصب دیتے ہیں، مبتدا اِنَّ کا اسم کہلاتا ہے اور خبر کو پیش دیتے ہیں اور خبر اِنَّ کی خبر کہلاتی ہے، یہ حروف، حروف مشبہ بفعل کہلاتے ہیں۔

تمرین ۱

نیچے لکھی ہوئی مثالوں میں اِنَّ واخوات اِنَّ کے اسم و خبر بتاؤ:۔

(۱) لَيْتَ الْمَلِكَ عَادِلٌ (۲) اِنَّ الصِّيَامَ جُنَّةٌ

(۳) وَجَدْتُ اَنَّ الْوَلَدَ رَشِيْدٌ (۴) لَعَلَّ التَّاجِرَ رَابِحٌ
(۵) اِنْقَطَعَ الْمَطَرُ لٰكِنَّ السَّحَابَ كَثِيْفٌ (۶) كَاَنَّ الرَّجُلَ اَسَدٌ

تمرین ۲

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں ہر جملہ پر اِنَّ داخل کرو اور ہر لفظ کے آخری حرف پر اعراب لگاؤ:۔

(۱) اَلْعِلْمُ نَافِعٌ (۲) اَلْقَلَمُ طَوِيْلٌ (۳) اَلدَّرْسُ مُفِيْدٌ
(۴) اَلصِّرَاطُ مُسْتَقِيْمٌ (۵) اَلشِّتَاءُ مُدْبِرٌ (۶) اَلرَّبِيْعُ مُقْبِلٌ

تمرین ۳

نیچے لکھے ہوئے جملے پر "لَيْتَ" داخل کرو اور ہر لفظ کے آخری حرف پر اعراب لگاؤ:۔

(۱) اَلْبَيْتُ كَبِيْرٌ (۲) اَلشَّارِعُ وَاسِعٌ (۳) اَلْكَبْشُ سَمِيْنٌ
(۴) اَلْخَادِمُ حَاضِرٌ (۵) اَلْمَطَرُ قَلِيْلٌ (۶) اَلتَّاجِرُ اَمِيْنٌ
(۷) اَلرِّدَاءُ رَخِيْصٌ (۸) اَلْوَلَدُ ضَاحِكٌ (۹) اَلْعُطْلَةُ قَرِيْبَةٌ

تمرین ۴

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں جو جگہ خالی ہے اس میں ان چھ حرفوں میں سے کوئی مناسب حرف لکھو اور ہر لفظ پر اعراب لگاؤ:۔

(۱) اَنَا اَعْرِفُ .... اَلْاَصْنَامَ لَاتَتَكَلَّمُ
(۲) اِشْتَدَّ الْمَطَرُ .... اَلشَّارِعُ نَظِيْفٌ
(۳) اِذْهَبْ اِلٰى بَيْتِكَ .... اَلْخَبَرُ صَحِيْحٌ
(۴) مَا عَلِمْتُ .... اَلْمِفْتَاحُ ضَائِعٌ
(۵) اَلْوَالِدُ مُؤَدِّبٌ .... اَلْوَلَدُ سَيِّئُ الْاَدَبِ
(۶) اَلْوَلَدُ يَرٰى .... اَلنَّارُ لُعْبَةٌ
(۷) سَمِعْتُ .... خَالِدًا قَوِىٌّ
(۸) اِعْلَمُوْا .... اَللهُ بَصِيْرٌ
(۹) اَلْحَدِيْقَةُ جَمِيْلَةٌ .... اَلْبُسْتَانِىُّ مُهْمَلٌ
(۱۰) يَسُرُّنِىْ .... اَلنَّتِيْجَةُ حَسَنَةٌ

تمرین ۵

نیچے لکھے ہوئے جملوں کو پورا کرو اور ہر لفظ کے آخری حرف پر اعراب لگاؤ:۔

(۱) اِنَّ سَلِيْمًا .... (۲) اِنَّ خَالِدًا قَوِيٌّ لٰكِنَّ حَلِيْمًا ......
(۳) كَاَنَّ الْبَيْتَ ...... (۴) لَيْتَ الدَّوَاءَ ....
(۵) لَعَلَّ الْكِتَابَ ..... (۶) عَلِمْتُ اَنَّ السَّيْفَ ....

تمرین ۶

نیچے لکھے ہوئے جملوں کو پورا کرو اور ہر لفظ پر اعراب لگاؤ:۔

(۱) لَیتَ . . . عَائِدٌ (۲) اِنَّ . . . . سَمِیْنٌ
(۳) اَلَا تَعلَمُ اَنَّ . . . . سَرِیْعٌ (۴) اَلکُرْسِیُّ جَیِّدٌ لٰکِنَّ . . . مَکْسُوْرَةٌ
(۵) کَاَنَّ . . . . . عَاقِلٌ (۶) لَعَلَّ . . . . . . عَجِیْبَةٌ

تمرین ۷

(۱) ایسے دو جملے لکھو کہ ہر ایک میں حرف اِنَّ ہو۔
(۲) 〃 〃 〃 〃 اَنَّ ہو۔
(۳) 〃 〃 〃 〃 کَاَنَّ ہو۔
(۴) 〃 〃 〃 〃 لَیتَ ہو۔
(۵) 〃 〃 〃 〃 لٰکِنَّ ہو۔
(۶) 〃 〃 〃 〃 لَعَلَّ ہو۔

ترکیب (۸

(ا) نمونہ :

(۱) اِنَّ الْاَدَبَ وَاجِبٌ
اِنَّ ۔ حرف مشبہ بہ فعل (حرف تاکید)
اَلْاَدَبَ ۔ اِنَّ کا اسم منصوب
وَاجِبٌ ۔ اِنَّ کی خبر مرفوع

(۲) کَاَنَّ الْکِتَابَ اُستَاذٌ
کَاَنَّ ۔ حرف مشبہ بہ فعل (حرف تشبیہ)
اَلْکِتَابَ ۔ کَاَنَّ کا اسم منصوب
اُستَاذٌ ۔ کَاَنَّ کی خبر مرفوع

(ب) نیچے لکھے ہوئے جملوں کی ترکیب کرو :۔

(۱) إِنَّ اللّٰهَ رَازِقٌ

(۲) كَأَنَّ الْعِلْمَ نُورٌ

(۳) لَعَلَّ الْمَنْزِلَ قَرِيبٌ

(۴) لَيْتَ الْقَمَرَ طَالِعٌ

(۵) عَلِمَ التِّلْمِيذُ أَنَّ الْعِيدَ مُقْبِلٌ

(۶) كَثُرَ الْمَطَرُ لٰكِنَّ السَّحَابَ خَفِيفٌ

اسم کے مجرور ہونے کا بیان

(۱) نَزَلَ الْمَطَرُ مِنَ السَّمَآءِ۔
(۲) خَرَجَ الْمَاءُ مِنَ الْاَرْضِ۔
(۳) يَأْتِي السَّمَكُ مِنَ الْبَحْرِ۔
(۴) ذَهَبَ الْوَلَدُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ۔
(۵) وَصَلَ اِبْرَاهِيْمُ اِلٰى مَكَّةَ۔
(۶) بَعَثَ اللّٰهُ الرَّسُوْلَ اِلَى النَّاسِ
(۷) اِبْتَعِدْ عَنِ الْمَعْصِيَةِ
(۸) يَذْهَبُ الْخَوْفُ عَنِ الطِّفْلِ
(۹) اَلْاُسْتَاذُ يُفَتِّشُ عَنِ التَّلَامِيْذِ
(۱۰) تَجِبُ الصَّلٰوةُ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ
(۱۱) تَوَكَّلُوْا عَلَى اللّٰهِ
(۱۲) يَمْشِي النَّاسُ عَلَى الطَّرِيْقِ
(۱۳) كَانَ يُوْسُفُ فِي السِّجْنِ
(۱۴) سَكَنَتِ الْبِنْتُ فِي الْبَيْتِ

(۱۵) رَأَى اِبْرَاهِيْمُ كَوْكَبًا فِي السَّمَآءِ

(۱۶) ذَبَحْتُ الْبَقَرَةَ بِالسِّكِّيْنِ۔

(۱۷) يَا وَلَدُ لَا تَلْعَبْ بِالْكِبْرِيْتِ

(۱۸) رَجَمَ النَّاسُ رَجُلًا بِالْحِجَارَةِ

(۱۹) قَالَ الْأُسْتَاذُ لِلتِّلْمِيْذِ

(۲۰) اِشْتَرَيْتُ الطَّعَامَ لِلضَّيْفِ

(۲۱) اَرْسَلْتُ هَدِيَّةً لِلْمَرِيْضِ

اوپر کی ساری مثالوں میں آخری کلمے اسم ہیں اور ہر اسم سے پہلے ایک حرف ہے۔ وہ حرف پہلی تین مثالوں میں "مِنْ" ہے، اور تیسری تین مثالوں میں "اِلٰی" ہے، اور چوتھی تین مثالوں میں "عَنْ" ہے، اور پانچویں تین مثالوں میں "عَلٰی" ہے، اور چھٹی تین مثالوں میں "فِی" ہے، اور ساتویں تین مثالوں میں "لِ" ہے۔

اوپر کی تمام مثالوں کو غور سے دیکھو تو تمھیں معلوم ہوگا کہ جتنے اسمأ ایسے ہیں کہ ان کے پہلے ان حرفوں میں سے کوئی حرف ہے، وہ مجرور (زیر والے) ہیں۔

قاعدہ ۲۲

کسی اسم سے پہلے اگر حروف جر (زیر دینے والے حروف) میں سے کوئی حرف آجائے تو وہ اسم مجرور (زیر والا) ہو جائے گا۔ وہ حروف یہ ہیں:۔

مِنْ، اِلٰی، عَلٰی، فِیْ، اَلْبَاء، اللَّام۔

تمرین ۱

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں حرف جر پہچانو اور ہر لفظ پر اعراب لگاؤ:۔

(۱) قَطَعَ النَّجَّارُ الْخَشَبَ بِالْمِنْشَارِ۔
(۲) رَأَیْتُ الطَّائِرَ فِی الْقَفَسِ۔
(۳) سَافَرْتُ مِنْ لَکْھْنَؤ بِالْقِطَارِ صَبَاحًا وَوَصَلْتُ اِلٰی مَدِیْنَۃِ دَھْلِیْ فِی الْمَسَاءِ۔
(۴) لِلْجَنَّۃِ ثَمَانِیَۃُ اَبْوَابٍ وَعَلٰی کُلِّ بَابٍ مَلٰئِکَۃٌ وَالْبَابُ الرَّیَّانُ لِلصَّائِمِ۔
(۵) اِذَا سَمِعْتُمُ الطَّاعُوْنَ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْھَا۔
(۶) نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّکَلُّفِ۔
(۷) اَلْجَرَسُ مِنْ مَّزَامِیْرِ الشَّیْطَانِ۔
(۸) عَلَّمَ الْاُسْتَاذُ التِّلْمِیْذَ بِاللَّوْحِ الْاَسْوَدِ۔
(۹) اَلْقَی الْاِخْوَانُ یُوْسُفَ فِی الْبِئْرِ وَصَبَغُوْا قَمِیْصَہٗ بِدَمٍ کَذِبٍ۔

تمرین ۲

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں ہر جملہ کی خالی جگہ کو پُر کرو، لیکن جملہ کے مناسب حرف جر ہونا چاہیے:۔

(۱) خَلَقَ اللّٰهُ الْكَوَاكِبَ .... السَّمَاءِ

(۲) ضَعْ كِتَابَكَ .... اَلطَّاوِلَةِ

(۳) وَضَعْتُ الْمِدَادَ .... الدَّوَاةِ

(۴) اِشْتَرَيْتُ الْكِتَابَ .... الْقِرَاءَةِ

(۵) يَدْعُوا الْمُؤَذِّنُ النَّاسَ .... الصَّلٰوةِ

(۶) اِنْتَشَرَ النَّاسُ .... الطَّرِيْقِ

(۷) لَاتَدْخُلُوْا .... بَابٍ وَّاحِدٍ

(۸) رَجَعَ الْمُسَافِرُ .... وَطَنِهٖ

(۹) يُسَافِرُ الْمُسْلِمُوْنَ .... اَلْكَعْبَةِ

(۱۰) اِنَّ الْخِيَانَةَ كَثِيْرَةٌ .... النَّاسِ

تمرین ۳

نیچے لکھے ہوئے جملوں کے مناسب خالی جگہوں میں ایک اسم لاؤ اور آخری حرف پر اعراب لگاؤ:۔

(۱) كَانَ اِبْرَاهِيْمُ يَنْظُرُ اِلٰى .. ..

(۲) ضَرَبَ اِبْرَاهِيْمُ الْاَصْنَامَ .. ..

(۳) اِنَّ الذُّبَابَ يَجْلِسُ عَلٰى .. ..

(۴) بَنٰى اِسْحٰقُ بَيْتًا لِلّٰهِ فِىْ .. ..

(۵) اَرْسَلَ اللّٰهُ جِبْرِيْلَ بِكَبْشٍ مِنْ .. ..

(۶) اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ .. ..
(۷) ذَهَبَ الْوَلَدُ اِلٰی .. ..
(۸) اِبْتَعِدُوْا عَنْ .. ..
(۹) اَلْعِلْمُ اَفْضَلُ مِنْ .. ..
(۱۰) یَنْزِلُ الْمَطَرُ مِنْ .. ..
(۱۱) نَجَحَ اِبْرَاهِیْمُ فِیْ .. ..
(۱۲) یُصَادُ الطَّائِرُ .. ..

تمرین ۴

(۱) حرف جر "مِنْ" کو دو جملوں میں استعمال کرو:۔
(۲) " "اِلٰی" " " " " "
(۳) " "عَنْ" " " " " "
(۴) " "عَلٰی" " " " " "
(۵) " "فِیْ" " " " " "
(۶) ایسے دو جملے بناؤ جن میں حرف جر "بَا" استعمال ہو۔
(۷) " " " " " "لَام" " "

نیچے لکھے ہوئے سوالوں کا جواب اس طرح دو کہ جواب پورا جملہ ہو اور حرف جر میں سے کوئی حرف بھی ہو۔

(۱) اَیْنَ کِتَابُكَ ؟

(۲) بِمَ يُذبَحُ الْجَمَلُ ؟

(۳) أَيْنَ تُسَافِرُ فِي عُطْلَةِ رَمَضَانَ ؟

(۴) مِنْ أَيْنَ اِشْتَرَيْتَ الْقَلَمَ ؟

(۵) لِمَ تُبْنَى الْمَسَاجِدُ ؟

(۶) مَتَى تَذْهَبُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ ؟

(۷) بِمَ يَشْرُفُ الْإِنْسَانُ ؟

(۸) مِنْ أَيْنَ يَنْزِلُ الْمَطَرُ ؟

ترکیب (۹)

(ا) نمونہ :-

(۱) يَعُودُ الْغَائِبُ إِلَى الْوَطَنِ ۔

يَعُودُ ۔ فعل مضارع مرفوع — إِلَى ۔ حرف جر ۔

اَلْغَائِبُ ۔ فاعل مرفوع — اَلْوَطَنِ ۔ اسم مجرور ۔

(۲) يُوَسْوِسُ الشَّيْطَانُ فِي الصَّلٰوةِ ۔

يُوَسْوِسُ ۔ فعل مضارع مرفوع — فِي ۔ حرف جر ۔

اَلشَّيْطَانُ فاعل مرفوع — الصَّلٰوةِ ۔ اسم مجرور ۔

(ب) نیچے لکھے ہوئے جملوں کی ترکیب کرو :-

(۱) لَا تَلْعَبْ بِالْكِبْرِيتِ ۔

(۲) كَانَ قَمِيصُ يُوسُفَ مَصْبُوغًا بِالدَّمِ ۔

(۳) خَرَجَ النَّاسُ لِلْعِيْدِ۔
(۴) نَظَرْتُ اِلَى السَّمَاءِ۔

صفت

(۱) ذَهَبَ الْوَلَدُ الْجَمِيْلُ۔
(۲) رَأَيْتُ رَجُلًا كَرِيْمًا۔
(۳) فِي الْمَدِيْنَةِ سُوْقٌ كَبِيْرَةٌ۔
(۴) فَرِحْتُ بِالْحِصَانِ الْاَبْيَضِ۔
(۵) يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ۔
(۶) تَرَكَ اِبْرَاهِيْمُ الصَّنَمَ الْاَكْبَرَ۔
(۷) كَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ مَلِكٌ كَبِيْرٌ۔
(۸) لَبِسْتُ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ۔
(۹) يَأْكُلُ الضَّيْفُ الطَّعَامَ اللَّذِيْذَ۔
(۱۰) لَا تَذْهَبُوْا فِي اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ۔

اوپر کی مثالوں میں آخری الفاظ مثلاً اَلْجَمِيْلُ، كَرِيْمًا، كَبِيْرٌ، اَلْاَبْيَضُ، اَلْمَبْثُوْثُ وغیرہ ایک صفت ظاہر کرتے ہیں جو ان لفظوں سے پہلے اسم میں موجود ہوتی ہے، اس اسم کو موصوف یا منعوت کہتے ہیں اور دوسرے لفظ کا نام صفت یا نعت ہے۔

اوپر کی مثالوں کو غور سے پڑھو اور بتاؤ کہ آخری دونوں لفظوں کے اعراب

میں کیا فرق ہے ؟ تمھارا جواب یہی ہوگا کہ کوئی فرق نہیں ، مثلاً "اَلْوَلَدُ" کے آخری حرف پر جو اعراب ہے وہی حرکت "اَلْجَمِیْلُ" پر بھی ہے ، دوسری مثال میں "رَجُلًا" کو نصب ہے ، اسی طرح "کَرِیْمًا" کو بھی ہے ۔ مثال نمبر ۴ کو دیکھو "اَلْحِصَانِ" کو جر ہے ، اسی طرح دوسرا لفظ "اَلْاَبْیَضِ" بھی مجرور ہے ، اب تم ان اوپر کی مثالوں سے یہ بات خوب سمجھ گئے ہوگے کہ اگر موصوف مرفوع ہوگا تو صفت بھی مرفوع ہوگی ، اور اگر موصوف منصوب ہوگا تو صفت بھی منصوب ہوگی ، مختصر لفظوں میں یہ سمجھ لو کہ صفت اپنے موصوف کے اعراب یعنی رفع نصب اور جر میں موافق ہوتی ہے ۔

قاعدہ ۲۳

صفت (نعت) وہ ہے جو اپنے سے پہلے لفظ کی اچھائی یا برائی یا کوئی کیفیت بیان کرے ۔

قاعدہ ۲۴

صفت موصوف کی تینوں حالتوں یعنی (رفع ، نصب اور جر) میں ، اس کے تابع ہوتی ہے ، اسی طرح واحد ، تثنیہ اور جمع ، مذکر و مؤنث اور معرفہ و نکرہ میں بھی موصوف و صفت کی مطابقت ضروری ہے ۔

تمرین ۱

نیچے لکھے ہوئے اسموں کے مناسب صفت لاکر جملوں میں استعمال کرو، اور صفت و موصوف کے آخری حرف پر اعراب لگاؤ۔

مَاءٌ، بَرْدٌ، اَلْمَسْجِدُ، اَلْقِطَارُ، اَلْفَرَسُ، اَلسَّيْفُ، اَلثَّوْبُ، اَلصَّنَمُ، اَلشَّجَرُ، اَلْقَلَمُ، ضَيْفٌ، رَجُلٌ، اَلنُّوْرُ، اَلتَّاجِرُ

تمرین ۲

نیچے لکھے ہوئے الفاظ کے مطابق موصوف لاؤ، اور ان دونوں موصوف و صفت کو ایک جملہ میں استعمال کرو:۔

اَلنَّظِيْفُ، اَلْاَسْوَدُ، اَلْجَامِعُ، عَزِيْزٌ، عَذْبٌ، عَرِيْضٌ، اَلْكَبِيْرُ، اَلسَّوْدَاءُ، اَلْمُهَذَّبُ، اَلْمُخْضَرُّ، اَللَّذِيْذُ، سَرِيْعٌ، طَوِيْلٌ، اَلنَّافِعُ

ترکیب (۱۰)

(۱) نمونہ :۔

(۱) رَبِحَ التَّاجِرُ الْاَمِيْنُ
رَبِحَ۔ فعل ماضی

(۲) يَقْرَأُ حَامِدٌ كِتَابًا مُفِيْدًا
يَقْرَأُ۔ فعل مضارع مرفوع

اَلتَّاجِرُ۔ فاعل مرفوع۔ حَامِدٌ۔ فاعل مرفوع۔
اَلْاَمِیْنُ۔ صفت مرفوع۔ کِتَابًا۔ مفعول بہ منصوب موصوف
مُفِیْدًا۔ صفت منصوب

(ب) حسب ذیل جملوں کی ترکیب کرو:۔

(۱) نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ کِتَابٌ نَافِعٌ۔

(۲) یَلْبَسُ مَحْمُوْدٌ قَمِیْصًا طَوِیْلاً۔

(۳) یَکْثُرُ النَّحْلُ فِی الْبَسَاتِیْنِ الْمُثْمِرَةِ۔

مُضاف و مُضاف الیہ

(ب)	(الف)
شَرِبَ الْوَلَدُ مَاءَ الْبِئْرِ	(۱) مَاءُ الْبِئْرِ
فَتَحَ الْخَادِمُ بَابَ الْغُرْفَةِ	(۲) بَابُ الْغُرْفَةِ
اِنْكَسَرَتْ كَأْسُ الزُّجَاجِ	(۳) كَأْسُ الزُّجَاجِ
نَجَحَ اِبْنُ مَحْمُوْدٍ فِي الْاِمْتِحَانِ	(۴) اِبْنُ مَحْمُوْدٍ
دَخَلْتُ فِيْ حَدِيْقَةِ خَالِدٍ	(۵) حَدِيْقَةُ خَالِدٍ
جَلَسَ الْعُصْفُوْرُ عَلٰى غُصْنِ الشَّجَرَةِ	(۶) غُصْنُ الشَّجَرَةِ

اوپر کی مثالوں کو غور سے پڑھو، قسم الف میں ہر مثال دو کلموں سے مرکب ہے۔[1] تم دیکھو گے کہ ہر مثال میں پہلے لفظ کی اضافت (نسبت) دوسرے اسم کی

[1] یہاں طالب علم کو یہ بات سمجھا دینی چاہیے کہ مرکب اضافی باوجود دو کلموں سے بننے کے مرکب ناقص ہے۔ اس سے کوئی پوری بات نہیں سمجھی جاتی، اس لیے یہ جملہ مفیدہ نہیں بن سکتا، تاآنکہ ان کے ساتھ کچھ کلمات اور نہ ملائے جائیں جیسے مثال (ب) میں۔

طرف کی گئی ہے۔ اس لئے پہلے اسم کو مضاف اور دوسرے کو مضاف الیہ کہتے ہیں اور دونوں کے مجموعہ کو مرکب اضافی۔

تم غور کرو تو معلوم ہوگا کہ اس اضافت سے ایک خاص فائدہ حاصل ہو رہا ہے اور وہ یہ کہ جس اسم کی اضافت تم دوسرے اسم کی طرف کر رہے ہو، اس میں تخصیص اور تعیین کے معنی پیدا ہو رہے ہیں مثلاً "مَاءٌ" سے صرف پانی سمجھا جاتا ہے، اس سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ کنویں کا پانی مراد ہے یا نل کا یا نہر و تالاب کا۔ مگر جب اس کے بعد "بِئْرٌ" لکھ کر مَاءٌ کی اضافت بِئْرٌ کی طرف کر دو، تو کنویں کا پانی ہونا متعین ہو جائے گا، اسی طرح باقی مثالوں کو سمجھو، ان میں سے ہر ایک بعد والے اسم کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے خاص ہو گیا ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ اضافت سے اسم میں تخصیص و تعیین کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔

اب اس کے بعد ایک مرتبہ پھر ان مثالوں پر غور کر جاؤ۔ تم دیکھو گے کہ تمام مثالوں میں دوسرا اسم مجرور واقع ہوا ہے۔ اگر ہم تم سے سوال کریں کہ دوسرا اسم مجرور کیوں ہے حالاں کہ اس سے پہلے کوئی حرف جار بھی نہیں آیا ہے تو تم کیا جواب دو گے؟ یہی ناکہ اضافت کی وجہ سے دوسرا اسم مجرور ہو گیا ہے، پس معلوم ہوا کہ مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوا کرتا ہے۔

ان مثالوں پر غور کرنے سے دوسری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ مضاف پر "ال" اور تنوین ـً ـٍ ـٌ نہیں آتی۔ قسم (الف) اور قسم (ب) دونوں قسم کی مثالوں میں دیکھ جاؤ۔ مضاف پر "ال" یا تنوین تم نہیں دیکھو گے، اس سے یہ معلوم ہوا کہ مضاف پر "ال" اور "تنوین" لانا منع ہے۔

قاعدہ ۲۵

مضاف وہ اسم ہے جس کی اضافت بعد والے اسم کی طرف کی گئی ہو مضاف پر "ال" اور تنوین نہیں آتی ، مضاف کا اعراب اس کے عامل کے مطابق رفع، نصب، جر بھی ہو سکتا ہے۔

مضاف الیہ اس اسم کو کہتے ہیں جس کی طرف پہلے اسم کی اضافت کی جا رہی ہو۔ مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے[1]

---

[1] شاید تمھارے دل میں یہ سوال پیدا ہو کہ مضاف الیہ تو ہمیشہ مجرور ہوتا ہے مگر مضاف کو کیا ہونا چاہیے؟ اس کا جواب معلوم کرنے کے لیے قسم (ب) کی تمام مثالیں پھر سے پڑھو، تم دیکھو گے کہ نمبر ۱ کی پہلی دونوں مثالوں میں مضاف منصوب ہے اور نمبر ۲ کی دونوں مثالوں میں مرفوع اور نمبر ۳ کی دونوں مثالوں میں مجرور۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ مضاف کا اعراب عامل کے مطابق ہوتا ہے، اگر مضاف فاعل واقع ہو تو مرفوع ہو گا، اور اگر مفعول یا اِنَّ وغیرہ کا اسم ہو تو منصوب اور اگر حرف جار کے بعد ہو تو مجرور ہو گا اور اسی طرح جب کہ وہ خود کسی اور اسم کا مضاف الیہ بن رہا ہو جیسے بَابُ بَيْتِ خَالِدٍ (خالد کے گھر کا دروازہ) دیکھو لفظ بَيْتِ اگر ایک طرف مضاف ہے تو دوسری طرف مضاف الیہ بھی ہے، اس لئے اس پر حرف جر واقع ہوا ہے۔

تمرین ۱

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں مضاف و مضاف الیہ کو پہچانو:۔

(۱) وَجَاءَ يَوْمُ الْعِيْدِ فَفَرِحَ النَّاسُ۔

(۲) سَمِعْتُ صَوْتَ الرَّعْدِ فَخِفْتُ۔

(۳) سَأُسَافِرُ فِيْ عُطْلَةِ الصَّيْفِ إِلٰى دِهْلِيْ۔

(۴) أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً۔

(۵) لِمَاذَا أَرْسَلَ اللّٰهُ الطُّوْفَانَ عَلٰى أُمَّةِ نُوْحٍ؟

(۶) هَلْ تَحْفَظُوْنَ قِصَّةَ نُوْحٍ؟

(۷) وَلٰكِنَّ يَعْقُوْبَ كَانَ بَشَرًا فِيْ صَدْرِهٖ قَلْبُ بَشَرٍ لَا قِطْعَةُ حَجَرٍ۔

تمرین ۲

خالی جگہوں کو حسب موقع مضاف یا مضاف الیہ سے پُر کرو:۔

(۱) سَمِعْتُ نَتِيْجَةَ ..... فَفَرِحْتُ۔

(۲) اِشْتَرٰى مَحْمُوْدٌ ..... الْقِطَارِ وَسَافَرَ۔

(۳) دَخَلَ إِبْرَاهِيْمُ فِيْ ...... الْأَصْنَامِ۔

(۴) وَعَلَّقَ إِبْرَاهِيْمُ الْفَأْسَ فِيْ عُنُقِ ......

(۵) عَاقَبَ نَاظِرُ ...... التَّلَامِيْذَ الْأَشْرَارَ۔

(۶) مَضٰى ...... الْجُمُعَةِ وَجَاءَ يَوْمُ .....

تمرین ۳

نیچے لکھے ہوئے الفاظ سے مضاف و مضاف الیہ بناؤ پھر ان کو مناسب جملوں میں استعمال کرو :-

اَلْبَابُ ۔ اَلْخَاتَمُ ۔ اَلْحَدِیْدُ

اَلْاِمْتِحَانُ ۔ اَلْفِضَّۃُ ۔ اَلْبَیْتُ ۔

اَلشَّجَرُ ۔ اَللَّوْنُ ۔ اَلْغُصْنُ ۔

اَلنَّتِیْجَۃُ ۔ اَلسَّمَاءُ ۔ اَلصُّنْدُوْقُ ۔

تمرین ۴

ایسے تین جملے لکھو کہ ہر ایک میں مضاف فاعل واقع ہو۔

〃 〃 〃 〃 〃 مفعول 〃 〃

〃 〃 〃 〃 〃 مجرور بحرف جار ہو۔

ایسے دو جملے لکھو 〃 〃 مجرور باضافت ہو۔

〃 〃 〃 〃 〃 اِنَّ کا اسم ہو۔

〃 〃 〃 〃 〃 کَانَ کا اسم ہو۔

ترکیب (۱۱)

نمونہ :-

لِمَاذَا أَرْسَلَ اللّٰهُ الطُّوفَانَ عَلٰی اُمَّةِ نُوحٍ۔

لِمَاذَا۔ حرف استفہام
عَلٰی۔ حرف جار
أَرْسَلَ۔ فعل ماضی
اُمَّةِ۔ مجرور بِعَلٰی
اَللّٰهُ۔ فاعل مرفوع
نُوحٍ۔ مضاف الیہ مجرور
اَلطُّوفَانَ۔ مفعول منصوب

ترکیب کرو :۔

هَلْ تُسَافِرُ فِي عُطْلَةِ الصَّيْفِ إِلٰی دِهْلِي۔

⊠⊠⊠⊠⊠⊠⊠⊠⊠⊠

اسم کی قسمیں

مُذَکَّر، مُؤَنَّث

(ب)	(الف)
(۱) طَارَتِ الْحَمَامَةُ	(۱) طَارَ الْعُصْفُوْرُ
(۲) قَامَتِ الصَّبِيَّةُ	(۲) قَامَ الصَّبِيُّ
(۳) فَازَتِ الْمُجْتَهِدَةُ	(۳) فَازَ الْمُجْتَهِدُ
(۴) حَفِظَتِ الصُّغْرٰی دَرْسَهَا	(۴) حَفِظَ اَحْمَدُ دَرْسَهٗ
(۵) نَجَحَتِ السَّوْدَاءُ فِي الْاِمْتِحَانِ	(۵) نَجَحَ مُحَمَّدٌ فِي الْاِمْتِحَانِ
(۶) صَلَّتْ زَيْنَبُ صَلٰوةَ الْفَجْرِ	(۶) صَلّٰى خَالِدٌ صَلٰوةَ الْفَجْرِ
(۷) جَاءَتْ اُخْتُ حَامِدٍ	(۷) جَاءَ اَخُوْ حَامِدٍ
(۸) طَلَعَتِ الشَّمْسُ	(۸) طَلَعَ الْقَمَرُ

اوپر کی مثالوں کو خوب غور سے پڑھو، جن الفاظ پر لکیر بنی ہے وہ سب اسم ہیں، مگر قسم (الف) کے تمام اسماء اسم مذکر ہیں اور قسم (ب) کے تمام

اسما اسم مؤنث ہیں۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ قسم (ب) میں جو اسما ہیں ان کی پہچان کیا ہے ؟

آؤ ہم تمھیں اس مؤنث کی پہچان بتائیں۔ قسم (ب) کی پہلی تین مثالوں پر غور کرو، جن الفاظ پر نشان بنا ہے اُن سب کے آخر میں گول "ۃ" لگی ہے۔ اس گول "ۃ" کو تم اسم مؤنث کی علامت سمجھو۔

اس کے بعد اب چوتھی مثال کو لو، دیکھو اس میں لکیر والے لفظ کے آخر میں "ی" کے اوپر کھڑا زبر لگا ہے، اس زبر کو "الف مقصورہ" کہتے ہیں، پس الف مقصورہ کو اسم مؤنث کی دوسری علامت سمجھو

اسی طرح اسم مؤنث کی تیسری علامت "الف ممدودہ" ہے جسے تم پانچویں مثال کے اندر سَوْدَاءُ میں دیکھ رہے ہو یعنی یہی مدا اور ہمزہ والا الف۔

پس اسم مؤنث کی یہ تین علامتیں ہوئیں۔ تم جانتے ہو یہ تینوں علامتیں اسم کے آخر میں ہوتی ہیں، مگر ابھی جلدی نہ کرو، تمھارا کہنا درست ہے کہ زَیْنَبُ، اُخْت اور اَلشَّمْس میں تو ان تینوں علامتوں میں سے کوئی بھی نہیں ہے، پھر یہ مؤنث کیوں ہیں؟ اس کو اس طرح سمجھو کہ زَیْنَبُ، مَرْیَمُ وغیرہ تو عورتوں ہی کے نام ہوتے ہیں اور عورتوں کے جو نام بھی ہوں گے وہ مؤنث ہی ہوں گے چاہے علامت تانیث ہو یا نہ ہو۔

اب اس کے بعد "اُخْت" کو سمجھو، یہ تم تو جانتے ہی ہو کہ عربی میں "اُخْت" بہن کو کہتے ہیں، اس لئے اس کا مؤنث ہونا بھی ظاہر ہے۔ تمھاری اُردو زبان میں بھی تو یہی قاعدہ ہے کہ جس لفظ سے کوئی عورت مراد ہو وہ مؤنث ہوتا ہے

پس ایسے تمام اسم جن سے عورت مراد ہو مؤنث ہوتے ہیں جیسے اُمٌّ، بِنْتٌ، اُخْتٌ وغیرہ۔

اب رہ گیا اَلشَّمْسُ کا معاملہ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اہل زبان یعنی عرب اس کو مؤنث ہی بولتے ہیں، اس لئے اس کو مؤنث سماعی کہتے ہیں، اور شمس ہی کی طرح چند اسم اور ہیں جن کو عرب مؤنث بولا کرتے ہیں، جیسے اَلسَّمَاءُ، اَلْاَرْضُ، اَلدَّارُ، اَلْبِئْرُ، اَلنَّارُ، وغیرہ۔ ان کے علاوہ ملکوں اور شہروں کے نام کو بھی عرب مؤنث ہی استعمال کرتے ہیں، جیسے اَلْهِنْدُ، بَاكِسْتَان، مِصْرُ، لكنؤ، دِهْلِيْ وغیرہ۔

تذکیر اور تانیث کا قاعدہ تم سمجھ گئے۔ اب اس کے بعد قسم الف اور قسم ب کی تمام مثالوں کو ایک مرتبہ پھر پڑھ جاؤ، دیکھو قسم الف میں تمام افعال مذکر ہیں اور قسم ب میں تمام افعال مؤنث ہیں، تم سمجھے ایسا کیوں ہے؟ یہ اس لئے کہ قسم الف میں ان افعال کے فاعل سب اسم مذکر ہیں اور قسم ب کی مثالوں میں فاعل سب اسم مؤنث ہیں، بس تم سمجھ گئے ہو گے کہ فاعل جب کوئی اسم مذکر ہو تو فعل بھی مذکر آتا ہے اور فاعل جب مؤنث ہو تو فعل بھی مؤنث آتا ہے۔

قاعدہ ۲۶

ا ــــ اسم مؤنث کی تین علامتیں ہیں:۔

(۱) گول حرف تا (ۃ) (۲) الف مقصورہ (ا ی) (۳) الف ممدودہ (۔آءُ)

یہ تینوں علامتیں اسم کے آخر میں ہوتی ہیں۔

۲۔ کچھ اسم ایسے بھی ہیں جن میں یہ علامتیں نہیں ہوتیں مگر وہ مؤنث بھی ہیں۔

(۱) عورتوں کے نام جیسے زَیْنَبُ ، مَرْیَمُ ، سُعَاد وغیرہ۔

(۲) وہ نام جن سے صرف عورتیں ہی مُراد ہوں جیسے اُخْتٌ ، اُمٌّ ، بِنْتٌ وغیرہ۔

(۳) ملکوں اور شہروں کے نام جیسے مِصْر ، بَاکِسْتَان ، اَلْهِنْد ، دِهْلِيْ ، وغیرہ۔

(۴) جن کو عرب مؤنث ہی بولتے ہیں جیسے اَلشَّمْسُ ، اَلسَّمَاءُ ، اَلْاَرْضُ ، اَلدَّارُ ، اَلْبِئْرُ ، اَلنَّارُ ، اَلْيَدُ ، اَلرِّجْلُ وغیرہ۔

۳۔ فاعل جب کوئی اسم مذکر ہو تو فعل مذکر آتا ہے اور فاعل جب مؤنث ہو تو فعل مؤنث ہوتا ہے۔

تمرین ۱

نیچے لکھی ہوئی عبارت میں اسم مؤنث پہچانو:۔

(۱) وَتَرَكَ اِبْرَاهِيْمُ زَوْجَتَهٗ هَاجَرَ وَوَلَدَهٗ اِسْمٰعِيْلَ فِيْ مَكَّةَ۔

(۲) وَمَكَّةُ لَيْسَتْ فِيْهَا بِئْرٌ وَلَا نَهْرٌ۔

(۳) وَعَطِشَ اِسْمٰعِيْلُ فَكَانَتْ اُمُّهٗ تَطْلُبُ الْمَاءَ وَتَجْرِيْ مِنَ الصَّفَا اِلَى الْمَرْوَةِ وَمِنَ الْمَرْوَةِ اِلَى الصَّفَا۔

(۴) فَنَصَرَ اللّٰهُ اِسْمٰعِيْلَ وَنَصَرَ اُمَّهٗ وَاَخْرَجَ لَهُمَا الْمَاءَ مِنَ الْاَرْضِ

(۵) فَشَرِبَ اِسْمٰعِيلُ وَشَرِبَتْ هَاجَرُ وَبَقِيَ الْمَاءُ فَكَانَ بِئْرُ زَمْزَمَ۔

(٦) اَرْسَلَ اللّٰهُ الطُّوفَانَ عَلٰى اُمَّةِ نُوحٍ فَاَمْطَرَتِ السَّمَاءُ وَاَمْطَرَتْ وَاَمْطَرَتْ۔

(٧) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى۔

(٨) كَانَتِ الدَّجَاجَةُ الْحَمْرَاءُ تَبْحَثُ فِي الْاَرْضِ فَوَجَدَتْ حَبَّةَ قَمْحٍ۔

تمرین ۲

نیچے لکھے ہوئے اسماء کو فاعل قرار دے کر ان کے مناسب فعل لکھو:۔

اَلْمُعَلِّمُ ۔ اَلْاُمُّ ۔ اَلدِّيكُ ۔ اَلْحَمَامَةُ ۔ اَلْقِطَارُ ۔ اَلْعَمُّ ۔ اَلْاُخْتُ ۔ اَلشَّمْسُ ۔ اَلْبَقَرَةُ ۔ اَلسَّمَاءُ ۔ صُغْرٰى ۔ مَرْيَمُ ۔ اَلنَّارُ ۔ اَلسَّفِينَةُ ۔ خَدِيجَةُ

تمرین ۳

نیچے لکھے ہوئے افعال کے مناسب فاعل لکھو۔

طَلَعَ ۔ ضَحِكَ ۔ جَلَسَ ۔ خَرَجَتْ ۔ اَمْطَرَتْ ۔ يَقْرَأُ ۔ تَحْفَظُ ۔ يَلْعَبُ ۔ تَجْرِيْ ۔ يَبْكِيْ ۔ تَأْكُلُ ۔ يَنَامُ ۔ يَطِيرُ ۔ تُصَلِّيْ ۔ تَغْرُبُ۔

تمرین ۴

نیچے لکھے ہوئے اسموں کو موصوف بنا کر ان کے مناسب صفت لکھو[1]:۔

اَلْبَابُ ۔ اَلنَّافِذَةُ ۔ اَلْبِئْرُ ۔ اَلْمَاءُ ۔ اَلشَّمْسُ ۔ اَلتِّلْمِيْذُ ۔ اَلدَّوَاةُ ۔
اَلْحِبْرُ ۔ اَلسَّبُّوْرَةُ ۔ اَلْيَدُ

تمرین ۵

نیچے لکھے ہوئے اسموں کو مبتدا قرار دے کر ان کے مناسب خبر لکھو[2]:۔

اَلْمَسْجِدُ ۔ اَلْمَنَارَةُ ۔ اَلْبَيْتُ ۔ اَلْغُرْفَةُ ۔ اَلثَّوْبُ ۔ اَلتَّاجِرُ ۔
اَلْكُرْسِيُّ ۔ اَلطَّاوِلَةُ ۔ اَلنَّارُ ۔ اَلدَّرْسُ

تمرین ۶

خالی جگہوں کو پُر کرو اور اعراب لگاؤ :۔

اِنَّ الْقِطَارَ	كَاَنَّ الْكِتَابَ	كَانَتِ الْبِئْرُ ....
صَارَ الْحِذَاءُ	اَصْبَحَتِ السَّمَاءُ ...	بَاتَ الْمَرِيْضُ .....
لَيْسَ التِّلْمِيْذُ	لَيْتَ الْقَمَرَ	لَعَلَّ الْمُسَافِرَ ....
اَصْبَحَ الْعُصْفُوْرُ	لَيْسَتِ الْخَادِمَةُ ...	عَلِمْتُ اَنَّ الْعُطْلَةَ ...

---

[1] قاعدہ نمبر ۲۴ میں تم پڑھ چکے ہو کہ موصوف مذکر ہو تو صفت بھی مذکر لائی جاتی ہے، اور موصوف اگر مؤنث ہو تو صفت بھی مؤنث ہی لانی چاہیے۔

[2] صفت ہی کی طرح تذکیر و تانیث میں خبر بھی اپنے مبتدا کے مطابق ہوا کرتی ۔

فعل مجہول اور نائب فاعل

ب	الف
(۱) فُتِحَ الْبَابُ	(۱) فَتَحَ الْخَادِمُ الْبَابَ
(۲) شُرِبَ اللَّبَنُ	(۲) شَرِبَ الْوَلَدُ اللَّبَنَ
(۳) كُسِرَتِ الدَّوَاةُ	(۳) كَسَرَ التِّلْمِيذُ الدَّوَاةَ
(۴) يُصْنَعُ الْكُرْسِيُّ	(۴) يَصْنَعُ النَّجَّارُ الْكُرْسِيَّ
(۵) يُرْكَبُ الْحِصَانُ	(۵) يَرْكَبُ الرَّجُلُ الْحِصَانَ
(۶) تُحْلَبُ الْبَقَرَةُ	(۶) يَحْلُبُ الْخَادِمُ الْبَقَرَةَ

اوپر کی مثالوں کو غور سے دیکھو، قسم الف کی ہر مثال فعل، فاعل اور مفعول بہ سے مل کر بنی ہے اور ہر مثال سے ایک پوری بات سمجھ میں آتی ہے، اسی طرح قسم ب کی مثالوں پر غور کرو، ان سے بھی تم کو ایک پوری بات سمجھ میں آئے گی، بلکہ معنی اور مفہوم کے لحاظ سے بھی یہ مثالیں پہلی قسم کی مثالوں سے ملتی جلتی ہی نظر آئیں گی، مگر پھر بھی دونوں قسم کی مثالوں میں فرق ہے۔

پہلی قسم کی مثالوں میں فعل کے ساتھ فاعل اور مفعول دونوں موجود ہیں۔ مگر قسم ب میں فاعل موجود نہیں ہے بلکہ اس کی جگہ پر مفعول آگیا ہے۔ پھر مفعول کو

زبر کے بجائے اب پیش ہوگیا ہے۔

دوسرا فرق تم یہ دیکھتے ہو کہ فعل ماضی کے پہلے حرف کو اب پیش ہوگیا ہے اور آخر سے پہلے حرف کو زیر دے دیا گیا ہے، حالاں کہ پہلی مثال میں ایسا نہ تھا، اسی طرح فعل مضارع کو دیکھو، پہلی مثالوں میں فعل مضارع ایک صورت میں ہے مگر دوسری قسم میں آکر اس کی صورت بدل گئی ہے۔ اب علامت مضارع کو پیش ہے اور آخر سے پہلے حرف کو زبر ہوگیا ہے۔

آؤ ہم تم کو اس کی وجہ بتائیں، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آدمی کو سرے سے یہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ اس خاص کام کا کرنے والا کون ہے، یا معلوم تو ہوتا ہے مگر کسی خاص وجہ سے کرنے والے کا نام لینا مناسب نہیں سمجھتا، ان صورتوں میں بات کہنے والا فاعل کا ذکر کئے بغیر فعل مجہول کے ذریعہ اپنی بات کہتا ہے۔

اب تم کو معلوم ہوگیا کہ فعل مجہول میں فاعل تو ہوتا نہیں، اس لئے مفعول ہی کو اس کا قائم مقام بنا دیتے ہیں۔ اس صورت میں جو مفعول، فاعل کا قائم مقام بنتا ہے، اس کو پیش دے دیا جاتا ہے اور اس کا نام نائب فاعل ہو جاتا ہے۔ مثالوں پر ایک مرتبہ پھر غور کرلو۔

اور ہاں ایک بات اور یہ بھی یاد رکھو کہ فعل مجہول میں افعال کی تذکیر و تانیث کے لئے نائب فاعل کا لحاظ کیا جائے گا، یعنی نائب فاعل مذکر ہو تو فعل مذکر آئے گا اور نائب فاعل اگر مؤنث ہو تو فعل مؤنث ہوگا۔

قاعدہ ۲۷

(۱) فعل مجہول اُس فعل کو کہتے ہیں جس میں فاعل کا ذکر موجود نہ ہو، اور اس کی جگہ مفعول یہ اس کا قائم مقام ہو۔

(۲) نائب فاعل اس اسم مرفوع کو کہتے ہیں جو فاعل کا قائم مقام ہو۔

(۳) نائب فاعل اگر مذکر ہو تو فعل بھی مذکر آتا ہے اور نائب فاعل اگر مؤنث ہو تو فعل بھی مؤنث ہی لایا جاتا ہے۔

(۴) فعل ماضی مجہول کے پہلے حرف کو پیش اور آخر سے پہلے حرف کو زیر ہوا کرتا ہے۔

(۵) فعل مضارع مجہول کے پہلے حرف یعنی علامت مضارع کو پیش اور آخر سے پہلے حرف کو زبر دیا جاتا ہے۔

تمرین ۱

نیچے لکھی ہوئی عبارت میں فعل معروف اور فعل مجہول کو پہچانو:۔

(۱) بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ۔

(۲) حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ ۔

(۳) إِنَّ الدُّنْيَا خُلِقَتْ لَكُمْ وَأَنَّكُمْ خُلِقْتُمْ لِلْآخِرَةِ۔

(۵) اَلسَّعِيْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهٖ وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِيْ بَطْنِ أُمِّهٖ۔

(۵) أَفَلَا يَنْظُرُوْنَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ وَإِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ وَإِلَى الْجِبَالِ

كَيْفَ نُصِبَتْ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ۔

(۶) يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصَّابِرِيْنَ۔

(۷) وَأَمَّا الْآخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَأْسِهِ قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيْهِ تَسْتَفْتِيَانِ۔

تمرین ۲

نیچے لکھے ہوئے افعال کے مناسب نائب فاعل لکھو:۔

عُلِّقَ۔ فُتِحَتْ۔ ضُرِبَ۔ نُصِرَتْ۔ بُنِيَ۔ رُفِعَتْ۔ قُطِعَ۔ يُطْبَخُ۔ يُزْرَعُ
تُوْقَدُ۔ تُحْصَدُ۔ تُكْتَبُ۔ يُلْبَسُ۔ يُنْسَجُ۔ تُكْنَسُ

تمرین ۳

نیچے لکھے ہوئے نائب فاعل کے مناسب فعل مجہول لکھو:۔

اَلطَّعَامُ۔ اَللَّحْمُ۔ اَلْمِصْبَاحُ۔ اَلْغُرْفَةُ۔ اَلزَّرْعُ۔ اَلشَّجَرَةُ۔ اَلْخَشَبُ
اَلْغُصْنُ۔ اَلْحَبَّةُ۔ اَلْأَسَدُ۔ اَلْمُجْرِمُ۔ اَلشَّائِيُ۔ اَلْفَاكِهَةُ۔ اَلْبَقَرَةُ۔
اَلْقَلَنْسُوَةُ۔

تمرین ۴

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں فِعل معروف کو فعل مجہول سے بدل کر لکھو:۔

أَنْزَلَ اللّٰهُ الْكِتَابَ	شَرَحَ الْمُعَلِّمُ الدَّرْسَ
كَتَبَ مَحْمُوْدُ الرِّسَالَةَ	صَنَعَ النَّجَّارُ الْكُرْسِيَّ
رَمَى الصَّيَّادُ الشَّبَكَةَ	غَرَسَ الْبُسْتَانِيُّ الشَّجَرَةَ
يُنَظِّفُ الْخَادِمُ الْغُرْفَةَ	تَغْسِلُ الْبِنْتُ الثَّوْبَ
يَأْكُلُ الْوَلَدُ الْخُبْزَ	تُوْقِدُ فَاطِمَةُ الْمِصْبَاحَ
يَكْنِسُ الْخَادِمُ الدَّارَ	يَقْطِفُ الْوَلَدُ الزَّهْرَةَ

تمرین ۵

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں فعل مجہول کو فعل معروف سے بدل کر لکھو اور مناسب فاعل لاؤ:۔

طُبِخَ اللَّحْمُ ، كُنِسَتِ الدَّارُ ، فُتِحَتِ النَّافِذَةُ ۔ حُصِدَ الزَّرْعُ سُرِقَ مَتَاعِي ، أُطْلِقَتِ الْمَنْدُوْقِيَّةُ ، حُفِرَتِ الْبِئْرُ ، أُوْقِدَتِ النَّارُ ، أُغْرِقَ فِرْعَوْنُ ، تُكْتَبُ الرِّسَالَةُ ، يُرْضَعُ الطِّفْلُ ، يُطْحَنُ الْقَمْحُ ، يُوَزَّعُ الْبَرِيْدُ ، تُصْنَعُ الْمِنْضَدَةُ ، تُرْكَبُ السَّفِيْنَةُ

ترکیب (۱۲)

(۱) حُصِدَ الزَّرْعُ	(۲) يُزْرَعُ الْقَمْحُ
حُصِدَ ۔ فعل ماضی مجہول	يُزْرَعُ ۔ فعل مضارع مجہول

اَلزَّرْعُ ۔ نائب فاعل　　　　اَلْقَمْحُ ۔ نائب فاعل

ترکیب کرو :-

(۱) بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ

(۲) يُمْدَحُ التِّلْمِيْذُ الْمُجْتَهِدُ

(۳) تُصْنَعُ الْمِنْضَدَةُ مِنَ الْخَشَبِ

اسم کی تقسیم

واحد، مثنیٰ، جمع

(ب)	(الف)
(۱) حَرَثَ الْفَلَّاحَانِ	(۱) حَرَثَ الْفَلَّاحُ
(۲) فَازَتِ الْمُجْتَهِدَتَانِ	(۲) فَازَتِ الْمُجْتَهِدَةُ
(۳) نَجَحَ التِّلْمِيْذَانِ	(۳) نَجَحَ التِّلْمِيْذُ
(۴) دَعَوْتُ الرَّجُلَيْنِ	(۴) دَعَوْتُ الرَّجُلَ
(۵) اِشْتَرَيْتُ الْكُرَّاسَتَيْنِ	(۵) اِشْتَرَيْتُ الْكُرَّاسَةَ

ج

(۱) حَرَثَ الْفَلَّاحُوْنَ
(۲) فَازَتِ الْمُجْتَهِدَاتُ
(۳) نَجَحَ التَّلَامِيْذُ
(۴) دَعَوْتُ الرِّجَالَ
(۵) اِشْتَرَيْتُ الْكَرَارِيْسَ

اوپر کی مثالوں کو غور سے پڑھو، ہر مثال کا آخری لفظ اسم ہے۔ مگر تم دیکھو گے

کہ قسم الف میں ہر اسم ایک ہی چیز پر دلالت کرتا ہے یعنی اس سے صرف ایک چیز سمجھی جاتی ہے لیکن قسم ب میں جو اسمار ہیں وہ دُو دُو چیزوں پر دلالت کر رہے ہیں، پھر ان کے آخر میں "الف" و "نون" یا "ی و نون" دونوں لگے ہیں، تم سمجھے؟ پہلی قسم کے اسمار کو مفرد یا واحد کہتے ہیں اور دوسری قسم کے اسمار کا نام مثنّٰی ہے۔

اُردو میں اسم تثنیٰ نہیں ہوتا، اس لئے کہ اردو میں اسم یا تو ایک معنی اور ایک ہی چیز پر دلالت کرتا ہے اور اس کو واحد کہتے ہیں یا پھر وہ ایک سے زیادہ چیزوں پر دلالت کرتا ہے اور اسے جمع کہتے ہیں، مگر عربی میں جمع کم سے کم تین چیزوں پر دلالت کرتی ہے ـــــ اب قسم ج کی مثالیں پڑھو، دیکھو اس میں ہر اسم تین یا تین سے زیادہ چیزوں پر دلالت کر رہا ہے، پس معلوم ہوا کہ عربی میں اسم تین طرح کے ہوتے ہیں، واحد، تثنیٰ اور جمع۔ واحد کو تم مفرد بھی کہہ سکتے ہو۔

اب اس کے بعد ایک مرتبہ پھر تم ان مثالوں کو پڑھ جاؤ اور تینوں قسم کی پہلی تین مثالوں پر خصوصیت کے ساتھ غور کرو، تم دیکھتے ہو کہ تینوں قسموں میں فعل واحد ہی ہے۔ حالاں کہ قسم الف میں پہلی تین مثالوں کے اندر فاعل واحد ہے اور قسم ب میں فاعل تثنیٰ ہے اور قسم ج میں فاعل جمع ہے اس سے معلوم ہوا کہ فاعل چاہے واحد ہو، چاہے تثنیہ ہو اور چاہے جمع ہو، ہر حال میں فعل کو واحد ہی لانا چاہیئے ـــــ مگر اسے نہ بھولنا چاہیئے کہ فاعل مذکر کے لئے فعل مذکر اور فاعل مؤنث کے لئے فعل مؤنث لایا کرتے ہیں، ابھی قاعدہ نمبر ۲۶ میں تم نے اسے پڑھا ہے۔

قاعدہ ۲۸

(۱) عربی میں اسم کی تین قسمیں ہیں مفرد، تثنیٰ، اور جمع۔
(۱) مفرد یا واحد اس اسم کو کہتے ہیں جس سے صرف ایک چیز سمجھی جائے۔
(۲) تثنیٰ وہ اسم ہے جو دو چیزوں کو بتائے۔ یہ اسم مفرد کے آخر میں الف و نونَ یا یَ و نونَ بڑھانے سے بنتا ہے۔
(۳) جمع اس اسم کا نام ہے جو دو سے زیادہ چیزوں پر دلالت کرے۔
(۲) فاعل چاہے واحد ہو، چاہے تثنیٰ ہو اور چاہے جمع ہو فعل ہر حال میں واحد ہی لایا جاتا ہے۔

تمرین ۱

ذیل کی عبارت میں واحد، تثنیٰ، اور جمع کو پہچانو:-

(۱) هَبَّتِ الْعَاصِفَةُ تَقْلَعُ الْاَشْجَارَ وَتَهْدِمُ الْبُيُوْتَ وَتَحْمِلُ الدَّوَابَّ وَتَرْمِيهَا اِلٰى مَكَانٍ بَعِيْدٍ وَطَارَتْ رِمَالُ الصَّحْرَاءِ وَاَظْلَمَتِ الدُّنْيَا فَلَا يَرٰى الْاِنْسَانُ شَيْئًا۔

(۲) فَدَخَلَهُمُ الرُّعْبُ فَدَخَلُوْا بُيُوْتَهُمْ وَاَغْلَقُوْا اَبْوَابَهَا وَاعْتَنَقَ الْاَطْفَالُ بِالْاُمَّهَاتِ وَاعْتَنَقَ النَّاسُ بِالْجُدْرَانِ وَدَخَلُوْا الْحُجُرَاتِ جَمِيْعًا۔

(۳) اَلْاَطْفَالُ يَبْكُوْنَ، وَالنِّسَاءُ تَصِيْحُ، وَالرِّجَالُ يَدْعُوْنَ وَيَسْتَغِيْثُوْنَ

(۴) وَكَأَنَّ قَائِلًا يَقُولُ، لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللهِ ۔

(۵) وَمَاتَ الْقَوْمُ فَكَانُوا كَأَشْجَارِ النَّخِيلِ سَقَطَتْ عَلَى الْأَرْضِ ۔

(۶) وَنَجَا هُودٌ وَالْمُؤْمِنُونَ بِإِيمَانِهِمْ وَهَلَكَتْ عَادٌ بِكُفْرِهَا وَعِنَادِهَا

(۷) وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ رَجُلَانِ وَقَصَّا عَلَيْهِ رُؤْيَاهُمَا ۔ فَقَالَ يُوسُفُ فِي نَفْسِهِ ۔ إِنَّ الْحَاجَةَ سَاقَتِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيَّ ۔

تمرین ۲

نیچے لکھے ہوئے اسماء کی جمع اور مؤنث لکھو:۔

بَابٌ، كِتَابٌ، مَسْجِدٌ، شَجَرَةٌ، غُصْنٌ، حَدِيقَةٌ، عَالِمٌ
كَرِيمٌ، تِلْمِيذٌ، ذَكِيٌّ، فَائِزٌ، زَاهِرَةٌ

تمرین ۳

نیچے لکھے ہوئے اسماء کے تثنیہ اور واحد لکھو:۔

نُجُومٌ، بَسَاتِينُ، عُيُونٌ، أَنْهَارٌ، جَنَّاتٌ، قُصُورٌ، سُنْبُلَاتٌ،
يَابِسَاتٌ، أَثْمَارٌ، شُبَّانٌ، أَقْوِيَاءُ، غَافِلُونَ

تمرین ۴

نیچے لکھے ہوئے اسماء کو موصوف بنا کر ان کے مناسب صفت لکھو:۔

نُجُومٌ، ضُيُوفٌ، مُؤْمِنَاتٌ، تِلْمِيذَتَانِ، الْمُجْتَهِدُونَ، الصَّبِيَّةُ

اَلْاَوْلَادُ، بَقَرَتَانِ، اَلسَّارِقُوْنَ، عُصْفُوْرَانِ، جُنْدِیٌّ، اَلْعَامِلَانِ۔

تمرین ۵

نیچے لکھے ہوئے اسما کو موصوف بنا کر ان کے مناسب صفت لکھو[۱]۔

اَلْوَرْدَةُ، اَلْقَلَمَانِ، مَنَارَتَانِ، اَلْمُؤْمِنُوْنَ، اَلتِّلْمِیْذَاتُ، کُرْسِیٌّ

طَاوِلَتَانِ، اَلْبِئْرُ، اَلرُّمَّانُ، وَلَدَانِ، اَلْبَقَرَتَانِ، اَلْحِصَانُ

تمرین ۶

نیچے لکھے ہوئے اسما کو مبتدا بنا کر ان کے مناسب خبر لکھو[۲]۔

اَلْمَسْجِدُ، اَلسَّاعَةُ، اَلْمُعَلِّمُوْنَ، اَلتِّلْمِیْذَانِ، اَلشُّبَّاکَانِ

اَلْفَلَّاحُوْنَ، اَلْاَسَدُ، اَلنَّارُ، اَلْبَقَرَاتُ، اَلْبَنَاتُ

---

[۱] تم نے قاعدہ نمبر ۲۴ میں پڑھا ہے کہ جس طرح تذکیر و تانیث میں صفت اپنے موصوف کے مطابق رہتی ہے، اسی طرح واحد، تثنیہ اور جمع میں بھی وہ اپنے موصوف کے مطابق ہوا کرتی ہے۔

[۲] خبر بھی تذکیر و تانیث اور واحد، تثنیہ اور جمع میں مبتدا کے مطابق آتی ہے۔

جمع کی قسمیں

جمع مکسر، جمع مذکر سالم، جمع مؤنث سالم

(الف)

(۱) جَاءَ الضَّيْفُ	(۱) جَاءَ الضُّيُوْفُ
(۲) أَكْرَمْتُ الضَّيْفَ	(۲) أَكْرَمْتُ الضُّيُوْفَ
(۳) سَلَّمْتُ عَلَى الضَّيْفِ	(۳) سَلَّمْتُ عَلَى الضُّيُوْفِ

(ب)

(۱) جَاءَ الْمُعَلِّمُ	(۱) جَاءَ الْمُعَلِّمُوْنَ
(۲) أَكْرَمْتُ الْمُعَلِّمَ	(۲) أَكْرَمْتُ الْمُعَلِّمِيْنَ
(۳) سَلَّمْتُ عَلَى الْمُعَلِّمِ	(۳) سَلَّمْتُ عَلَى الْمُعَلِّمِيْنَ

(ج)

(۱) جَاءَتِ الْمُعَلِّمَةُ	(۱) جَاءَتِ الْمُعَلِّمَاتُ
(۲) أَكْرَمْتُ الْمُعَلِّمَةَ	(۲) أَكْرَمْتُ الْمُعَلِّمَاتِ
(۳) سَلَّمْتُ عَلَى الْمُعَلِّمَةِ	(۳) سَلَّمْتُ عَلَى الْمُعَلِّمَاتِ

قسم الف کی پہلی تین مثالوں میں لفظ " ضَیْفٌ " واحد ہے کیوں کہ اس سے ایک ہی مہمان سمجھا جاتا ہے اور دوسری تین مثالوں میں لفظ ضُیُوْفٌ جمع ہے، کیوں کہ یہ دو سے زیادہ مہمانوں پر دلالت کررہا ہے۔ اسی طرح قسم ب اور ج کی پہلی مثالوں میں آخری لفظ مُعَلِّمٌ اور مُعَلِّمَۃٌ واحد ہیں اور ان کے بالمقابل دوسری مثالوں میں مُعَلِّمُوْنَ، مُعَلِّمِیْنَ، مُعَلِّمَاتٌ جمع ہیں، کیوں کہ یہ سب دو سے زیادہ پر دلالت کرتے ہیں، مگر تینوں قسم کی جمع میں کچھ فرق بھی ہے، آؤ ہم اس کی تفصیل بتائیں۔

پہلے تم قسم الف کو لو، دیکھو دوسری مثالوں کے اندر ضُیُوْفٌ، ضَیْفٌ کی جمع ہے، مگر ضَیْفٌ کی جو شکل وصورت پہلے تھی وہ جمع میں آکر باقی نہیں رہی بلکہ ضؔ اور یؔ کو پیش دے کر اور بیچ میں واؤ بڑھا کر اس کی اصلی صورت بدل دی گئی ہے، دوسرے لفظوں میں یوں سمجھو کہ پہلے وہ فَعْلٌ کے وزن پر تھا مگر اب اس کے اصلی وزن کو توڑ پھوڑ کر فُعُوْلٌ کے وزن پر جمع بنائی گئی ہے اور اس کے اندر چوں کہ توڑ پھوڑ کا عمل ہوا ہے اس لئے اس کو جمع مکسّر کہتے ہیں۔ مکسّر کے معنی ہیں توڑا ہوا۔

اس کے بعد اب قسم ب میں مُعَلِّمُوْنَ اور مُعَلِّمِیْنَ کو دیکھو، یہ دونوں مُعَلِّمٌ کی جمع ہیں۔ مگر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ اس کے اندر توڑ پھوڑ کا وہ عمل نہیں ہوا ہے، بلکہ تم دیکھو گے کہ واحد کی جو شکل وصورت پہلے تھی وہ جمع میں بھی صحیح و سالم باقی ہے، صرف آخر میں واؤ اور نونؔ یا یؔ اور نونؔ بڑھا کر جمع بنالی گئی ہے، تم جانتے ہو کہ یہ دونوں مذکر کی جمع ہیں اور واحد کی شکل وصورت چوں کہ ان دونوں

میں باقی رہتی ہے اس لئے ان کو جمع مذکر سالم کہتے ہیں۔

اب آؤ آخری مثالوں کی جمع پر غور کریں، غور سے دیکھو مُعَلِّمَات کے اندر بھی واحد کا وزن سالم باقی ہے مگر یہ مُعَلِّمَۃ کی جمع ہے اور مُعَلِّمَۃ واحد مؤنث ہے کیوں کہ اس کے آخر میں گول "ۃ" لگی ہے اسی وجہ سے اس کا نام جمع مؤنث سالم رکھا جاتا ہے، اس گول "ۃ" سے تم دھوکا نہ کھانا کہ واحد کا وزن ٹوٹ گیا۔ نہیں، بلکہ یہ تو واحد مؤنث ہونے کی علامت ہے، اب تم اگر چاہو کہ اس طرح کے اسموں کی جمع مؤنث سالم بناؤ تو واحد سے گول "ۃ" کو حذف کر دو اور آخر میں الف اور ایک لمبی "ت" بڑھا کر جمع مؤنث سالم بنا لو۔

آخر میں ہم تمھیں ایک مفید بات اور بتا دیں کہ جمع مذکر سالم صرف آدمیوں ہی کے لئے آتی ہے اور آدمیوں میں بھی صرف مَردوں کے لئے۔

قاعدہ ۲۹

جمع کی تین قسمیں ہیں :۔

جمع مکسّر، جمع مذکر سالم، جمع مؤنث سالم۔

(۱) جمع مکسّر اس جمع کو کہتے ہیں جس میں واحد کا اصلی وزن باقی نہ رہے۔

(۲) جمع مذکر سالم، مذکر کی ایسی جمع کو کہتے ہیں جس کے آخر میں واؤ اور نون یا ی اور نون ہو۔ یہ جمع صرف مَردوں ہی کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

(۳) جمع مؤنث سالم، مؤنث کی اس جمع کا نام ہے جس کے آخر میں الف اور تَ بسوط ہے۔

تمرین ۱

الف۔ نیچے لکھی ہوئی عبارت میں جمع مذکر سالم، جمع مؤنث سالم اور جمع مکسر کو پہچانو:۔

(۱) وَكَانَتْ أَرْضُ ثَمُودَ أَرْضًا جَمِيلَةً خَضْرَاءَ فِيهَا بَسَاتِيْنُ وَعُيُوْنٌ وَجَنَّاتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ۔

(۲) وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَاسِعَةً جَمِيلَةً وَيَنْقُشُوْنَ فِي الْحِجَارَةِ نُقُوْشًا بَدِيْعَةً۔

(۳) وَإِذَا دَخَلَ الْإِنْسَانُ مَدِيْنَتَهُمْ رَأَى عَجَبًا وَرَأَى قُصُوْرًا عَظِيْمَةً كَالْجِبَالِ كَأَنَّمَا بَنَاهَا الْجِنُّ. وَرَأَى أَزْهَارًا جَمِيلَةً فِي الْجُدْرَانِ كَأَنَّمَا أَنْبَتَهَا الرَّبِيْعُ۔

(۴) وَرَأَى مَلِكُ مِصْرَ رُؤْيَا عَجِيْبَةً رَأَى فِي الْمَنَامِ سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ۔

(۵) وَرَأَى الْمَلِكُ سَبْعَ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَسَبْعَ سُنْبُلَاتٍ يَابِسَاتٍ۔

(۶) وَقَالَ إِخْوَةُ يُوْسُفَ لِأَبِيْهِمْ "أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُوْنَ" قَالَ "أَخَافُ أَنْ يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ وَأَنْتُمْ عَنْهُ غَافِلُوْنَ"

(۷) قَالُوْا: أَبَدًا، كَيْفَ يَأْكُلُهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ حَاضِرُوْنَ وَنَحْنُ شُبَّانٌ وَأَقْوِيَاءُ۔

(ب) اوپر کی عبارت میں جتنی جمع ہیں سب کا واحد اور تثنیہ لکھو:۔

تمرین ۲

نیچے لکھے ہوئے اسماء کی مناسب جمع لکھو:

مَسْجِدٌ	مَدْرَسَةٌ	بَقَرَةٌ	فَلَّاحٌ	بُسْتَانٌ
غَابَةٌ	تَاجِرٌ	رَجُلٌ	مُسَافِرٌ	مُجْتَهِدٌ
نَاجِحٌ	مُؤْمِنٌ	مُسْلِمَةٌ	مَدِيْنَةٌ	مَلِكٌ
تِلْمِيْذٌ	أُسْتَاذٌ	غُرْفَةٌ	دَرْسٌ	صَفْحَةٌ
	مَيْدَانٌ	لَاعِبٌ	تَمْرِيْنَةٌ	

مثنیٰ کا اعراب

(الف)	(ب)
(۱)	
(۱) حَضَرَ الضَّيْفُ	(۱) حَضَرَ الضَّيْفَانِ
(۲) لَعِبَ الْوَلَدُ	(۲) لَعِبَ الْوَلَدَانِ
(۳) اَكَلَتِ الْبَقَرَةُ	(۳) اَكَلَتِ الْبَقَرَتَانِ
(۲)	
(۱) اَكْرَمْتُ الضَّيْفَ	(۱) اَكْرَمْتُ الضَّيْفَيْنِ
(۲) دَعَوْتُ الْوَلَدَ	(۲) دَعَوْتُ الْوَلَدَيْنِ
(۳) حَلَبْتُ الْبَقَرَةَ	(۳) حَلَبْتُ الْبَقَرَتَيْنِ
(۳)	
(۱) سَلَّمْتُ عَلَى الضَّيْفِ	(۱) سَلَّمْتُ عَلَى الضَّيْفَيْنِ
(۲) اَعْطَيْتُ الْكُرَةَ لِلْوَلَدِ	(۲) اَعْطَيْتُ الْكُرَةَ لِلْوَلَدَيْنِ
(۳) دَنَوْتُ مِنَ الْبَقَرَةِ	(۳) دَنَوْتُ مِنَ الْبَقَرَتَيْنِ

قسم الف کی تمام مثالوں میں آخر کا لفظ واحد ہے اور اسم ہے اور قسم ب کی تمام مثالوں میں آخر کے الفاظ تثنیہ ہیں، کیوں کہ یہ سب دو دو چیزوں پر دلالت کرتے ہیں اور ان کے آخر میں الف و نون یا ی اور نون ہیں اور یہ تثنیہ کی علامت ہے۔

اب آؤ ہم تمھیں تثنیہ کا اعراب بتائیں۔ اعراب تو تم سمجھتے ہی ہو، یعنی اسم معرب کے آخر کا حال جسے رفع، نصب اور جر کہا جاتا ہے۔ رفع کی علامت ضمہ (ـُ ـٌ) ہے اور نصب کی علامت فتحہ (ـَ ـً) اور جر کی علامت کسرہ (ـِ ـٍ) ہے۔

اچھا پہلے قسم الف کی مثالوں پر غور کرو، پہلی تین مثالوں کے اندر تینوں اسم واحد مرفوع ہیں، کیوں کہ ان میں سے ہر ایک فاعل ہے اور دوسری تین مثالوں میں وہ منصوب ہیں کیوں کہ وہ سب مفعول ہیں اور تیسری تین مثالوں میں وہ سب مجرور ہیں۔ کیوں کہ وہ حرف جر کے بعد واقع ہیں۔ اب دیکھو کہ پہلی تین مثالوں میں رفع کی علامت ضمہ یعنی پیش موجود ہے اور دوسری تین مثالوں میں بھی نصب کی علامت فتحہ موجود ہے اور اسی طرح تیسری تین مثالوں میں بھی جر کی علامت کسرہ موجود ہے۔

اب اس کے بعد قسم ب کی مثالوں پر غور کرو، یہاں بھی پہلی تین مثالوں کے اندر مثنٰی کے تینوں الفاظ فاعل ہیں اور مرفوع ہیں اور تم جانتے ہو کہ فاعل تو مرفوع ہوتا ہی ہے مگر رفع کی علامت پیش یہاں موجود نہیں ہے اور اسی طرح دوسری تین مثالوں کے اندر وہ منصوب ہیں، کیوں کہ وہ تینوں مفعول ہیں، مگر نصب

کی علامت فتحہ تم نہیں دیکھتے، اور ایسا ہی آخر کی تین مثالوں میں حرف جر کے بعد آنے کی وجہ سے وہ تینوں مجرور ہیں۔ مگر جر کی علامت کسرہ یہاں بھی نہیں[1]۔ تم کہو گے کہ پھر ان الفاظ کا مرفوع یا منصوب یا مجرور ہونا کیسے معلوم ہو؟

لیکن نہیں، تم غور کرو تو آسانی سے یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے غور سے دیکھو قسم ب کی پہلی تین مثالوں میں جہاں کہ وہ تینوں الفاظ مرفوع ہیں، الف و نونَ پر ختم ہوتے ہیں اور دوسری تین مثالوں میں جہاں کہ وہ منصوب ہیں یَ اور نونَ پر ختم ہوتے ہیں اور اسی طرح آخری تین مثالوں میں بھی جہاں کہ وہ مجرور ہیں یَ اور نونَ ہی پر ختم ہوتے ہیں، اس سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ مثنیٰ میں رفع کی علامت الف ہوتا ہے اور نصب اور جر کی علامت یَ ہوتی ہے۔

مگر یہاں یہ بات ضرور یاد رکھنا کہ مثنیٰ میں یَ سے پہلے زبر ہوتا ہے اور نون کو زیر ہوا کرتا ہے۔ ورنہ کہیں اگر یَ سے پہلے تم نے زیر دے دیا اور نونَ کو زبر پڑھ دیا تو پھر وہ جمع مذکر سالم کے مشابہ ہو جائے گا اور کہیں کہیں تو وہ جمع مذکر سالم ہی بن جائے گا کیوں کہ یَ اور نونَ جمع مذکر سالم کی بھی تو علامت ہے۔

قاعدہ ۳۰

(۱) مثنیٰ کا اعراب رفع کی حالت میں الف کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب و جر

[1] طالب علم کو یہاں نون کے نیچے زیر دیکھ کر مغالطہ ہو سکتا ہے، لہٰذا یہ بات سمجھا دینی چاہیے کہ نون کے نیچے زیر تو رفع، نصب اور جر تینوں حالت میں ہے اس لئے یہ جر کی علامت نہیں ہے بلکہ مثنیٰ کا نون مکسور ہے جیسے ہر حال میں زبر ہی رہتا ہے۔

کی حالت میں یَی کے ساتھ ہوتا ہے۔

(۲) مثنیٰ میں یَی سے پہلے زبر اور بعد کے نون کو زیر ہوا کرتا ہے۔

تمرین ۱

(ا) ذیل کی عبارت میں مثنیٰ، مرفوع، منصوب اور مجرور کو پہچانو:۔

(۱) اَلَمْ نَجْعَلْ لَهُ عَيْنَيْنِ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ

(۲) كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ " سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ "

(ب) نیچے کی عبارت میں مثنیٰ، مرفوع اور منصوب اور مجرور کو پہچانو اور اعراب کا سبب بھی بتاؤ:۔

(۱) اَلْبَابَانِ مَفْتُوْحَانِ وَلٰكِنَّ الشُّبَّاكَيْنِ مُغْلَقَانِ ۔

(۲) وَهَبَ اللّٰهُ لِلْاِنْسَانِ عَيْنَيْنِ وَاُذُنَيْنِ وَيَدَيْنِ وَرِجْلَيْنِ ۔

(۳) فَبِالْعَيْنَيْنِ يَرَى الْاَشْيَاءَ وَبِالْاُذُنَيْنِ يَسْمَعُ الْاَصْوَاتَ ۔

(۴) مَضٰى مِنَ السَّنَةِ شَهْرَانِ وَيَوْمَانِ ۔

(۵) قَرَأْتُ مِنَ الْكِتَابِ صَفْحَتَيْنِ ۔

(۶) اِنَّ الشَّجَرَتَيْنِ مُوْرِقَتَانِ ۔

(۷) كَانَتِ الْغُرْفَتَانِ نَظِيْفَتَيْنِ ۔

(۸) لَعَلَّ الضَّيْفَيْنِ مُرْتَحِلَانِ ۔

تمرین ۲

نیچے لکھے ہوئے اسماء کو تثنیہ سے بدل کر لکھو پھر ان کو جملوں میں استعمال کرو۔

اَلتِّلْمِيْذُ اَلسَّاعَةُ اَلدَّرْسُ اَلْمُعَلِّمُ اَلرِّسَالَةُ

اَلنَّجْمُ اَلْمَنَارَةُ اَلتَّاجِرُ اَلْوَلَدُ اَلْبَقَرَةُ۔

تمرین ۳

خالی جگہیں مناسب خبر سے بھرو:۔

(۱) اِنَّ النَّجْمَيْنِ ... فِي السَّمَاءِ (۲) كَانَ الْعُصْفُوْرَانِ ... عَلَى الشَّجَرَةِ

(۳) كَانَتِ الْفَاكِهَتَانِ ... جِدًّا (۴) اِنَّ الْقَلَنْسُوَتَيْنِ ... جِدًّا

(۵) لَعَلَّ الْخَادِمَيْنِ ...... (۶) كَانَتِ الْحَدِيْقَتَانِ .....

(۷) كَانَ الْكُرْسِيَّانِ ..... (۸) لٰكِنَّ الْمِنْضَدَتَيْنِ .....

تمرین ۴

نیچے کے جملوں میں تمام اسم واحد کو مثنّٰی سے بدل کر لکھو:۔

(۱) اَلْحَدِيْقَةُ وَاسِعَةٌ (۲) تَلْعَبُ الْبِنْتُ

(۳) اَكَلْتُ تُفَّاحَةً وَرُمَّانًا (۴) اِشْتَرَيْتُ قَلَمًا وَكُرَّاسَةً

(۵) كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ عَلَى الْكُرَّاسَةِ (۶) قَرَأْتَ الدَّرْسَ وَحَفِظْتَهُ

(۷) كَانَ الدَّرْسُ سَهْلًا (۸) كَانَ الْكِتَابُ اُسْتَاذٌ

(۹) اِنَّ الشَّجَرَةَ مُثْمِرَةٌ (۱۰) لَيْتَ الْفَاكِهَةَ نَاضِجَةٌ

تمرین ۵

اَلْقِطَارُ ، اَلسَّفِيْنَةُ ، اَلْجُنْدِيُّ ، اَلْحَارِسُ ، اَلدَّجَاجَةُ ۔

اوپر لکھے ہوئے اسماء کو مثنیٰ سے بدل کر لکھو :۔

پھر ان کو جملوں میں اس طرح استعمال کرو کہ ہر ایک فاعل ہو۔

〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 مفعول ہو۔

〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 مجرور ہو۔

〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 اِنَّ کا اسم ہو۔

〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 کَانَ کا اسم ہو۔

ترکیب ۱۳

نمونہ :۔ (۱) يَجُرُّ الْمِحْرَاثَ ثَوْرَانِ

يَجُرُّ ۔ فعل مضارع مرفوع ضمہ کے ساتھ۔

اَلْمِحْرَاثَ ۔ مفعول بہ مقدم منصوب فتحہ کے ساتھ۔

ثَوْرَانِ ۔ فاعل مرفوع الف کے ساتھ (کیونکہ ثوران مثنیٰ ہے)

(۲) اِشْتَرٰى مَحْمُوْدٌ كِتَابَيْنِ

اِشْتَرٰى ۔ فعل ماضی۔

مَحْمُوْدٌ ۔ فاعل مرفوع ضمہ کے ساتھ۔

كِتَابَيْنِ ۔ مفعول بہ منصوب تی کے ساتھ اس لئے کہ كِتَابَيْنِ تثنیہ ہے۔

ترکیب کرو:۔

(۱) فَازَ التِّلْمِيْذَانِ فِي الْإِمْتِحَانِ

(۲) قَرَأْتُ مِنَ الْكِتَابِ صَفْحَتَيْنِ

(۳) سَلَّمْتُ عَلَى الضَّيْفَيْنِ

جمع مذکر سالم کا اعراب

(ب)	(الف)
	(۱)
(۱) حَضَرَ الْمُسَافِرُوْنَ	(۱) حَضَرَ الْمُسَافِرُ
(۲) نَجَحَ الْمُجْتَهِدُوْنَ	(۲) نَجَحَ الْمُجْتَهِدُ
	(۲)
(۱) نُكْرِمُ الْمُسَافِرِيْنَ	(۱) نُكْرِمُ الْمُسَافِرَ
(۲) نُحِبُّ الْمُجْتَهِدِيْنَ	(۲) نُحِبُّ الْمُجْتَهِدَ
	(۳)
(۱) نُسَلِّمُ عَلَى الْمُسَافِرِيْنَ	(۱) نُسَلِّمُ عَلَى الْمُسَافِرِ
(۲) نَفْرَحُ بِالْمُجْتَهِدِيْنَ	(۲) نَفْرَحُ بِالْمُجْتَهِدِ

قسم الف کی ہر مثال میں آخر کا لفظ اسم واحد ہے اور مذکر ہے اور قسم ب کی مثالوں میں آخر کے الفاظ جمع مذکر سالم ہیں کیوں کہ یہ سب اسم مذکر کی جمع ہیں اور ان کے آخر میں واؤ اور نون یا یٰ اور نون ہیں۔ آؤ اب ہم جمع مذکر سالم کا اعراب معلوم

کریں۔

پہلے تم قسم الف کی مثالوں پر غور کرو، پہلی دو مثالوں میں دونوں اسم مرفوع ہیں، کیوں کہ وہ دونوں فاعل ہیں، اور دوسری مثالوں میں مفعول ہونے کی وجہ سے وہ منصوب ہیں، اور آخری دونوں مثالوں میں حرف جر کی وجہ سے وہ مجرور ہیں اور ان تینوں قسموں میں رفع، نصب اور جر کی علامتیں ضمہ، فتحہ اور کسرہ موجود ہیں۔

اب آؤ قسم ب کی مثالوں پر غور کریں، تینوں قسموں کو الگ الگ کرکے دیکھو۔ پہلی دو مثالوں میں جمع مذکر سالم مرفوع ہیں، کیوں کہ وہ دونوں فاعل ہیں، اور دوسری دو مثالوں میں وہ مفعول ہیں اس لئے منصوب ہیں، اور تیسری دونوں مثالوں میں وہ حرف جر کے بعد ہیں اس لئے مجرور ہیں، مگر ان تینوں قسموں میں رفع، نصب اور جر کی علامتیں ضمہ، فتحہ اور کسرہ موجود نہیں ہیں، پھر کیا تم بتا سکتے ہو کہ ان تینوں قسموں میں رفع کی علامت کیا ہے اور نصب کی علامت کیا ہے اور جر کی علامت کیا ہے؟

ابھی تثنیہ کی بحث میں اسی قسم کا سوال تمہارے سامنے آچکا ہے اس کا جواب تو تمھیں یاد ہی ہوگا، بس اب یہاں بھی اس بات کا سمجھنا بہت آسان ہے کہ پہلی قسم میں رفع کی علامت "واؤ" ہے، اور دوسری قسم میں نصب کی علامت "ی" ہے اور اسی طرح تیسری قسم میں جر کی علامت بھی "ی" ہے۔

مگر تم جانتے ہو کہ جمع مذکر سالم میں "ی" ماقبل مکسور ہوتی ہے اور "ن" مفتوح ہوتا ہے۔ "ی" ماقبل مکسور تم سمجھے؟ یعنی ایسی "ی" کہ اس سے پہلے کسرہ ہو،

اور مثنیٰ میں اس کا الٹا ہوتا ہے۔ یعنی "ی" ما قبل مفتوح اور نون مکسور جیسے مُسْلِمَیْنِ اور مُسْلِمَیْنِ دیکھو مُسْلِمِیْنَ جمع ہے اور مُسْلِمَیْنِ تثنیہ ہے، اور اس فرق کو تم ضرور یاد رکھنا، طلباً کو اکثر اس میں دھوکا ہوتا ہے اور پھر وہ جمع اور تثنیہ کو ملا دیتے ہیں، اس لئے کہ مثنیٰ اور جمع کی صورت و شکل نصب اور جر میں ایک سی ہوتی ہے۔

قاعدہ (۳۱)

جمع مذکر سالم کا اعراب حالتِ رفع میں واؤ کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب و جر کی حالت میں اس کا اعراب "ی" کے ساتھ آتا ہے۔
جمع مذکر سالم میں "ی" سے پہلے زیر اور بعد کے "نون" کو زبر ہوا کرتا ہے۔

تمرین (۱)

ذیل کے جملوں میں جمع مذکر سالم مرفوع اور منصوب اور مجرور کو پہچانو، اور اعراب کا سبب بھی بتاؤ:۔

(۱) یَفُوْزُ الرِّجَالُ الْعَامِلُوْنَ۔
(۲) اَلتَّلَامِیْذُ الْمُجْتَهِدُوْنَ یَنْجَحُوْنَ۔
(۳) نَحْنُ نُکْرِمُ الْاَسَاتِذَةَ وَالْمُعَلِّمِیْنَ۔
(۴) نَرْجُوا الْخَیْرَ لِلتَّلَامِیْذِ الْمُجْتَهِدِیْنَ۔
(۵) نَحْنُ کُنَّا نَنْظُرُ اِلَی اللَّاعِبِیْنَ۔
(۶) کَانَ اللَّاعِبُوْنَ وَاقِفِیْنَ فِیْ صَفَّیْنِ۔

(۷) كَانَ الْفَلَّاحُوْنَ يَحْرُثُوْنَ اَرْضَهُمْ۔

(۸) اِنَّ الْفَلَّاحِيْنَ يَأْكُلُوْنَ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ۔

(۹) حَكَمَ الْقَاضِيْ بِالسِّجْنِ عَلَى الْمُجْرِمِيْنَ۔

(۱۰) يَرْضَى اللّٰهُ عَنِ الْعِبَادِ الْمُحْسِنِيْنَ۔

تمرین ۲

نیچے لکھے ہوئے اسما کی جمع مذکر سالم بناؤ اور پھر ان کو جملوں میں استعمال کرو۔

اَلْمُجْتَهِدُ، اَلْبَائِعُ، اَلْحَارِسُ، اَلسَّارِقُ، اَلصَّيَّادُ، اَلتَّجَّارُ

اَلْخَبَّازُ، اَلْمُعَلِّمُ، اَلْمُسَافِرُ، اَلسَّابِقُ

تمرین ۳

اَلْمُعَلِّمُ، اَلْمُسْلِمُ، اَلصَّائِمُ، اَللَّاعِبُ، اَلْمُجْرِمُ

اوپر لکھے ہوئے اسما کی جمع مذکر سالم بناؤ:

پھر ان کو جملوں میں اس طرح استعمال کرو کہ ہر ایک فاعل واقع ہو

〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 مفعول واقع ہو

〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 مجرور بحرف جر ہو

〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 اِنَّ کا اسم ہو

〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 كَانَ کا اسم ہو

تمرین (۴)

جملہ فعلیہ کے دو جملے ایسے لکھو کہ ہر ایک میں فاعل جمع مذکر سالم ہو۔

〃 〃 〃 〃 〃 〃 مفعول بہ 〃 〃

جملہ اسمیہ کے 〃 〃 〃 〃 مبتدا و خبر 〃 〃

〃 〃 〃 〃 〃 〃 لَیْتَ کا اسم 〃 〃

〃 〃 〃 〃 〃 〃 اَصْبَحَ کا اسم 〃 〃

ترکیب (۱۴)

نمونہ :-

(۱) يَفُوْزُ الرِّجَالُ الْعَامِلُوْنَ

يَفُوْزُ۔ فعل مضارع مرفوع ضمہ کے ساتھ۔

اَلرِّجَالُ۔ فاعل مرفوع ضمہ کے ساتھ۔

اَلْعَامِلُوْنَ۔ صفت مرفوع واؤ کے ساتھ اس لئے کہ یہ جمع مذکر سالم ہے۔

(۲) نُكْرِمُ الْمُسَافِرِيْنَ

نُكْرِمُ۔ فعل مضارع مرفوع ضمہ کے ساتھ۔

اَلْمُسَافِرِيْنَ۔ مفعول بہ منصوب "ی" کے ساتھ اس لئے کہ یہ جمع مذکر سالم ہے۔

ترکیب کرو :-

(۱) اَفْطَرَ الصَّائِمُوْنَ

(۲) كَانَ اللَّاعِبُوْنَ وَاقِفِيْنَ

جمع مؤنث سالم کا اعراب

(ب)	(الف)
(۱) مَدَحْتُ التِّلْمِیْذَاتِ	(۱) فَازَتِ التِّلْمِیْذَاتُ
(۲) حَلَبْتُ الْبَقَرَاتِ	(۲) اَکَلَتِ الْبَقَرَاتُ
(۳) سَقَیْتُ الشَّجَرَاتِ	(۳) اَوْرَقَتِ الشَّجَرَاتُ

(ج)

(۱) اَثْنَیْتُ عَلَى التِّلْمِیْذَاتِ

(۲) ذَهَبْتُ اِلَى الْبَقَرَاتِ

(۳) دَنَوْتُ مِنَ الشَّجَرَاتِ

اوپر کی مثالوں میں آخری کلمات جمع مؤنث سالم ہیں کیوں کہ مؤنث کی جمع ہیں اور ان سب کے آخر میں الف اور ت جمع مؤنث سالم کی علامت بھی ہے۔ آؤ اب ان کے اعراب پر غور کریں۔

قسم الف کی مثالوں میں فاعل ہونے کی وجہ سے تینوں مرفوع ہیں، اور قسم ب میں مفعول ہونے کی وجہ سے وہ سب منصوب ہیں، اور قسم ج میں وہ سب حرف جر کے بعد واقع ہیں اس لئے مجرور ہیں، مگر تم دیکھو گے کہ مثنیٰ اور جمع مذکر سالم کی طرح ان کا اعراب الف یا واؤ یا ی کے ساتھ نہیں ہے بلکہ پہلی قسم کی مثالوں میں رفع کی علامت ضمہ موجود ہے، اور اسی طرح قسم ج میں بھی جر کی علامت کسرہ موجود ہے، ہاں البتہ قسم ب میں نصب کی علامت فتحہ نہیں ہے بلکہ اس کی جگہ بھی کسرہ ہی ہے۔ اس سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ جمع مؤنث سالم میں نصب کی بھی علامت کسرہ ہی ہے، یا یوں کہو کہ نصب کی حالت میں کسرہ ہی فتحہ کے قائم مقام ہوتا ہے۔

قاعدہ ۳۲

جمع مؤنث سالم کا اعراب حالت رفع میں ضمہ کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب و جر کی حالت میں کسرہ کے ساتھ آتا ہے۔

تمرین ۱

نیچے کے جملوں میں جمع مؤنث سالم مرفوع اور منصوب اور مجرور کو پہچانو اور اعراب کا سبب بھی بتاؤ:-

(۱) قَرَأَتِ التِّلْمِيْذَاتُ الدَّرْسَ

(۲) اَلتِّلْمِيْذَاتُ صَالِحَاتٌ

(۳) اِشْتَرَىٰ لِیْ اَبِیْ کُرَّاسَاتٍ۔

(۴) رَکِبَ الْمُسَافِرُوْنَ السَّیَّارَاتِ۔

(۵) هَجَمَ الثَّعْلَبُ عَلَى الدَّجَاجَاتِ۔

(۶) جَلَسْتُ بَعِیْدًا عَنِ الْبَقَرَاتِ۔

(۷) کَانَتِ التِّلْمِیْذَاتُ مُجْتَهِدَاتٍ۔

(۸) اِنَّ الْمُؤْمِنَاتِ صَادِقَاتٌ۔

(۹) اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ۔

(۱۰) حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى۔

تمرین ۲

نیچے کے جملوں میں جمع مؤنث سالم پر اعراب لگاؤ:۔

(۱) نَجَحَتِ التِّلْمِیْذَات فِی الْاِمْتِحَان۔

(۲) اَلْبَنَاتُ الْکَبِیْرَات صَائِمَات۔

(۳) یُنَظِّفُ الْخَادِمُ الْغُرُفَات۔

(۴) ذَبَحْتُ الدَّجَاجَاتِ بِالسِّکِّیْنِ۔

(۵) نَحْنُ نَعْتَمِدُ عَلَى الْاُمَّهَات۔

(۶) اِنَّ الْاُمَّهَات نَاصِحَات۔

(۷) لَیْتَ الزَّهْرَات مُفَتَّحَات۔

(۸) کَانَتِ الْحَدِیْقَات وَاسِعَات

(۹) صَارَتِ الشَّجَرَاتُ طَوِيْلَاتٍ۔

(۱۰) يَرْضَى اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنَاتِ۔

تمرین ۳

نیچے لکھے ہوئے اسما کی جمع مؤنث سالم بناؤ، پھر انھیں جملوں میں استعمال کرو:۔

اَلزَّهْرَةُ، اَلشَّجَرَةُ، اَلتُّفَّاحَةُ، اَلدَّجَاجَةُ، اَلسَّمَكَةُ، اَلْكَلِمَةُ

اَلسَّاعَةُ، اَلْمُجْتَهِدَةُ، اَلْمُسْلِمَةُ، اَلْغُرْفَةُ

تمرین ۴

اَلْحَمَامَةُ، اَلْبَقَرَةُ، اَلدَّجَاجَةُ، اَلْبِنْتُ

اوپر لکھے ہوئے اسما کی جمع مؤنث سالم لکھو:۔

پھر ان کو جملوں میں اس طرح استعمال کرو کہ ہر ایک فاعل ہو۔

〃 〃 〃 〃 〃 〃 مفعول بہ ہو۔

〃 〃 〃 〃 〃 〃 مجرور ہو۔

〃 〃 〃 〃 〃 〃 اِنَّ کا اسم ہو۔

〃 〃 〃 〃 〃 〃 کَانَ کا اسم ہو۔

ترکیب (۱۵)

نمونہ:۔

تَحْلُبُ الْمَرْأَةُ الْبَقَرَاتِ۔

تَحْلُبُ۔ فعل مضارع مرفوع ضمہ کے ساتھ۔

اَلْمَرْأَةُ۔ فاعل مرفوع ضمہ کے ساتھ۔

اَلْبَقَرَاتِ۔ مفعول بہ منصوب کسرہ کے ساتھ اس لئے کہ یہ جمع مؤنث سالم ہے۔

ترکیب کرو :۔

(۱) خَلَقَ اللّٰہُ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ۔

(۲) یَلْعَبُ الْاَوْلَادُ بِالْکُرَۃِ۔

اَلْاَسْمَآءُ الْخَمْسَةُ

اَبٌ، اَخٌ، حَمٌ، فُوٌ اور ذُوْ[1] کا اعراب

(ب)	(الف)
(۱) یُحِبُّ النَّاسُ اَبَاكَ	(۱) جَاءَ اَبُوْكَ
(۲) یُکْرِمُ النَّاسُ اَبَاكَ	(۲) اَبُوْكَ عَالِمٌ کَبِیْرٌ
(۳) اِنَّ اَبَاكَ طَبِیْبٌ مَاهِرٌ	(۳) كَانَ اَبُوْكَ خَطِیْبًا

(ج)

(۱) رَضِيَ النَّاسُ عَنْ اَبِیْكَ

(۲) نَحْنُ نَعْتَمِدُ عَلٰی اَبِیْكَ

(۳) یَشْکُرُ النَّاسُ لِاَبِیْكَ

اوپر کی مثال میں لفظ "اَبٌ" اسم ہے اور ہر مثال میں یہ ایک دوسرے

---

[1] اَبٌ (باپ)، اَخٌ (بھائی)، حَمٌ (شوہر کا بھائی یا خسر)، فُوْ (منہ)، ذُوْ (والا) جیسے ذُوْمَالٍ (مال والا)۔

اسم کی طرف مضاف ہے، اس کے اعراب پر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ مثنٰی اور جمع مذکر سالم کی طرح اس کا اعراب بھی الف، واؤ اور ی کے ساتھ آتا ہے، آؤ اس کی تفصیل معلوم کریں۔

قسم الف کی پہلی مثال میں "اَبُوْ" فاعل ہے اور دوسری مثال میں مبتدا ہے اور تیسری مثال میں "کَانَ" کا اسم ہے اور تم جانتے ہو فاعل اور مبتدا اور "کَانَ" کا اسم سب ہی مرفوع ہوتے ہیں۔ اس لئے قسم الف کی تینوں ہی مثالوں میں لفظ "اَبٌ" مرفوع ہے۔

اس کے بعد قسم ب کی مثالوں کو پڑھو، پہلی دو مثالوں میں تو وہ مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور تیسری مثال میں اِنَّ کا اسم ہے اس لئے یہاں بھی منصوب ہے کیوں کہ اِنَّ کا اسم منصوب ہی ہوا کرتا ہے۔

اس کے بعد تم قسم ج کی مثالوں پر غور کرو، یہاں ہر مثال میں لفظ اَب حرف جر کے بعد آیا ہے اس لئے ان مثالوں میں وہ مجرور ہے، اتنی بات سمجھ لینے کے بعد لفظ اَب کا اعراب معلوم کر لینا تمھارے لئے آسان ہوگیا۔

پہلی قسم کی تینوں مثالوں میں جہاں کہ لفظ اَب مرفوع ہے تم دیکھو گے کہ اس کے ساتھ واؤ لگا ہے اور دوسری قسم میں جہاں کہ اَبٌ منصوب ہے اس کے ساتھ الف جڑا ہوا ہے اور قسم ج میں جہاں کہ وہ مجرور ہے اس کے ساتھ "ی" لگی ہوئی ہے، پس اس سے یہ بات سمجھ میں آئی کہ "اَبٌ" میں واؤ رفع کی علامت ہے اور الف نصب کی علامت ہے اور "ی" جر کی علامت ہے۔

"اَبٌ" ہی کی طرح لفظ اَخٌ، حَمٌ، فُوْ، اور ذُوْ کا اعراب بھی حالت

رفع میں واؤ کے ساتھ اور حالت نصب میں الف کے ساتھ اور حالت جر میں "ی" کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ پانچوں اسم اَلْاَسْمَاءُ الْخَمْسَةُ کہلاتے ہیں[1]۔

ایک ضروری بات بتانی رہ گئی اور وہ یہ کہ ان اسما کا اعراب وَاؤ، الف اور یَ کے ساتھ اسی وقت ہوگا جب کہ یہ سب یائے متکلم کی طرف مضاف نہ ہوں، کیوں کہ جس وقت یہ سب یائے متکلم کی طرف مضاف ہوتے ہیں تو ان کا اعراب رفع، نصب جر تینوں صورتوں میں ایک ہی طرح آتا ہے جیسے جَاءَ اَبِیْ، اَکْرَمْتُ اَبِیْ، سَلَّمْتُ عَلٰی اَبِیْ۔

قاعدہ ۳۳

اَلْاَسْمَاءُ الْخَمْسَةُ یعنی اَبٌ، اَخٌ، حَمٌ، فُوْ اور ذُوْ کا اعراب حالت رفع میں واؤ کے ساتھ اور حالت نصب میں الف کے ساتھ اور حالتِ جر میں "ی" کے ساتھ آتا ہے۔

اس کے لئے شرط یہ ہے کہ یہ اسما یائے متکلم کی طرف مضاف نہ ہوں۔

تمرین ۱

نیچے کے جملوں میں اسما خمسہ مرفوع اور منصوب اور مجرور کو پہچانو:۔

---

[1] لفظ "هَنٌ" بالقصد حذف کر دیا گیا ہے، اس لئے اسماء ستہ کے بجائے ہم نے یہاں اَلْاَسْمَاءُ الْخَمْسَةُ لکھا ہے۔

(١) أَكْرِمْ أَخَاكَ الْأَكْبَرَ۔

(٢) أَحْسِنْ إِلَىٰ أَخِيكَ الْبَائِسِ۔

(٣) إِنَّ أَبَا سَعِيدٍ رَجُلٌ شَرِيفٌ۔

(٤) لَعَلَّ الرَّجُلَ الْقَادِمَ أَبُو خَالِدٍ۔

(٥) إِغْسِلْ فَاكَ بَعْدَ كُلِّ طَعَامٍ۔

(٦) ضَعْ يَدَكَ عَلَىٰ فِيكَ عِنْدَ التَّثَاؤُبِ۔

(٧) إِنَّ أَخَاكَ ذُو الْعِلْمِ۔

(٨) يُكْرِمُ النَّاسُ ذَا الْعِلْمِ۔

(٩) نَحْنُ نُحِبُّ كُلَّ ذِي مُرُوءَةٍ۔

عَظِّمْ حَمَا أُخْتِكَ كَمَا تُعَظِّمُ أَبَاكَ۔

تمرین ٢

جملہ فعلیہ کے دو جملے ایسے لکھو کہ ہر ایک میں اَبٌ اور اَخٌ فاعل ہو۔

" " " " " " فُوْ اور ذُوْ مفعول ہو۔

جملہ اسمیہ کے " " " " اَخٌ مبتدا ہو۔

" " " " " " اَبٌ مبتدا ہو۔

تمرین ٣

اسمائے خمسہ کو جملوں میں اس طرح استعمال کرو کہ ہر ایک مبتدا ہو۔

پھر ان کو جملوں میں اس طرح استعمال کرو کہ ہر ایک مفعول ہو۔
〃 〃 〃 〃 〃 〃 مجرور ہو۔
〃 〃 〃 〃 〃 〃 اِنَّ کا اسم ہو۔
〃 〃 〃 〃 〃 〃 کَانَ کا اسم ہو۔

ترکیب (۱۶)

نمونہ:۔

(۱) جَاءَ اَبُوْسَعِیْدٍ۔

(۲) اَصْبَحَ مُحَمَّدٌ ذَامَالٍ۔

(۱) جَاءَ۔ فعل ماضی۔

اَبُوْ۔ فاعل مرفوع واؤ کے ساتھ اس لئے کہ یہ اسماء خمسہ میں سے ہے اور یہ مضاف ہے۔

سَعِیْدٍ۔ مضاف الیہ مجرور کسرہ کے ساتھ۔

(۲) اَصْبَحَ۔ فعل ناقص ماضی۔

مُحَمَّدٌ، اَصْبَحَ کا اسم مرفوع ضمہ کے ساتھ۔

ذَا اَصْبَحَ کی خبر منصوب الف کے ساتھ اس لئے کہ یہ اسماء خمسہ میں سے ہے اور یہ مضاف ہے۔

مَالٍ۔ مضاف الیہ مجرور کسرہ کے ساتھ۔

ترکیب کرو:۔

(۱) اَخُو مُحَمَّدٍ زَیْدٌ طَبِیْبٌ مَاهِرٌ۔

(۲) لَیْتَ اَخَا سَعِیْدٍ طَبِیْبٌ۔

(۳) یَشْکُرُ النَّاسُ لِاَخِیْكَ

تَمَّتْ بِالْخَیْرِ

فہرست

کتبہ صغیر احمد دربھنگوی